www.novelsclubb.com
It's you,
because no one else
makes sense.
طواف آرزو از قلم : خولہ بنت عباس
And in the middle
of my chaos
there was you.
What a plot twist you were.
ناولز کلب

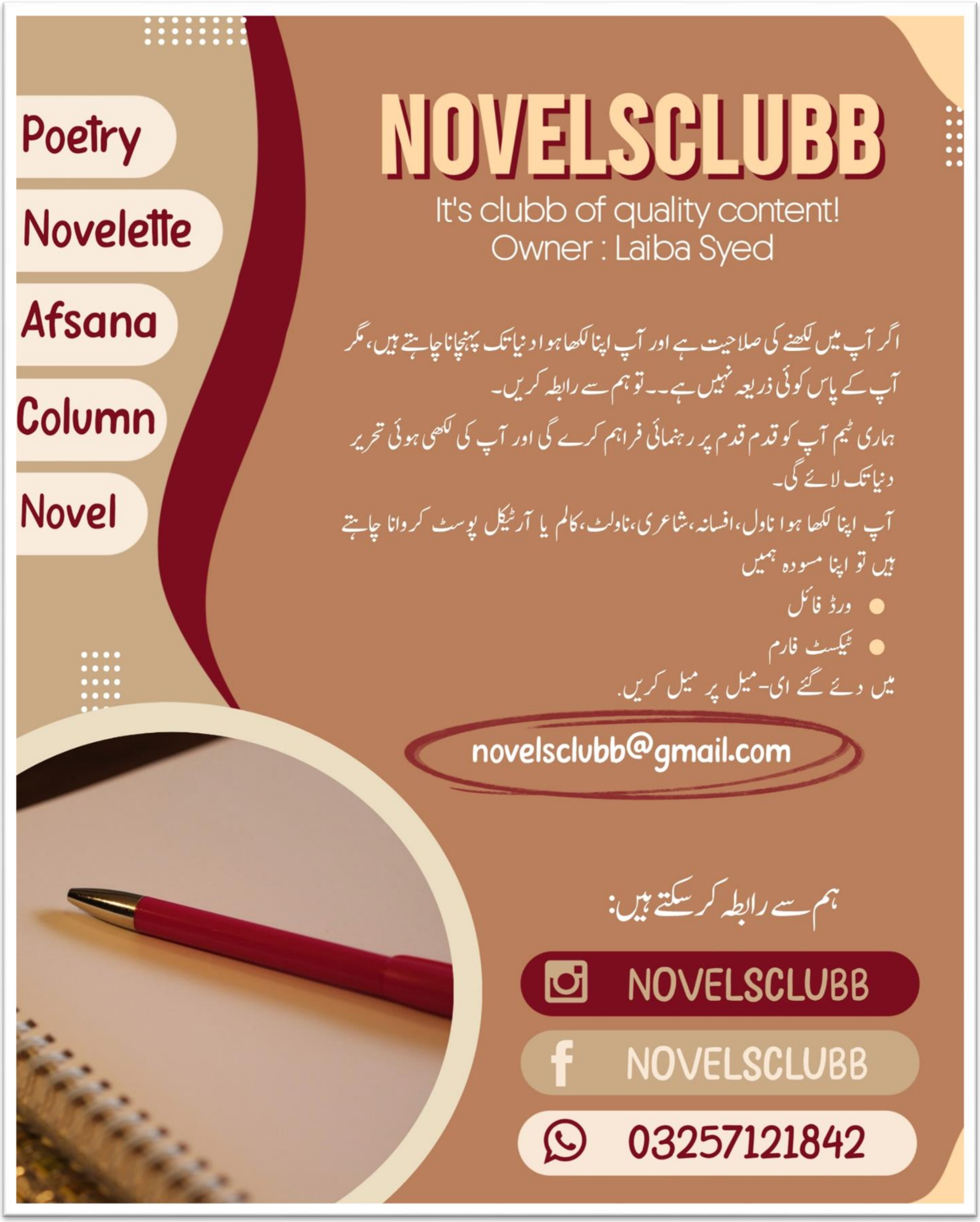
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر
آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر
دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے
ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

# طوافِ آرزو

## از قلم

## خولہ بنتِ عباس

www.novelsclubb.com

## پیش لفظ

"طوافِ آرزو" میری پہلی تحریر ہے۔اس تحریر کو لکھنے کا خیال مجھے اچانک آیا، جسے بہت سے خیالوں کی طرح میں نے جھٹک دیا۔پھر نہ جانے کب یہ خیال آہستہ آہستہ ایک خواہش اور پھر ایک عزم کی صورت اختیار کر گیا کہ مجھے معلوم ہی نہ ہوا۔اس کہانی کا پہلا منظر میرے ذہن میں آیا اور پھر میں نے اسے صفحے پر اتارنے کی کوشش کی۔اس کوشش میں، میں ناکام رہی۔ مجھ سے یہ کہانی نہیں لکھی گئی۔اب جب میں یہ سطور لکھ رہی ہوں تو مجھے اندازہ ہوا کہ میں کیوں یہ کہانی پہلے نہیں لکھ پائی۔میں نے جانا کہ ہر کہانی ذہن سے صفحے پر نہیں اتاری نہیں جاتی۔ان کا دل سے گزرنا، دل میں گھر کرنا ضروری ہوتا ہے۔اتنا کہ جب کوئی آپ کو اسے دل سے نکالنے کا کہے تو آپ کا انگ انگ بے چین ہو جائے۔میرے ساتھ بھی یہی ہوا۔

اگر کوئی مجھے اُس وقت یہ کہتا کہ لکھنا چھوڑ دو، تو شائد میں بغیر کسی حیل و حجت کے، مان جاتی۔

اب اگر کوئی مجھ سے کہے کہ لکھنا چھوڑ دو، تو میں کسی قیمت یہ بات قبول نہیں کروں گی۔

اس کہانی کو میں نے آج کے دور میں لوگوں کو درپیش فتنوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے لکھا ہے۔کیسے یہ فتنے معصوم ذہنوں کو اثر انداز کرتے ہیں اور انہیں ہیرا چھوڑ کر کوئلے کو حاصل

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کرنے پر آمادہ کرتے ہیں۔ ماہبیر ارمغان کی کہانی آج کی ہر لڑکی کی کہانی ہے۔ اس کی خواہشات، آج کے دور کی ہر لڑکی کی خواہشات جیسی ہی ہیں۔ ان خواہشات کو پانے کیلیے وہ ایک سفر پر نکل کھڑی ہوتی ہے۔ وہ ہیرا چھوڑ دیتی ہے اور کوئلے کو پانے کیلیے مشکلات مول لیتی ہے۔

اجلان سکندر میرا پسندیدہ کردار ہے۔ اگر میں کہوں کہ ماہبیر میرا دل ہے تو اجلان خون ہے۔ یہ کردار مجھے اتنا کیوں پسند ہے؟ اس وجہ سے کہ وہ محبت کرتا ہے۔ عزت کرتا ہے۔ مگر محبت میں اتنا پاگل نہیں ہوتا ہے اپنی اقدار بھول جائے۔ وہ اپنے دل پر تو سمجھوتہ کر لیتا ہے مگر اپنی اقدار اور اپنے اصولوں پر سمجھوتہ اُسے گوارہ نہیں۔ میرے نزدیک محبت ہر انسان کو ہوتی ہے۔ یہ انسان کی فطرت ہے اور اس سے دور نہیں جایا جا سکتا۔ مگر بہترین انسان وہ ہے جو محبت کو سر پر نہ چڑھا لے۔ اُسے سب سے اہم نہ رکھے۔ اس کیلیے اہم اس کی عزت، اس کے اصول اور وہ احکام ہونے چاہیے جو اللہ نے دیے۔ اگر اس راہ پر اُسے محبت قربان کرنی پڑتی تو اسے کر دے۔ دل کی حالتیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ آپ کے دل کو سکون دے دے گا اور جو آپ نے اس کی راہ میں قربان کیا، اس سے بہتر آپ کو نواز بھی دے گا۔

میں نے کہیں پڑھا تھا کہ "لوگ کہتے ہیں کہ اللہ بہترین عطا کرے گا۔ مگر دل کا کیا کریں جسے چاہیے ہی عام ہے۔ جو بہترین کی تمنا ہی نہیں کرتا۔" تب میں بھی اس سطر سے بہت متاثر ہوئی

www.novelsclubb.com

تھی۔آج جب یہ سطر لکھ رہی ہوں تو ہونٹوں پر مسکراہٹ ہے۔میں کہتی ہوں کہ اللہ جب آپ کو بہترین عطا کرتا ہے تو اس کیلیے جذبات بھی، دل میں پیدا کرتا ہے۔آپ کے دل سے عام چیز کی پسندیدگی نکال کر، خاص سے محبت ڈال دیتا ہے۔فقط ایک شرط ہے۔آپ کا یقین اللہ پر اور اس کے کیے فیصلوں پر ہونا چاہیے۔اللہ کو اپنے بندے کا اس پر یقین کرنا بہت پسند ہے۔پھر جب آپ اس پر بھروسہ کرتے ہیں تو کسی وفادار دوست کی طرح، آپ کے بھروسے کو ٹوٹنے نہیں دیتا۔یقین کرنے والے لوگ خاص ہوتے ہیں۔پھر خاص لوگوں کیلیے تو راستے بھی خاص ہوتے ہیں نہ۔

آخر میں، میں اپنی زندگی کے چند اہم لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔سب سے پہلے میرے بھائی جیسے ماموں کا۔وہ میرے لیے بھائی بھی ہیں اور دوست بھی۔میرے کاؤنسلر بھی ہیں اور پاٹنر بھی۔وہ میری زندگی کے ان لوگوں میں سے ہیں جن کی نہ میں ڈانٹ برداشت کر سکتی ہوں نہ ناراضگی۔وہ میری زندگی کے ان لوگوں میں سے ہیں، جن سے میں کچھ بھی کہنا چاہوں کہہ دیتی ہوں۔یہ سوچے بنا کہ وہ میرے بارے میں سوچیں گیں۔میں نے جب جب انہیں آواز دی، انہوں نے بنا کسی تاخیر کے جواب دیا۔اگر میں ان کے بارے میں لکھنے بیٹھوں تو گھنٹوں لکھتی جاؤں۔وہ پہلے انسان تھے جن سے میں نے ناول لکھنے کی بات کی۔وہ پہلے انسان



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہیں جن کو میں نے اپنا پہلا ڈرافٹ بھیجا۔ میں فقط اتنا کہنا چاہوں گی کہ اگر وہ اس وقت میری ہمت نہ بندھاتے تو، آج، اس وقت، شائد آپ یہ ناول نہ پڑھ رہے ہوتے۔ میری زندگی آسان بنانے اور مجھے ہمیشہ سننے کیلیے، بہت بہت شکریہ۔

پھر میری ماما اور میری بہن۔ انہوں نے بھی میری بہت حوصلہ افزائی کی۔ ان کے بارے میں، میں بس اتنا کہنا چاہوں گی کہ ان کی مسکراہٹ میرے مسکرانے کا باعث ہے۔ پھر میری تین بہترین دوستیں۔ زہرہ فاروق، علشبہ شبیر اور افیفہ عمر۔ تم تینوں کا بھی بہت شکریہ۔

آخر میں، میں اللہ سے دُعاگو ہوں کہ آپ اس میں جو کچھ پڑھیں، اس سے اچھا سبق حاصل کریں۔ میرے لکھے ہوئے الفاظ، اگر آپ کی کسی طرح مدد کرتے ہیں تو میرے لیے اس سے زیادہ خوشی اور عزت کی، کوئی بات نہیں۔

خوش رہیں، ہنستے مسکراتے رہیں اور دُعاؤں میں یاد رکھیں۔ فقط۔

**خولہ بنت عباس**

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

# انتساب!

اس کتاب کو میں اپنی زندگی کے تین بہترین لوگوں کے نام کرتی ہوں، جن کے ہونے سے میری دنیا رنگین ہے۔

میرے بابا، جنھوں نے ہمیشہ اپنے عمل سے مجھے احساس دلایا کہ میں کسی شہزادی سے کم نہیں۔

میری ماما، جن کی مسکراہٹ میرے مسکرانے کا باعث ہے۔ جنہوں نے میری بہترین تربیت کی۔ جن کے قدموں میں میری جنت تو ہے ہی مگر انہوں نے میری دنیا کو بھی میرے لیے جنت بنایا۔

میرے ماموں، جو میرا سپورٹ سسٹم ہیں۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

## باب نمبر 3:

### یادِ ماضی

تمہارا ماضی

اک کھُلی کتاب کی مانند ہے

حکمتوں سے پُر، حقیقتوں سے بھرپور

تمہارا حال

تمہارے ہاتھ میں ہے

بناؤ جسے تم خوشحال یا بدحال

مرضی تمہاری ہے

تمہارا مستقبل

ہے ایک کورے کاغذ کی مانند

بھرنا جسے رنگوں سے، تمہارے اختیار میں ہے

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لال، ہرا، سفید، نیلا، پیلا یا پھر سیاہ

فقط

رکھنا ایک بات کا دھیان

اپنے ماضی کے اندھیروں کو

کرنے نہ دینا اپنے حال کو بے حال

مستقبل کے خوف کو

تھامنے نہ دینا اپنے قدم

کیوں کہ اس دنیا میں کامیاب وہی ہے

جس نے سیکھا اپنے ماضی سے

جو رہا اپنے حال میں

کی کوشش جس نے

اپنا مستقبل بہتر بنانے کی

www.novelsclubb.com

"تم!"

احتشام نے امل کو اپنے کمرے کے باہر کھڑے دیکھا تو غصے اور خوف کی ایک لہر اپنے اندر دوڑتی محسوس کی۔امل اپنے دونوں ہاتھ منھ پر رکھے خود کو رونے سے روکنے کی کوشش میں جتی ہوئی تھی۔کانپتا وجود اور آنکھوں میں سُرخ ڈوریوں کے ساتھ آنسوں،احتشام کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر رہے تھے۔ابھی وہ کسی حتمی نتیجے پر پہنچتا کہ اس کے اگلے عمل نے اس کو حیران کر دیا۔

"بھائی!" امل نے روتے ہوئے ایک ہچکی لی اور اپنے بھائی کے گلے لگ گئی۔احتشام پہلے حیران ہوا اور پھر اس کے یوں ہچکیوں سے رونے پر پریشان۔کچھ دیر پہلے والے غصے کی جگہ اب کے پریشانی نے لے لی۔

"کیا ہوا،امل بچے؟ تم کیوں اس طرح رو رہی ہو؟" احتشام نے اس کو خود سے الگ کیا اور اس کو کہنیوں سے پکڑتے،فکر مندی سے پوچھنے لگا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بھائی! بابا۔۔میری رُخصتی کرانا چاہ رہے ہیں۔" امل نے روتے ہوئے بتایا۔ یہ سننا تھا کہ احتشام کی ایک فکر ہوا ہوئی اور ایک بار پھر حیرت کا جھٹکا لگا۔

"کیا مطلب، بچے؟ تمہیں کیسے پتہ؟" احتشام نے پوچھا۔ لہجے میں حیرت عیاں تھی۔

"ابھی کچھ دیر پہلے، بابا حیدر سے بات کر رہے تھے۔" امل نے خود کو سنبھالتے ہوئے بتایا۔ احتشام اس کو دیکھتے ہوئے کچھ دیر سوچتا رہا، پھر اس سے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے، بچے۔ تم ابھی آرام کرو۔ ہم صبح اس بارے میں بات کرتے ہیں، ٹھیک ہے؟" احتشام نے اس کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"بھائی پلیز۔ میں ابھی رخصتی نہیں چاہتی۔ میں ابھی بلکل بھی تیار نہیں ہوں، بھائی۔" امل نے احتشام کے ہاتھ زور سے پکڑتے ہوئے کہا۔

"فکر مت کرو، بیٹا۔ جب تک تم نہیں کہو گی، کوئی کچھ نہیں کرے گا۔ سب کچھ تمہاری مرضی کے ساتھ ہوگا۔" احتشام نے تسلی آمیز مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ امل کچھ پل اس کو دیکھتی رہی، پھر ایک پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اثبات میں سر ہلایا اور اپنے کمرے میں جانے

www.novelsclubb.com

کیلیے آگے کی طرف قدم بڑھائے۔ابھی وہ کچھ قدم ہی چلی تھی کہ پیچھے سے احتشام کی آواز سنائی دی۔اس کے قدم وہی منجمند ہوگئے اور جسم میں ایک سنسنی سی پھیل گئی۔

"امل، تم کب سے یہاں کھڑی ہوئی تھی؟"احتشام نے جانچتی نظروں سے پوچھا۔کچھ دیر پہلے والی نرمی اور فکر کا شائبہ تک نہ تھا۔

"بھائی ابھی ابھی ہی آئی تھی۔گھبراہٹ میں وہ گلدان بھی ٹوٹ گیا۔"امل نے بدقت مسکراتے ہوئے کہا۔احتشام نے اس کی بات پر سر اثبات میں ہلایا اور اپنے کمرے میں چلا گیا۔

بند دروازے کو دیکھ کر امل کی آنکھیں ایک بار پھر ڈبڈبا گئیں۔تکلیف دوہری ہوئی اور ایک بھاری، کانپتی ہوئی سانس خارج کی۔

اس کے گرد درودیوار نے افسوس کے ساتھ اسے دیکھا۔کتنا ظلم کیا تھا نہ قدرت نے اس کے ساتھ؟

---☆---☆---☆---

صبح کا وقت تھا اور گھڑی کی سوئیاں دس بجنے کا عندیہ دے رہی تھیں۔گھونسلے خالی تھے اور پرندے اپنی روزی کی تلاش میں نکل چکے تھے۔ای-ڈی کے سٹوڈیو میں قدم رکھو تو گیندے


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے پھولوں کی لڑیاں جابجاں لٹکی ہوئی تھیں۔کاسنی رنگ کا کامدار جوڑا پہنے، بالوں کو پراندے میں باندھے اور آنکھوں میں گہرا کاجل لگائے ماہبیر، لڑیوں کو پکڑے شوٹ کروا رہی تھی۔اس کے سامنے کھڑا فوٹو گرافر اُسے ہدایات دے رہا تھا۔

"ہاتھ اپنی کمر پر رکھیں، ماہبیر۔" فوٹو گرافر نے کیمرے کو سیٹ کرتے ہوئے، مصروف انداز میں کہا۔ماہبیر نے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے، اپنے پہلو پر ہاتھ رکھا۔فوٹو گرافر نے جیسے ہی تصویر لینے کیلیے کیمرا آنکھوں کے سامنے کیا تو ماہبیر کو دیکھ کر ایک پل کیلیے رُک گیا۔وہ آگے بڑھا اور ماہبیر کو دونوں کندھوں سے پکڑ کر رُخ سیدھا کیا۔

"یہ ایسے رکھیں۔" اس نے ماہبیر کا بازو پکڑ کر ذرا اوپر رکھا اور پراندے کو آگے کیا۔ ہاتھوں کی حرکت میں بلا کی بے نیازی تھی۔یوں جیسے کسی چیز یا بُت کو سجاتے ہوئے ہوتی ہے۔ چیزوں کو کیا معلوم؟ ان کے احساسات تھوڑی ہوتے ہیں۔انہیں تو جیسے چاہے، ویسے سجاؤ، رکھو یا پھر استعمال کرو۔مرضی ہے۔پیسے جو دیے ہیں ان کے۔کم و بیش کچھ اسی طرح کا حال ہوتا ہے انڈسٹری میں بھی۔اس سارے عمل کے دوران ماہبیر خاموش رہی اور فوٹو گرافر کو اس کا کام کرنے دیا۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ کوئی پہلی دفعہ نہیں تھا۔انڈسٹری میں روز، ہزاروں دفعہ ایسے پوز بنوائے جاتے تھے اور وہ خاموشی سے ان کی تقلید کرتی تھی۔دل کی حالت جو ہوتی سو ہوتی۔ جسم پر جو چیونٹیاں رینگتی محسوس ہوتی سو ہوتی۔وہ اس سب کو خاطر میں نہ لاتی۔ حلق میں ہمیشہ کی طرح ایک گولا پھنسا اور اس نے کمال مہارت کے ساتھ اندر اتار لیا۔اب تو عادت سی ہو گئی تھی۔

"سمائل۔" فوٹو گرافر نے تصویر کھینچتے ہوئے کہا۔ماہبیر مسکرا دی۔آنکھیں ساکن تھیں اور لبوں پر مسکراہٹ تھی۔یہ بھی ایک ہنر تھا اور ماہبیر اس میں ماہر تھی۔

"فیس اپ۔" فوٹو گرافر نے ہاتھ کے اشارے سے چہرہ اوپر اٹھانے کو کہا۔ماہبیر نے چہرہ اوپر اٹھا دیا۔اس گڑیا کی طرح جس کے ہاتھ اور پاؤں کی حرکت تماشہ کرنے والے کی انگلیوں پر منحصر ہوتی تھی۔

"ٹھیک ہے، ماہبیر۔اب آپ جا کر اپنا میک اپ اور ڈریس چینج کر لیں۔ جیولری بھی۔تب تک میں شانزے کا شوٹ کر لیتا ہوں۔" فوٹو گرافر نے کہا اور ماہبیر ایک طرف کو چل دی۔چینجنگ روم میں پہنچ کر اس نے ایک تھکی ہوئی سانس خارج کی۔ کپڑے تبدیل کیے۔پہلے میک اپ صاف کیا، بالوں کو پراندے سے آزاد کرتے ہوئے انہیں کھلا چھوڑا اور باہر آ کر سٹوڈیو میں لگے اے۔سی کے نیچے رکھے صوفے پر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سنبل، رفیق سے کہو، یہی آ کر میک اپ کر لے۔ میرا میک اپ روم میں جانے کا دل نہیں ہے۔" ماہبیر نے اپنے ساتھ کھڑی سنبل سے پانی کی بوتل پکڑتے ہوئے کہا جو آج سیاہ کُرتی اور سفید ٹراؤزر میں ملبوس تھی۔ سفید ڈوپٹہ مفلر کی صورت گلے میں لے رکھا تھا اور بال حسبِ معمول اونچی پونی میں بندھے تھے۔

"میں کہتی ہوں" سنبل نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور میک اپ آرٹسٹ کو بلانے چلی گئی۔ ماہبیر نے اپنے ساتھ رکھے سیاہ رنگ کے پرس میں سے اپنا فون نکالا اور انسٹا گرام کھولا۔ اپنی پروفائل پر بنے پلس کے نشان کو دبایا۔ سکرین پر ابھرتے پروفائز ایک طرف ہوئے اور اب کے سکرین پر کچھ اور چیزیں اُبھریں۔ ماہبیر نے کیمرے کے نشان کو دبایا، اپنی مسکرا کر ایک سیلفی لی اور "getting ready for the next one." لکھ کر سٹوری لگا دی۔ سٹوری لگے چند منٹ ہی ہوئے تھے کہ پانچ لائکز آ گئے۔ ماہبیر یہ دیکھ کر اُداسی کے ساتھ مسکرا دی اور فون بند کر کے ایک طرف رکھ دیا۔

آہ! یہ معصوم عوام۔ کتنی بھولی ہے نہ یہ؟ یہ نہیں سمجھتے کہ سکرین پر اُبھرتے مسکراتے چہرے اپنی آنکھوں اور اپنے دلوں میں رنج والم کے سمندر سنبھالے بیٹھے ہیں۔ سکرین پر نظر آتی ان کی فیری ٹیل جیسی زندگی در حقیقت فیری ٹیل جیسی نہیں ہوتی۔ ان کی زندگی میں بھی

www.novelsclubb.com

عام لوگوں کی طرح مسائل ہوتے ہیں، جھگڑے ہوتے ہیں، تلخ رویے اور ناکامیابیاں ہوتی ہیں ۔سکرین پر نظر آتے خاص لوگ بھی در حقیقت عام لوگ ہی ہوتے ہیں، جن کے مسائل بھی عام ہوتے ہیں۔ یہ تو بھولی عوام ہے، جو ان کے پاس چند چیزیں یا خوبصورت چہرے دیکھ کر انہیں خاص بنا دیتی ہے۔

"ماہبیر، رفیق آگیا ہے۔" سنبل نے آتے ہوئے کہا۔اس کے پیچھے چھوٹے قد کا ایک آدمی ،رنگ برنگی شرٹ پہنے چلا آرہا تھا۔اس کے ساتھ دو لڑکے اور تھے جو میک اپ کا سامان سنبھالے،اس کی تقلید کر رہے تھے۔رفیق،ماہبیر کے پاس آکر رُکا اور اُسے ایک مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

"کسی ہیں آپ،ماہبیر جی؟" بولنے کا انداز عام مردوں سے ہٹ کر تھا۔ بُرا نہیں تھا مگر اسے اچھا بھی نہیں کہا جاسکتا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں، رفیق۔ تم سناؤ۔ کام کیسا جارہا ہے؟" ماہبیر نے مسکرا کر کہا۔اتنی دیر میں ایک لڑکے نے میک کٹ سیٹ کی اور دوسرے لڑکے نے ماہبیر کو گلے پر رکھنے کیلیے ٹشو دیے تاکہ میک اپ کپڑوں کو خراب نہ کرے اور اس کو بال باندھنے کیلیے کیچر دیا۔

"اچھا جا رہا ہے، ماہبیر جی۔ آپ کی دُعائیں ہیں۔" رفیق نے اس کو بال باندھتے دیکھ کر کہا ۔سیاہ بالوں کو جب جُوڑے کی شکل دی تو سفید گردن بھی کچھ عیاں ہوئی۔

"کس طرح کا میک اپ چاہیے آپ کو، ماہبیر جی؟" اس نے موسچرائزر پکڑتے ہوئے پوچھا۔ دو، تین دفعہ میک اپ کرنے پر، وہ اتنا تو جان گیا تھا کہ ماہبیر پہلے لوشن لگاتی ہے، اس کے بعد کچھ اور۔

"جو تمہیں مناسب لگتا ہے۔ بس ذرا جلدی کرنا۔ مجھے اگلی شوٹ پر بھی جانا ہے۔" ماہبیر نے سادہ سے لہجے میں کہا۔ رفیق نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کا میک اپ کرنے لگا۔ فاؤنڈیشن کو چہرے اور گردن پر ملا اور پھر ہلکا سا پاؤڈر لگایا۔ لباس کے رنگ کی مناسبت سے آنکھوں پر لائنر اور شیڈ لگایا، پھر گالوں پر بلش ان اور ہونٹوں پر لپ سٹک۔ اس سارے عمل کے دوران ماہبیر کے گلے کی گلٹی بہت دفعہ اُبھر کر معدوم ہوئی، جیسے وہ اس سب سے بے چین ہو۔ رفیق کے ہاتھ اس کے چہرے پر مہارت کے ساتھ چل رہے تھے۔ خوبصورت چہرے کو میک اپ سے مزید تراشا گیا اور کچھ ہی دیر میں وہ تیار ہو گئی۔ میک اپ کرنے کے بعد اس نے ماہبیر کا ہئیر سٹائل بنانے کی غرض سے بال کھولے اور پُر سوچ نظروں سے انہیں دیکھے گیا۔ پھر انہیں ایک خوبصورت جُوڑے کی شکل میں ڈھالنے کا فیصلہ کرتے ہوئے، ان میں کنگھی پھیرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"کتنی دیر ہے، رفیق؟" ماہیر نے بدقت اپنا لہجہ قابو میں رکھتے ہوئے پوچھا۔ اُکتاہٹ اور بے چینی لہجے سے عیاں تھی۔ ابھی تک تو اسے اس سب کا عادی ہو جانا چاہیے تھا مگر نہ جانے کیوں؟ وہ خود کو اس سب کی عادت نہ ڈال سکی تھی۔ پانچ سال پہلے تک اُسے محض ایک لمس اچھا لگتا تھا اور وہ اس کے باپ کا تھا۔ اس کے سر پر ہاتھ رکھنا، کبھی کبھار بالوں میں کنگھی پھیر دیا کرنا، نخرہ کرنے پر کھانا خود اپنے ہاتھوں سے کھلانا اور بہت کچھ۔ پانچ سال بعد بھی اُسے وہ لمس نہ بھولا تھا۔ گزرے پانچ سالوں میں بہت سے لوگوں نے اسے ہاتھ لگایا تھا۔ وہ سوچتی تھی کہ کیا اس نے خود کو اتنا بے مول کر دیا تھا کہ کوئی بھی غیر مرد اس کو ہاتھ لگا سکتا تھا؟ بے اختیار، یہ خیال اس کے ذہن میں اُبھرا اور سارے وجود میں سنسنی پیدا کر گیا۔

"بس پانچ منٹ۔" رفیق نے لہجے کا اثر لیے بنا کہا۔ وہ ان نخروں کا عادی تھا جیسے۔

کچھ دیر بعد ماہیر ایک بار پھر کیمرے کے سامنے کھڑی تھی۔ سفید رنگ کی ساڑھی پہنے جس کے بارڈر پر گہرے بھورے رنگ کا کام ہوا تھا اور جُوڑے میں لال رنگ کا مصنوعی پھول لگائے، وہ پرستان کی کوئی بھٹکی ہوئی پری لگ رہی تھی جو غلطی سے اس دنیا میں آ گئی۔ بیک گراؤنڈ میں کسی پُرانی حویلی کا منظر تھا جو اپنی سجاوٹ سے کسی دور کے نواب کی حویلی لگ رہی


WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھی۔شاہانہ کُرسی پر ٹیک لگا کر بیٹھی ماہبیر آنکھیں بند کر کے تصویر کھینچوا رہی تھی۔چند پوز میں تصویر کھینچنے کے بعد فوٹو گرافر کی آواز اُبھری۔

"ٹھیک ہے،ماہبیر۔اب ایک چھوٹا سا کلپ شوٹ کرنا ہے۔آپ نے ساڑھی کا پلو ٹھیک کرتے ہوئے وہاں سے چل کر آنا ہے۔ نظریں نیچے اور چہرے پر مسکراہٹ ہونی چاہیے۔فیروز، لائٹز چیک کرو۔مجھے بیک گراؤنڈ کیلیے زیادہ برائٹ لائٹ نہیں چاہیے اور فوکس سارا ماہبیر پر ہونا چاہیے۔نیچے سے اوپر کا شوٹ لینا ہے۔"فوٹو گرافر نے پہلی بات ماہبیر اور دوسری بات اپنے ساتھ کھڑے لڑکے سے کہی۔سب کے سب اپنے اپنے کاموں میں لگ گئے۔ماہبیر ذرا دور جا کر کھڑی ہو گئی اور کچھ ہی دیر میں یہ شوٹ بھی مکمل ہو گیا۔دن کے بارہ بج چکے تھے اور ماہبیر اس سب سے تھک چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اوکے،آج کیلیے اتنا کافی ہے۔بوائز پیک اپ۔"فوٹو گرافر نے ڈائیریکٹر سے بات کرنے کے بعد کہا اور سب چیزیں سمیٹنے میں لگ گئے۔ماہبیر نے بھی شکر ادا کیا اور ایک بار پھر صوفے پر جا کر بیٹھ گئی۔

"سنبل،ڈرامازکی پیمنٹ آئی ہے؟"ماہبیر نے اپنے ساتھ بیٹھی سنبل سے پوچھا جو سر جھکائے کسی کو ٹیکسٹ کر رہی تھی۔

"ہمم۔ابھی کچھ دیر پہلے ہی بھیجی ہے انہوں نے۔آج تو لاسٹ شوٹ ہے ویسے بھی دونوں ڈرامازکی۔" سنبل نے ہنوز سر جھکائے جواب دیا۔

"شکر ہے۔اب میں کچھ دیر تک کوئی اور ڈرامہ نہیں کروں گی۔کوئی بھی آفر آئے، منع کر دینا۔"ماہبیر نے سکون کا سانس بھرتے ہوئے کہا۔

"تین آفرز آئی ہوئی ہیں،ماہبیر اور تمہارے ساتھ جو باقی کی کاسٹ ہے ان کے ساتھ بھی تم نے پہلے کام کیا ہوا ہے۔تم واقعی میں کوئی اور ڈرامہ نہیں کرنا چاہ رہی؟" سنبل نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا جو صوفے سے ٹیک لگائے،فون استعمال کر رہی تھی۔

"نہیں۔ابھی نہیں۔منع کر دوان سب کو۔"ماہبیر نے کہا۔

"کوئی خاص وجہ؟" سنبل نے پوچھا۔وہ انڈسٹری کی بہترین ایکٹریسز میں سے ایک تھی۔ ڈائیریکٹرز اور پروڈیوسرز اسے ہاتھوں ہاتھ لیتے تھے۔ایسے میں اگر وہ سکرین پر آنے سے انکار کر دیتی تو اپنی جگہ کھو سکتی تھی۔یہ شوبز انڈسٹری تھی ہی ایسی۔آنکھ اوجھل،پہاڑ اوجھل کی صورت۔اِدھر آپ سکرین سے کچھ عرصہ غائب ہوئے،اُدھر لوگوں کی یاد کے پردوں پر گرد پڑنے لگتی کہ ماہبیر ارمغان بھی کوئی اداکارہ تھی۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سنبل، جب میں نے کہہ دیا کہ انہیں منع کر دو تو بار بار سوال پوچھنے کی وجہ؟ ایک ہی سوال بار بار نہ پوچھا کرو۔ وجہ ہو گی بھی تو بھی تمہارا کام اسے جاننا نہیں ہے۔" ماہبیر نے اکتاہٹ کے ساتھ فون سے نظریں ہٹاتے ہوئے کہا۔ کُرید کُرید کر پوچھنے والوں سے اسے سخت چڑ تھی اور سنبل جانتے بوجھتے وہی کام کر رہی تھی۔

"ٹھیک ہے، میں منع کر دیتی ہوں۔" سنبل نے محض اتنا کہا اور اٹھ کر ایک طرف چل دی۔ ماہبیر نے فون نیچے کر کے اسے دیکھا جو اب کسی سے کال پر بات کر رہی تھی۔ واضح طور پر اُسے ماہبیر کا اس طرح بات کرنا بُرا لگا تھا۔ ماہبیر نے تھک کر گہری سانس لی۔ اُسے بھی اپنی غلطی کا اندازہ ہو گیا تھا مگر معافی مانگنے جیسی کوئی چیز اس کی لغت میں نہیں تھی۔ ابھی تک۔

"کھانا کھانے چلیں؟" ماہبیر نے اس سے پوچھا جو اب اس کے ساتھ آ کر بیٹھی چکی تھی۔

"اگلی شوٹ کا ٹائم ہو رہا ہے، ماہبیر۔" سنبل نے وقت دیکھتے ہوئے بتایا۔

"میرا ایک کزن ہے جو کہتا ہے کہ پہلے پیٹ پوجا، پھر کام دوجا، اور یہ واحد بات ہے اس کی جس پر میں عمل کرتی ہوں۔ میں چینج کر کے آ رہی ہوں، تم بس میری چیزیں دیکھ لو، پوری ہے نا؟" ماہبیر نے کھل کر مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ دی۔ معافی مانگنے جیسی چیز تو نہ تھی ابھی تک لغت میں مگر منانے جیسی تو تھی ہی۔ سنبل بھی اس کو جاتا دیکھ کر مسکرا دی۔ اسی لمحے اس کے


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

فون پر ایک نمبر سے میسج کا نوٹیفیکیشن آیا۔ میسج پڑھتے ہی اس کے چہرے سے مسکراہٹ ایسے ہوا ہوئی جیسے کسی نے زبردستی چھینی ہو۔ آنکھوں میں اب کے ملال کے ساتھ کچھ اور بھی در آیا تھا۔ کچھ ایسا جسے ابھی کوئی نام دینے سے قاصر تھا۔

باہر گاڑیاں یوں ہی رواں دواں تھیں اور لوگ اپنی مصروف زندگیوں میں مصروف تر تھے۔

---☆---☆---☆---

دن ڈھل چکا تھا اور آسمان میں اب کے نارنجی اور گہرے نیلے رنگ کی آمیزش تھی۔ موسم کچھ ٹھنڈا ہو چکا تھا اور پرندوں کی واپسی متوقع تھی۔ ایسے میں امل اپنے باغ میں رکھے جھولے پر بیٹھی کسی گہری سوچ میں گم تھی۔ ہاتھ میں چائے کا مگ تھا جو اپنے نظرانداز کیے جانے پر دلبرداشتہ ہو کر اپنی خوشبو کھو چکا تھا۔ مگ کب گرم سے ٹھنڈا ہو گیا، امل کو اپنی سوچوں کے سمندر میں گم ہوئے علم ہی نہ ہو سکا۔

آنکھیں فوارے سے بہتے پانی پر ٹکی ہوئی تھیں اور ذہن پر مختلف سوچیں سوار تھیں۔ بابا اور حیدر کی بات، حیدر کا رویہ، بھائی کی کل رات کی گفتگو، کیا کیا نہ تھا جو اس کے ذہن پر سوار تھا۔ کل رات بھائی کو رُخصتی کی بات بتانا محض ایک بہانا تھا۔ اپنے بھائی کے منھ سے اس قسم کے



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

الفاظ سن کر، وہ بے یقینی کے سمندر میں ڈوب گئی تھی۔ اُسے اب سمجھ آیا کہ اس کے زندگی میں آنے والے مرد کیوں اتنے مصروف رہتے تھے۔ دوسروں کی زندگیاں اُجاڑنے سے فُرصت ملے تو اپنے گھر کی فکر کریں گیں نہ۔ ایک تلخ مسکراہٹ نے اس کے ہونٹوں کا احاطہ کیا اور اس نے سر جھٹکا۔

گاڑی کے ہارن کی آواز پر وہ اپنی سوچوں سے باہر آئی۔ سیاہ شرٹ اور سرمئی پینٹ پہنے، بازو پر سرمئی رنگ کا کوٹ لٹکائے، وہ اسی طرف آ رہا تھا۔ سیاہ بال ہمیشہ کی طرح جیل سے سیٹ کیے گئے تھے اور ہلکے سانولے چہرے پر ایک نرم مسکراہٹ تھی البتہ آنکھوں میں تھکاوٹ کے آثار واضع تھے۔ امل ویران نظروں سے اپنے بھائی کو اپنی طرف بڑھتے دیکھے گئی۔ پہلے جب اس کا بھائی اس سے ملنے آتا تو اس کا دل خوشی سے سرشار ہو جاتا تھا۔ آج اس کا دل، اس کی آنکھوں کی طرح خالی تھا۔ چند لمحے اور چند الفاظ۔ اس کے دل سے اپنے بھائی کے متعلق احترام ختم ہو چلا۔ البتہ محبت ہنوز موجود تھی۔ اُسے اس کے موجود ہونے پر بھی حیرانی ہوئی۔

"کیا ہو رہا ہے، بچے؟" احتشام نے مسکرا کر، اس کے پاس جھولے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ نہیں بھائی۔ بس چائے پینے آئی تھی باہر۔" امل نے بدقت مسکراتے ہوئے کہا۔

"پی تو نہیں۔" احتشام نے اس کا ان چھوا مگ دیکھتے ہوئے کہا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پی ہی نہیں گئی۔" امل نے کہا۔ احتشام کچھ پل اُسے دیکھتا رہا۔ اُسے امل کی مسکراہٹ مصنوعی محسوس ہوئی۔

"اب مجھے بتاؤ۔ کیا ہوا تھا، کل۔" احتشام نے اپنا رُخ اس کی طرف موڑتے ہوئے پوچھا۔ امل نے ایک لمبے عرصے بعد محسوس کیا کہ اس کا بھائی فُرصت اور توجہ کے ساتھ اُسے سننے بیٹھا تھا۔ آخری دفعہ کب بیٹھا تھا وہ اس کیلیے اس طرح؟ اُسے یاد کرنے پر بھی یاد نہ آیا۔

**کل رات:**

"کیسے ہو تم، حیدر بیٹا؟" خالد صاحب کی پُر شفقت آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔ اس کے قدم اپنے بابا کے کمرے کے باہر ہی جم گئے۔ سالوں بعد اس آواز میں اس نے شفقت محسوس کی تھی۔ اسے حیرت بھی ہوئی۔ رات کے اس پہر، حیدر سے بات کرنے کا مقصد؟

ادھ کھلے دروازے سے امل نے اندر جھانکنے کی کوشش کی تو خالد صاحب کو بالکنی کے پاس رکھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھے پایا۔ چہرے پر رعب اور سنجیدگی کی برسوں پرانی روایت برقرار تھی۔ البتہ، لہجے میں شفقت نئی چیز تھی۔ ان کے مقابل رکھی کرسی پر حیدر بیٹھا تھا۔ کمر دروازے کی جانب تھی، اس لیے امل اس کے تاثرات دیکھنے سے قاصر تھی۔ کمرے میں روشنی معمول سے ذرا مدھم تھی۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"الحمدللہ، چچا۔ آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ امل کہہ رہی تھی کہ آپ میڈیکیشن پر ہیں۔" حیدر کی آواز سنجیدگی سے پُر تھی۔ اس میں محسوس کرنے سے بھی کوئی جذبہ نہ ملا۔

"ہاں بیٹا بس، بڑھتی عمر کا تقاضا ہے یہ تو۔ معذرت چاہتا ہوں، تم سے ملنے نہیں آ سکا تھا۔"

"کیا بات کر رہے ہیں، چچا۔ آپ اپنی صحت کا خیال رکھیں بس۔" حیدر کی بے تاثر آواز سنائی دی۔ یوں جیسے، اُسے اپنے چچا کی طبیعت خرابی سے کوئی فرق نہ پڑا تھا۔ جیسے رسمِ مروت نبھا رہا ہو۔

"جاب کیسی جا رہی ہے تمہاری؟" چچا نے ایک اور سوال کیا۔

"اچھی جا رہی ہے۔ شائد کچھ عرصے میں پاکستان ٹرانسفر ہو جائے۔" بھتیجے نے بے تاثر لہجے میں جواب دیا۔

"ماشاءاللہ۔ یہ تو بہت اچھی بات ہے۔" خوشی کا اظہار کیا گیا۔ جواب میں دونوں کو خاموشی سننے کو ملی۔ کچھ دیر خاموشی کے بعد، خالد صاحب کی آواز ایک بار پھر گونجی۔

www.novelsclubb.com

"حیدر بیٹا۔ تمہارا اور امل کا نکاح تو ہو ہی چکا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اب رُخصتی بھی ہو جائے۔ خیر سے تم دونوں کی عمر بھی ہو چکی ہے۔"

اس بات پر حیدر کی آنکھوں میں مختلف جزبات اُبھرے جو امل کی نظروں میں آنے سے قاصر تھے۔ باہر کھڑی امل کے دل کی حالت عجیب ہوئی۔ رخصتی؟ اُس کا دل ڈوب کر اُبھرا۔ یہ سب اچانک اور بہت جلدی ہو رہا تھا، اس کے خیال میں۔ اس سب کے بعد بھی، اس کا رواں رواں حیدر کا جواب سننے کیلیے بے تاب تھا۔

"ٹھیک ہے، چچا مگر میں چاہتا ہوں کہ رُخصتی پاکستان ٹرانسفر ہو جانے کے بعد کراؤں۔" حیدر نے کچھ دیر بعد، ہنوز بے تاثر لہجے میں جواب دیا۔

"جیسی تمہاری خواہش، بیٹا۔ کب تک ہو گا ٹرانسفر؟" خالد صاحب اس کی بات سے سہمت تھے جیسے۔ امل کا دل ایک بار پھر ڈوب کر اُبھرا۔ اس کی منشا، اس کی خواہش معنی نہیں رکھتی تھی کیا ان کیلیے؟ دونوں میں سے کسی ایک کیلیے بھی نہیں؟

"ابھی کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ چھ مہینوں میں بھی ہو سکتی ہے۔" حیدر نے جواب دیا۔ خالد صاحب نے اثبات میں سر ہلایا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بس۔اس سے آگے امل میں سننے کی ہمت نہ تھی۔اس نے قدم، گھسیٹنے کی صورت آگے بڑھائے۔ان دونوں کی بات سننے کے بعد اُسے احساس ہوا کہ وہ ابھی اس سب کیلیے تیار نہ تھی۔چھ مہینے،اس کے نزدیک بہت کم عرصہ تھا۔دل بھر آیا اور آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔اس نے بھیگی نظروں سے اپنے اطراف میں دیکھا۔دیوار پر نصب فریم نے اس کی توجہ کھینچی۔وہ ایک پرفیکٹ فیملی فوٹو تھی۔درمیان میں وہ کھڑی تھی۔سفید لباس پہنے،ہاتھ میں پکڑی چھری سے کیک کاٹ رہی تھی۔یہ اس کی بیسویں سالگرہ کی تصویر تھی۔تب جب اس گھر کا ہر فرد اس سے محبت کرتا تھا اور وہ اس محبت کو محسوس کرتی تھی۔اس کے دائیں طرف،نیلے رنگ کی ساڑھی میں ملبوس،اس کی ماما تھیں۔اخروٹی رنگ کے بال جُوڑے میں بندھے تھے اور ہاتھ تالی کی صورت ایک دوسرے کے ساتھ رکھے تھے۔بائیں طرف،تھری پیس سوٹ میں خالد صاحب تھے۔اس تصویر میں وہ مسکرا رہے تھے۔تب وہ مسکرایا کرتے تھے۔اب نہیں مسکراتے۔امل نے سوچا۔بھائی شائد تصویر کھینچ رہا تھا۔

بھائی!

بجلی کی طرح یہ خیال اس کے ذہن میں آیا۔ٹانگوں میں طاقت محسوس ہوئی اور قدموں نے رفتار پکڑی۔رُخ،احتشام کے کمرے کی جانب تھا جو راہداری کے آخری سرے پر تھا۔وہاں



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پہنچ کر اس نے دروازے پر دستک دینے کی غرض سے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اندر سے آتی آوازوں نے ایک بار پھر اس کے اندر سے طاقت چوس لی اور وہ وہی کھڑی رہی۔

بے یقینی کی کیفیت میں۔

**موجودہ لمحہ:**

وہ بول کر چپ ہوئی تو احتشام کے لب ہلے۔

"امل، کیا تم واقعی رُخصتی نہیں چاہتی؟ کل رات تمہارا رویہ وقتی بھی تو ہو سکتا ہے۔" احتشام نے نرم لہجے میں پوچھا۔ اس کی آنکھوں میں اپنی بہن کیلیے فکر تھی۔ ہاں، وہ اپنی زندگی میں اب اگر کسی کیلیے پریشان ہو سکتا تھا تو وہ اس کی بہن تھی۔ اب اگر وہ کسی کیلیے جنگ کر سکتا تھا تو وہ اس کی بہن تھی اور اب اگر وہ کسی سے محبت کر سکتا تھا تو وہ بھی اس کی بہن ہی تھی۔ یا شائد اب ایک اور شخص اس سب کا حقدار بنتا جا رہا تھا۔

"بھائی، میں ابھی واقعی میں تیار نہیں ہوں اس نئے رشتے کیلیے۔" امل نے گہری سانس لے کر کہا۔ ہاں، وہ واقعی تیار نہیں تھی اس سب کیلیے۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کوئی وجہ؟ تمہارے نکاح کو تو کافی عرصہ ہو گیا ہے۔ کیا تمہیں حیدر میں کوئی کمی نظر آتی ہے؟"

"نہیں بھائی۔ حیدر واقعی اچھا ہے مگر میں چاہ کر بھی اپنے دل میں موجود ڈر کو نہیں نکال پا رہی۔" لہجے میں بے بسی تھی۔ نا جانے بھائی کچھ جانتے بھی ہیں کہ نہیں؟

"اور تمہیں کیوں لگتا ہے کہ حیدر تمہیں عزت نہیں دے سکتا؟" احتشام نے سمجھتے ہوئے، اثبات میں سر ہلا کر پوچھا۔

"بھائی، ہر لڑکی اپنے باپ میں اپنا مستقبل کے شوہر کی جھلک بھی دیکھتی ہے۔ میں نے بھی دیکھی اور میں اس نتیجے پر پہنچی ہوں کہ جس طرح بابا نے ماما کو ٹریٹ کیا، میرا شوہر مجھے ویسے ٹریٹ نہ کرے۔ یہ میرے لیے بہت تکلیف دہ ہے مگر میں بھی کیا کروں، بھائی؟ یہ ڈر میرے اندر کنڈلی لگا کر بیٹھ گیا ہے کہ کیا ہوا اگر حیدر نے بھی میرے ساتھ وہی سلوک کیا جو بابا نے ماما کے ساتھ کیا؟ بابا، ماما سے محبت کرتے تھے مگر ان کی عزت نہیں کرتے تھے۔ ان پر اعتبار نہیں کرتے تھے۔ ہمارے سامنے انہیں بُری طرح ڈانٹ دیا کرتے تھے۔ ان کی عزتِ نفس کی بھی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ کیا کیا کہہ جاتے تھے انہیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ان سے لڑا کرتے تھے۔ ماں، باپ کو یہ سمجھنا چاہیے کہ ان کی شادی میں ان کے بچے اپنی شادی بھی دیکھتے ہیں


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔ان کی شادی دیکھ کر،انہوں نے اپنی شادی کیسے چلانی ہے،اس کی منصوبہ بندی کرتے ہیں ۔ایک باپ ہمیشہ اپنی بیٹی کو،اپنی بیوی کے ساتھ سلوک کر کے بتاتا ہے کہ وہ کس قسم کے سلوک کی حقدار ہے۔میرے باپ نے تو مجھے ہمیشہ یہی سکھایا کہ میری کوئی عزت نفس نہیں ۔میری کوئی خواہش نہیں،میری کوئی اہمیت نہیں،میری کوئی سوچ نہیں۔میرا ذہن بیمار ہو گیا ہے،بھائی۔پہلے سے ہی میرے اندر یہ سوچ ہے کہ اگر حیدر نے میرے ساتھ ایسا کیا تو میں علیحدہ ہو جاؤں گی۔میں دل سے اس رشتے کو نبھانا چاہتی ہوں لیکن بھائی میں کیسے اس رشتے کو نبھا پاؤں گی جب ابھی اس کے شروع ہونے سے پہلے ہی میں اس کو ختم کرنے کا سوچ بیٹھی ہوں؟"امل نے اپنے گلے میں پھنسے آنسوؤں کے گولے کو بدقت اندر اتارتے ہوئے کہا۔احتشام چند لمحے خاموش رہا۔گہری نظریں امل پر ٹکائے،وہ اس کو تسلی دینے کے الفاظ ڈھونڈ رہا تھا۔افسوس،اُسے ایک لفظ بھی نہ مل سکا۔اس کی نظریں امل سے ہوتی ہوئیں،سامنے فوارے تک جا ٹکیں۔کچھ پل اور گزرے۔ایک گہرا سانس بھرا گیا اور پھر لب ہلے۔

"تم کیا چاہتی ہو،بچے؟"احتشام نے نظریں امل کی طرف کیں اور پوچھا۔

"میں کچھ وقت چاہتی ہوں،بھائی۔بابا سے کہیں کہ اتنی جلدی رُخصتی نہ کریں۔اتنی بھی کیا جلدی ہے مجھے اس گھر سے نکالنے کی؟"آخر میں امل نے دلبرداشتہ ہو کر کہا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کسی کے باپ میں بھی اتنی ہمت نہیں ہے، تمہیں اس گھر سے نکالنے کی۔میں سب کو دیکھ لوں گا۔تم فکر مت کرو۔"احتشام نے بھنویں اچکاتے ہوئے، مسکرا کر کہا۔امل اس بات پر ہنس پڑی۔دل میں بھائی کیلیے محبت بڑھی تھی مگر عزت؟وہ شائد کھو چکی تھی۔

"حیدر کہاں ہے؟"احتشام نے پوچھا۔

"مجھے نہیں پتہ۔صبح جلدی گھر سے نکل گئے تھے۔کہہ رہے تھے کچھ کام ہے۔"امل نے شانے اچکاتے ہوئے جواب دیا۔

"میں چلتا ہوں۔تم بھی اندر آ جانا کچھ دیر تک، ٹھیک ہے۔"احتشام نے اُٹھ کر، کوٹ اپنے بازو پر ٹھیک سے رکھتے ہوئے کہا۔امل نے خاموشی سے، مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا ۔احتشام مڑا اور قدم داخلی دروازے کی جانب بڑھائے۔

امل کی نظروں نے اندر جانے تلک اپنے بھائی کا پیچھا کیا۔اب کے ان نظروں میں یکسر مختلف جزبات ہلکورے لے رہے تھے۔آسمان نے گہرے نیلے اور سیاہ رنگ کی چادر اوڑھ رکھی تھی۔گھونسلے دوبارہ اپنے مکینوں سے بھر چکے تھے۔فقط، کچھ کے مکین واپسی کی راہ سے بھٹک چکے تھے۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

---☆---☆---☆---

کمرے میں گھُپ اندھیرا تھا۔زرد رنگ کی ایک بتی،جو بیڈ کے پہلو میں رکھی تھی،وقفے وقفے سے جل بجھ رہی تھی۔غور کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ ماہبیر،بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے،سائیڈ ٹیبل پر رکھے لیمپ کو جلا،بجھا رہی تھی۔سیاہ آنکھیں لیمپ کی زرد روشنی پر ٹکی تھیں۔زرد رنگ کا وہ سادہ سا لیمپ،جس پر پھولوں کا معمولی سا ڈیزائن تھا،ماہبیر کا پسندیدہ لیمپ تھا۔پھولوں پر نظریں ٹکائے،اس نے لیمپ کا بٹن دبایا اور کمرے میں ایک دم اندھیرا چھا گیا۔ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دیتا تھا۔ایک بار پھر اس نے بٹن دبایا اور یکایک تیز زرد روشنی نے اس کی آنکھوں کو چندھیا دیا۔جب دوبارہ آنکھیں کھولیں تو اپنے آپ کو ایک یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں بیٹھے پایا۔اس نے آس پاس نظر دوڑائی تو طلباء،ایک دوسرے سے باتوں میں مگن،چلتے پھرتے نظر آئے۔کچھ دور بیس سالہ ماہبیر،سرمئی رنگ کی لمبی قمیض اور سیاہ ٹراؤزر پہنے،سیاہ ڈوپٹہ عام انداز میں سر پر لیے،کتابوں میں سر دیے نظر آئی۔اس کے پاس،اس کی دوست،ایشا بیٹھی ہوئی تھی۔سفید شرٹ اور نیلی جینز میں ملبوس،فون استعمال کر رہی تھی۔یکایک اس نے جھک کر ماہبیر کو بلایا۔

www.novelsclubb.com

"یہ دیکھو ماہبیر۔ مجھے ایک ڈرامہ میں کاسٹ کیا گیا ہے اور پتہ ہے کس کے ساتھ؟" اس نے فون ماہبیر کے آگے کر کے اسے کچھ دکھاتے ہوئے بتایا۔

"کس کے ساتھ؟" ماہبیر نے کتابوں سے سر اٹھایا اور فون دیکھتے ہوئے، سنجیدگی سے پوچھا۔

"پاکستان کی ٹاپ کی ایکٹریس ماہم بیگ کے ساتھ۔ اُف، میں کیا بتاؤ تمہیں ماہبیر، کتنی خوشی ہو رہی ہے مجھے؟ یہ میرے کیریئر کا آغاز ہے اور شروع میں ہی اتنی بڑی اداکارہ ماہم بیگ کے ساتھ کام کرنے کا موقع مل رہا ہے! اُف یار۔۔۔" ایشا نے جوش اور خوشی کے ساتھ بتایا۔

"مبارک ہو، ایشا۔" ماہبیر نے بھی کھل کر مسکرا کر کہا۔ اُسے بس اپنی دوست کو دیکھ کر خوشی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تھینک یو، ڈئیر۔ تمہیں پتہ پیکج بھی اتنا اچھا ہے۔ پیسے اچھے دے رہے ہیں۔ میں نے تو تمہیں بھی کہا تھا کہ تم بھی آڈیشن دے دو۔ تمہارا بھی سیلیکشن ہو جانا تھا۔ اتنی پیاری تو ہو تم بھی۔" ایشا نے ذرا سا منہ بنا کر اپنی بات مکمل کی۔

"تم جانتی ہو نہ، ایشا کہ مجھے اس سب میں دلچسپی نہیں ہے۔ پھر میرے پیرنٹس بھی مجھے اس چیز کی اجازت نہیں دے گیں۔ ویسے بھی مجھے کس چیز کی کمی ہے بھلا؟" ماہبیر نے مسکرا کر کہا۔

"یار ضروری تو نہیں کہ جب ضرورت ہو بندہ تب ہی کام کرے۔ اپنی earning آتی ہے، پھر بندہ مختلف لوگوں سے ملتا ہے، اس کے ساتھ کام کرتا ہے، گرومنگ ہوتی رہتی ہے یار۔ اور پیرنٹس کا کیا ہے۔ ذرا سی ضد کرنا، وہ کچھ دیر ناراض رہیں گیں، پھر مان جائیں گیں۔ یہ تو کوئی بڑی بات نہیں ہے۔" ایشا نے اس کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ انداز آخر میں لاپرواہی اختیار کر گیا تھا۔

"ہمم۔ کہہ تو ٹھیک رہی ہو۔ مگر پھر بھی۔ میں اس سب میں نہیں پڑنا چاہتی۔ اور تمہیں کیا لگتا ہے؟ یہ جو ایکٹرز اور ایکٹریسز وغیرہ ہوتے ہیں، یہ اندر سے خوش ہوتے ہیں؟" ماہبیر نے اپنی کتاب بند کر کے پوچھا۔

"کیا مطلب؟ بھئی خوش ہوتے ہیں تبھی تو کام کرتے ہیں۔ اور کیسے خوش نہ ہوں۔ پیسہ، عزت، شہرت سب کچھ تو ہوتا ہے ان کے پاس۔ یہ تصویریں دیکھو۔" ایشا نے اپنے موبائل پر کچھ تصویریں دکھاتے ہوئے کہا۔ "تمہیں لگتا ہے کہ یہ ناخوش ہیں؟ آئے دن ان


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے اتنے ٹوورز ہوتے ہیں۔نہ صرف پاکستان کے بلکہ بیرونِ ملک بھی۔ایسی زندگی سے کون ناخوش ہو گا یار؟"

"ویسے واقعی میں۔بات تو تمہاری ٹھیک ہے۔" ماہبیر نے ایشا کے فون پر ایک جوڑے کی تصاویر دیکھتے ہوئے کہا جو لنڈن گھومنے گئے ہوئے تھے۔یہ ان کی انسٹا گرام کی سٹوریز تھیں۔

"پھر کیا کہتی ہو؟ بات کروں تمہاری؟" ایشا نے اس کو نیم رضامند دیکھ کر بھنویں اچکا کر پوچھا۔

"نہیں۔بلکل بھی نہیں۔میرے پیرنٹس کو یہ چیزیں نہیں پسند۔" ماہبیر نے جلدی سے اس کا فون واپس کرتے ہوئے، قطعیت سے کہا اور کتاب دوبارہ کھول لی۔ایشا بدمزہ ہو گئی۔اس نے کچھ کہنے کیلیے لب وا کیے ہی تھے کہ ماہبیر نے اپنی انگلی اٹھا کر تنبیہی لہجے میں کہا۔

"بس چپ، ایشا۔مجھے پڑھنے دو۔"

ایشا کے لب بند ہوئے اور وہ کندھے اچکا کر دوبارہ فون پہ لگ گئی۔

ایک دم اندھیرا چھا گیا اور جب دوبارہ زرد روشنی پھیلی تو ماہبیر نے خود کو اپنے کمرے میں بیڈ پر بیٹھے پایا۔اس نے گہری سانس لے کر لیمپ کو جلتا چھوڑا اور سائیڈ ٹیبل کا دراز کھول کر اندر



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے قلم اور گہرے ہرے رنگ کی ڈائیری نکالی۔ڈائیری کھولی تو صفحے پر لکھی تاریخ پر نظریں جم گئیں۔کام شروع کرنے سے پہلے اسے ڈائری لکھنے کی عادت تھی۔بعد میں بہت ساری عادتوں کے ساتھ یہ بھی چھوٹ گئی۔اس نے تحریر پڑھنا شروع کی۔

"آج بابا کی موت کو ایک ہفتہ گزر گیا۔یہ ایک ہفتہ میری زندگی کا مشکل ترین ہفتہ تھا۔ہم بکھر کر رہ گئے ہیں۔اماں کی طبیعت خراب رہنا شروع ہو گئی ہے اور کشف۔وہ تو بابا کی سٹڈی سے باہر نکلتی ہی نہیں۔کل میں اس کو بلانے گئی تو وہ بابا کی کرسی پر بیٹھی رو رہی تھی۔میں نے بہت مشکلوں سے اُسے چپ کرایا اور پھر نیند کی دوائی دے کر سُلا دیا۔مگر مجھے ایک بات کی حیرانی بھی ہوئی۔بابا کی سٹڈی میں رکھے ٹیبل کی ڈرا پر چند تصاویر تھیں۔انہیں دیکھ کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے کہ وہ میرے آڈیشن کی تصاویر تھیں۔میں یونیورسٹی کے بعد،ایشا کے ساتھ آڈیشن دینے گئی تھی۔وہ بہت ضد کیے جا رہی تھی۔صرف اس کی خاطر میں گئی اور آڈیشن دے دیا۔پروڈیوسر اور ڈائیریکٹر دونوں کو میرا آڈیشن بہت پسند آیا تھا۔میں بھی ان کی تعریف پر خوش ہو گئی مگر مجھے گھر جانے کی بھی جلدی تھی۔میرا کون سا ایکٹنگ کا ارادہ تھا جو میں ادھر رُکتی؟ سو جلدی سے گھر آ گئی۔مگر بابا کے پاس یہ تصویریں کہاں سے آئیں،مجھے سمجھ نہیں آیا۔کل سے سوچ سوچ کر میرا دماغ تھک چکا ہے۔مگر اس سے بھی زیادہ فکر مجھے اماں کی ہے۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ان کی طبیعت بگڑتی جا رہی ہے اور میں کیا کروں گی، مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔اللہ میری مدد فرمانا۔"

تحریر ختم ہوئی تو اس کی نظریں اوپر کو اٹھیں۔ان میں بہت کچھ تھا۔اچھے دنوں کے اختتام اور بُرے دنوں کے آغاز کی داستان پڑھنا آسان نہیں ہوتا۔انسان خود کو ایک بار پھر ان حالات سے گزرتا محسوس کرتا ہے۔ماضی میں جھانکنا بھی آسان نہیں ہوتا۔اس کھڑکی سے نظر آتے ہنستے مسکراتے ہم شکل لوگ، دلوں کو چیر دیتے ہیں۔وہی جب حال کی دنیا میں قدم رکھتے ہیں تو خالی آنکھیں اور ٹوٹے دل لیے پھرتے ہیں۔

ماہبیر نے صفحہ پلٹا اور اگلی تحریر پڑھنی شروع کی۔تاریخ بتاتی تھی کہ درمیان میں کچھ دن ڈائری نہیں کھولی گئی تھی۔کھولی بھی گئی تھی تو کچھ لکھا نہیں گیا تھا۔

"آج اماں کو پینک اٹیک ہوا تھا۔ڈاکٹر نے کہا ہے کہ وہ بہت کمزور ہو گئی ہیں۔پھر انہیں شوگر بھی ہے۔زیادہ نہیں مگر پھر بھی کبھی کبھی بڑھ جاتی ہے۔ان کی دوائیوں اور آرام کا خاص خیال رکھنے کو کہا ہے ڈاکٹر نے۔

میں بہت تھک چکی ہوں۔میں کبھی بابا کے بغیر نہ رہی اور اب ان کو اس گھر سے اور ہماری زندگیوں سے گئے تین ہفتے ہو گئے ہیں۔وہ ایک انسان تین زندگیوں کی بہار تھا۔وہ کیا گیا، اپنے


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ساتھ بہار بھی لے گیا۔اب اس گھر میں خزاں کی اداسی کا راج ہے۔میرا دم گھٹتا ہے اس میں ۔یہ گھر،اس کی در و دیوار مجھے ان کی یاد دلاتے ہیں۔میں ان کی موت کو ابھی تک قبول نہیں کر پائی۔مجھ سے نہیں ہو رہا۔بہت تکلیف دہ ہے یہ سب۔بھلا ٹھنڈی چھاؤں سے نکل کر کڑی دھوپ میں کھڑے رہنا کبھی آسان بھی ہوا ہے؟"

تحریر یہاں پر ختم ہو چلی تھی۔اس نے صفحہ پلٹا اور اگلی تحریر پڑھنا شروع کی۔تاریخ پچھلی والی سے کچھ تین ہفتے بعد کی تھی۔اپنی لکھی ہوئی تحریریں پڑھنا بھی عجیب سا لگتا ہے۔بعض لکھی ہوئی چیزیں پڑھ کر ہم ایسے مسکرا اٹھتے ہیں جیسے کسی بچے کی معصوم خواہش پر اور بعض چیزیں پڑھتے ہوئے ہم شرمندگی محسوس کرتے ہیں۔بہت زیادہ شرمندگی۔

"آج میں نے اپنا پہلا ڈرامہ سائن کیا۔ایشا کے بتانے پر کہ وہ مجھے اس ڈرامے میں لینا چاہتے ہیں،پہلے تو میں نے منع کر دیا مگر پھر ان کی طرف سے دو تین کالز آئی اور پھر میں مان گئی۔ہیروئن کی بہن کا رول ہے اور سینز بھی مناسب تھے،اس لیے میں نے سائن کر دیا۔چینل اتنا زیادہ جانا پہچانا نہیں ہے۔یہ ڈرامہ کروں گی اور پھر کوئی کام شروع کروں گی۔بابا کی ڈیتھ کے بعد حکومت نے کچھ امداد تو دی ہے مگر اصولوں کے مطابق نہیں دی بلکہ اس سے آدھی دی اور وہ اماں نے ہماری شادی کیلیے بچا کر رکھ لی ہے۔ان میں سے کچھ تو استعمال ہو رہے ہیں گھر مگر

www.novelsclubb.com


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں اس طرح فارغ نہیں بیٹھ سکتی۔کام کروں گی تو پیسے بھی آئے گیں اور اس ماحول سے بھی دور رہوں گی۔اب میرا دل ڈوب جاتا ہے گھر کے ماحول میں۔"

یہاں پر تحریر ختم ہوئی اور ماہبیر کی آنکھوں میں شرمندگی نے جنم لیا۔اُسے یاد تھا کہ حکومت نے ایک کروڑ اور چالیس لاکھ دیے تھے انہیں، جس میں سے اماں نے ایک کروڑ ان دونوں بہنوں کی شادی کیلیے بچا لیے تھے۔ بڑھتی ہوئی مہنگائی اور سونے کی قیمت کے پیش نظر ، یہ بھی کم تھا مگر فلحال کافی تھا۔باقی کے چالیس لاکھ میں سے گھر کے بل، راشن، اماں کی دوائیاں ، ملازموں کی تنخواہ اور ماہبیر اور دُرِ کشف کے تعلیمی اخراجات پورا کرنا مشکل تھا۔ایسے میں وہ شاہ خرچیاں جو وہ پہلے کرتی تھی اب نہیں ہو سکتی تھیں۔

پہلے ڈرامے کے بعد اُسے ایک دو ایڈورٹائیزنگ ایجنسیز کی طرف سے کال آئی تھی۔ فیس واش اور ٹوتھ پیسٹ کی ایڈ تھی۔پیسے اچھے مل رہے تھے اس لیے اس نے ان کے ساتھ کنٹریکٹ سائن کر دیا۔جب یہ ایڈز ٹی وی پر چلے تو سب کی طرح اماں اور کشف نے بھی دیکھے۔اس نے تب تک گھر میں کچھ نہیں بتایا تھا۔اماں نے جب دیکھا تو ان کا غصے سے بُرا حال تھا۔انہوں نے اسے بہت سمجھانے کی کوشش کی، پھر جب وہ نہ مانی تو انہوں نے غصے سے اُسے یہ سب چھوڑنے کو کہا۔ماہبیر نے ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دی۔اماں کو کیا


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پتہ کہ لوگ اُسے کتنا پسند کر رہے تھے۔اس کی خوبصورتی کی تعریف اور چرچے ہر جگہ پھیلے تھے۔دُرِ کشف البتہ خاموش رہی۔اس نے ماہبیر کو محض ایک بات کہی اور پھر اس کے بعد کبھی اس معاملے پر اس سے بات نہ کی۔ماہبیر کو وہ بات آج بھی یاد تھی۔

"ماہبیر، تم نے اس راہ پر قدم تو رکھ لیا ہے مگر یاد رکھنا کہ یہ راہ پچھتاووں سے پُر ہے۔کیا تم میں اتنا حوصلہ ہے کہ اس دنیا کے پچھتاووں کا بوجھ اٹھا سکو؟"

ماہبیر نے اس بات کو بھی سنجیدگی سے نہ لیا۔اس کے خیال میں وہ کچھ بھی غیر مناسب نہیں کر رہی تھی۔نہ وہ کسی مرد کا ہاتھ پکڑ رہی تھی نہ کوئی اور نازیبا سین کرنے کیلیے ہامی بھر رہی تھی۔آہستہ آہستہ، وہ شہرت کی سیڑھیاں چڑھتی رہی۔ملک کے نامی گرامی ایکٹرز کے ساتھ کام کیا۔ایک کے بعد ایک ڈرامے کیے اور پھر فلمز کی آفر آنے پر ان میں بھی ہیروئن کا کردار ادا کیا۔بہترین اداکارہ کا ایوارڈ بھی جیتا اور کچھ غیر ملکی کمپنیوں کے ساتھ کام بھی کیا۔

اس سارے عرصے میں اس کا لائف سٹائل پہلے کی نسبت بہت بدل گیا تھا۔اس سب میں اگر کوئی چیز نہیں بدلی تھی، تو وہ اماں اور کشف کیلیے فکر تھی۔انہیں جہاں ضرورت پڑتی، وہاں وہ پیسے بھجوا دیا کرتی۔ہاں، اس لڑائی کے بعد وہ الگ رہنے لگی تھی۔جب اُسے پتہ چلا کہ اماں نے اس کی کمائی استعمال کرنے سے منع کر دیا ہے تو ایک دوست کے توسط اس نے فری لانسنگ

شروع کر دی۔اس سے حاصل ہونے والے پیسے، وہ سارے کے سارے کشف کے اکاؤنٹ میں بجھوا دیتی۔ہاں، یہی ایک چیز تھی جو نہیں بدلی تھی، ورنہ تو اس کا ظاہری حلیہ بھی بدل گیا تھا۔سر پر ڈوپٹہ اب کے پوری طرح غائب ہو گیا تھا۔ہمیشہ بندھے ہوئے بال اب کے کھلے رہنے لگے اور میک اپ سے پاک چہرے پر اب ہمہ وقت میک اپ رہتا تھا۔جہاں پہلے وہ کسی غیر مرد کو دیکھتی بھی نہیں تھی، اب نہ صرف ان کے ساتھ سینز کرتی بلکہ انہی کے ہاتھوں سے تیار بھی ہوتی تھی اور مسکرا کر بات بھی کرتی تھی۔

پچھلے پندرہ منٹ میں اس نے اپنی زندگی کے پانچ سال ایک بار پھر گزار دیے۔کتنی مختصر ہوتی ہیں زندگیاں بھی۔ماہبیر نے سر اٹھا کر ایک نظر سارے کمرے کو دیکھا۔ہر چیز ایک سے بڑھ کر ایک تھی اس کے کمرے میں۔اس کا کمرہ بہت خوبصورتی کے ساتھ سجا ہوا تھا۔ایک طنزیہ مسکراہٹ نے اس کے چہرے کا احاطہ کیا۔

"آہ، ماہبیر!"

باہر چاند نے بھی اس کے ساتھ آہ بھری اور پھر بادلوں کی اوٹ میں چھپ گیا۔دنیا ایک بار پھر، اندھیرے میں ڈوب گئی۔

---☆---☆---☆---

www.novelsclubb.com

ہفتہ گزر چکا تھا اور اتوار کا سورج اپنے عروج پر پہنچ چکا تھا۔ایک دفعہ پھر ماہبیر کے کمرے میں قدم رکھنے پر اندھیرے کا سامنا ہوا۔پردے گرے ہوئے تھے اور سورج کی روشنی کمرے میں پہنچنے سے قاصر تھی۔اے۔سی کی ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا جسم کو بھلی معلوم ہو رہی تھی۔سیاہ بال تکیے پر پھیلائے اور ایک بازو سر پر رکھے پر، وہ سو رہی تھی۔کمرے میں خاموشی چھائی ہوئی تھی اور ماحول نہایت پُر سکون تھا۔یکا یک، سائڈ ٹیبل پر رکھا ماہبیر کا فون بجا اور پُر سکون ماحول میں خلل پیدا ہوا۔ماہبیر نیند میں ذرا سا کسمسائی۔فون بج بج کر بند ہو چکا تھا اور اس سے پہلے کہ ماہبیر ایک بار پھر نیند میں جاتی، فون پھر بجنا شروع ہوا۔ماہبیر کے چہرے پر غیر آرام دہ سے تاثرات اُبھرے۔اُس نے نیند میں ہی، فون کی تلاش میں ہاتھ اِدھر اُدھر مارا۔مسلسل بیل بجنے اور فون نہ ملنے پر، اُس نے کوفت سے آنکھیں کھولیں۔نیند سے بھری آنکھوں میں دنیا جہاں کی بے زاری اور اُکتاہٹ تھی۔اس نے فون پکڑا تو کشف کی کال آتے دیکھی۔

"کیا بات ہے، کشف یار۔کیوں صبح صبح تنگ کر رہی ہو؟" ماہبیر نے کال اٹینڈ کی اور فون کان کے ساتھ لگا کر، بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھتے ہوئے کہا۔لہجے میں بے زاری تھی جسے اس نے چھپانے کی کوشش بھی نہ کی۔

"ماہبیر، یہ کون سی صبح دوپہر کے دو بجے ہوتی ہے؟" آگے سے کشف کی تیز آواز آئی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میری ہوتی ہے، تمہیں کیا؟" ماہبیر نے بھی اسی لہجے میں کہا۔

"خیر، سمینہ خالہ گھر آئی ہوئی ہیں اتنی دیر سے۔ تم سے ملنا چاہ رہی ہیں۔" کشف نے ایک بے بسی بھری سانس خارج کر کے کہا۔

"کیا؟ سمینہ خالہ؟ بیوقوف لڑکی! تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟ ایسے ہی انہیں اتنا انتظار کرایا۔" سمینہ خالہ کی آمد کا سن کر ماہبیر کی آنکھوں سے بچی کچی نیند بھی اُڑ گئی۔ اس نے بیڈ سے اترتے ہوئے، کشف سے حیرانی سے کہا۔

"مجھے پتا ہوتا تو تمہیں بتاتی نہ۔ اچانک آئی ہیں۔ ہمیں تو یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ وہ کراچی آگئی ہیں۔" کشف نے منہ بنا کر کہا۔

"اچھا، ٹھیک ہے۔ میں آرہی ہوں کچھ دیر میں۔" ماہبیر نے واڈروب سے ڈریس نکالا اور اُسے بیڈ پر رکھ کر، اے۔سی بند کرتے ہوئے کہا۔

"جی، جی۔ پیاری خالہ کیا آئیں، آپ کے تو رنگ ڈھنگ ہی بدل گئے ہیں۔ کبھی میرے کہنے پر تو نہ دیکھائی اتنی بے تابی۔" کشف نے بھی طنز کا تیر چلانا ضروری سمجھا۔ ویسے کچھ غلط


WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بھی نا تھی وہ۔ماہبیر اور سمینہ خالہ کا رشتہ ،خالہ اور بھانجی کے رشتے سے بڑھ کر تھا۔وہ ضرورت پڑنے پر ماہبیر کی دوست بھی بنتی اور ماں بھی۔اُستاد بھی بنتی اور بعض اوقات سامع بھی۔

"اچھا،اچھا۔زیادہ زبان نہ چلاؤ۔میں آرہی ہوں کچھ دیر میں بس۔"ماہبیر نے عجلت میں کہہ کر فون بند کیا اور شاور لینے گھس گئی۔

کچھ دیر بعد ماہبیر جنید منزل کے سامنے کھڑی بیل بجا رہی تھی۔کچھ پل بعد دروازہ کھولا گیا اور اجلان سکندر کا مسکراتا چہرہ دکھائی دیا۔

"السلام و علیکم۔"اجلان سکندر نے سلام کیا۔

"وعلیکم السلام۔کسی کام کے نہیں ہو تم،سکندر۔مجھے بتا نہیں سکتے تھے۔"ماہبیر نے اندر آتے ہوئے،خفگی بھرے لہجے میں کہا۔

"امی نے منع کیا تھا۔انہیں اپنی پیاری بھانجی کو سرپرائز دینے کا شوق تھا۔"اجلان نے دروازہ بند کر کے،اس کے ساتھ چلتے ہوئے بتایا۔ماہبیر نے کوئی جواب نہ دیا اور خاموشی سے لاونج کی جانب قدم اٹھائے۔لاونج میں قدم رکھا تو،سفید شلوار قمیض میں ملبوس،دبلی پتلی جسامت کی سمینہ خالہ،چھوٹے صوفے پر بیٹھیں ہنس کر اماں سے بات کرتیں دیکھائی دیں۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

قدموں کی آواز پر انہوں نے چہرہ موڑ کر دیکھا تو سیاہ رنگ کی لمبی قمیض اور چوڑی پجامے میں ملبوس، ماہبیر مسکراتی ہوئی دیکھائی دی۔

"ارے، دیکھو تو کون آیا ہے۔" سمینہ خالہ والہانہ انداز میں ماہبیر کی طرف لپکیں اور اُسے گلے سے لگایا۔ لہجہ ہمیشہ کی طرح تروتازہ اور ایک مثبت اثر لیے ہوئے تھا۔

"کیسی ہو، ماہبیر؟" الگ ہوتے ہوئے انہوں نے پوچھا۔ لبوں پر مسکراہٹ تھی جو آنکھوں سے بھی جھلکتی تھی۔ ماہبیر کو اب سمجھ آیا کہ اجلان نے اتنا مسکرانا کس سے سیکھا تھا۔

"آپ کے سامنے ہوں، خالہ۔ بتائیں کیسی لگ رہی ہوں؟" ماہبیر نے بھی بھرپور مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔

"ہمیشہ کی طرح حسین لگ رہی ہے میری بچی۔ آؤ، بیٹھو۔" سمینہ خالہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اب کے بڑے والے صوفے پر درمیان میں سمینہ خالہ اور ان کی دونوں طرف ان کی بھانجیاں براجمان تھیں۔ اجلان اور اماں، صوفے کے پاس رکھی کرسیوں پر بیٹھے تھے۔ اماں نے



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مسکرا کر اپنی بہن کو دیکھا جو اب کے ہنس کر ماہبیر سے بات کر رہی تھی۔ گو کہ سمینہ خالہ ان سے بڑی تھیں مگر زمانے نے ان کے حسن اور طبیعت پر گرد نہ ڈالی تھی۔

"خالہ، آپ آتے ہوئے بتا دیتیں، ہم کھانے کی ہی تیاری کر لیتے۔" کشف نے خالہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ارے میرا بچہ، کھانے کا کیا ہے؟ ابھی بن جائے گا۔ نہ دل کیا تو یہ سامنے کس مرض کی دوا بیٹھا ہے؟ اس سے منگوا لیں گیں۔" سمینہ خالہ نے بے فکری سے کہا اور اجلان کی طرف اشارہ کیا۔

"کیا ہی بات ہے، امی۔ یہ بھی صحیح ہے۔" اجلان نے مصنوعی ناراضگی سے کہا اور سب ہنس دیے۔

"ہاں، تو اب تمہارے ہوتے ہوئے کیا ہم بازار جاتی اچھی لگے گیں؟" ماہبیر نے بھی ماتھے پر بل ڈالے، مصنوعی رعب جھاڑتے ہوئے کہا۔

"جی، جی۔ میرے ہوتے ہوئے، آپ کام کرتیں کہاں اچھی لگیں گی بھلا۔ میں نے ہی تو آپ کے کام کرنے کا ٹھیکا اٹھا رکھا ہے۔" اجلان نے بھی مصنوعی بیزاری دیکھاتے ہوئے کہا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اور نہیں تو کیا۔" ماہبیر نے ایک ادا سے کہا اور ہنس دی۔ اجلان نے بڑی مشکلوں سے اس پر نظریں ہٹائیں اور کہا۔

"بتا دیں، کیا لانا ہے۔ میں لے آتا ہوں۔ بھوک لگ رہی ہے بہت۔"

"بتاؤ اسماء۔ کیا کھائیں؟" سمینہ خالہ نے سامنے اماں سے پوچھا۔

"کچھ بھی منگوا لیں، آپا۔ ویسے تو میں نے راحیلہ سے کہہ دیا ہے مصالحہ بنانے کو۔ ذرا دیر میں کھانا بن جائے گا۔" اماں نے مسکراتے ہوئے منع کرنا چاہا۔

"جانی کُڑیے۔ ہم اپنی مرضی سے منگوا لیتے ہیں۔" سمینہ خالہ نے ہاتھ ہلا کر کہا اور پھر تھوڑی گفتگو کے بعد بریانی منگوانے کا فیصلہ ہوا۔ اجلان باہر کھانا لینے چلا گیا اور ماہبیر اور کشف نے ٹیبل سیٹ کرنا شروع کی۔ دس منٹ بعد اجلان کھانا لایا، کھانا نکالتے، باتیں کرتے، کھانا کھاتے اور پھر ٹیبل سمیٹتے ایک گھنٹہ لگ گیا۔ پھر سمینہ خالہ کے کہنے پر چائے کا دور چلا۔ کشف اپنے ضروری کام سے کہیں باہر چلی گئی۔ دونوں بہنوں نے اب ایک ساتھ، اکیلے بیٹھنے کی ٹھانی ۔ماہبیر اور اجلان، اپنے اپنے کپ لیے اوپر بالکنی میں چل دیے۔

www.novelsclubb.com

دوپہر کے چار بج رہے تھے اور سورج اپنے ڈوبنے کی تیاری میں تھا۔ بالکنی سے نظر آتی مین روڈ پر گاڑیاں رواں دواں تھیں۔ موسم قدرے بہتر تھا سو وہ دونوں وہی رکھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"آج کیسے وقت نکال لیا آپ نے سکندرِ اعظم؟ بڑی فرصت سے بیٹھے ہوئے ہو۔" ماہیر نے اپنے کھلے بالوں کی چٹیا بناتے ہوئے پوچھا۔

"آپ کی اطلاع کیلیے عرض ہے کہ آج اتوار ہے اور ہم پولیس والے بھی چھٹی کر لیتے ہیں۔" اجلان نے چائے کا مگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے، اسی انداز میں کہا۔

"کیس سٹڈی کہاں تک پہنچی ہے، اجلان؟" ماہیر نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"میں کوشش کر رہا ہوں تفتیش کی۔ مجھے ملازموں کی لسٹ دے دو تو ان سے بھی پوچھ گچھ کروں۔ وہاں سے اہم سرا ہاتھ آسکتا ہے۔" اجلان نے کہا۔

"راحیلہ آنٹی تو ابھی بھی ہمارے پاس ہی کام کر رہی ہیں۔ باقی مالی بابا اور گارڈ تھے جنہیں ہم نے نکال دیا تھا۔ ان کا نمبر اور شناختی کارڈ تو ہوگا ابھی بھی۔"

"بس پھر مجھے دے دو، ان کو تفتیش میں شامل کرنا ہے۔" اجلان نے کہا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں بھی ساتھ ہوں گی تفتیش میں۔"

"ماہبیر، تفتیش تھانے میں ہو گی۔" اجلان نے محض اتنا کہا۔

"تو؟ تمہارے ہوتے ہوئے بھی مجھے کوئی خطرہ ہو گا؟" ماہبیر نے ابرو اچکاتے ہوئے سوال کیا۔

"جیسی تمہاری مرضی، ماہبیر۔" اجلان نے بے بسی بھری سانس بھرتے ہوئے کہا۔

"میں چاہتی ہوں کہ بابا جن کیسز کو ڈیل کر رہے تھے اس وقت انہیں بھی دیکھا جائے۔ ہو سکتا ہے کہ انہی میں سے کوئی مجرم ہو۔" ماہبیر نے چائے پیتے ہوئے کہا۔

"دو کیسز ہیں۔ ایک قتل کا کیس ہے۔ قاتل کی فیملی کافی سٹرونگ تھی۔ انہوں نے اس کیس کو بند کرنے کیلیے رشوت بھی دینے کی کوشش کی تھی اور سفارش بھی کرائی تھی مگر خالو نے کیس نہیں چھوڑا تھا۔ دھمکیاں بھی ملیں تھیں۔ دوسرا ڈرگ ڈیلنگ کا کیس ہے اور بہت بڑا ہے۔" اجلان نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

ماہبیر نے بات سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے ایک اور سلسلے میں بھی تمہاری مدد چاہیے۔" ماہبیر نے مگ ٹیبل پر رکھا اور ٹیک چھوڑ کر سیدھے بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا؟" اجلان نے فکر مندی سے پوچھا۔

"بابا کو کسی نے میرے آڈیشن کی تصویریں بھیجیں تھیں، ڈاک کے ذریعے۔ مجھے معلوم کرنا ہے کہ کس نے بھیجی تھیں وہ تصویریں۔"

"خالہ اور کشف کو یہ بات پتا ہے؟"

"نہیں۔ دونوں کو ہی نہیں پتا۔ مجھے شک ہے کہ جس نے بابا کو مارا ہے، اسی نے تصویریں بھی بھیجی ہیں۔ اگر اس نے نہیں بھی بھیجی، پھر بھی مجھے معلوم ہونا چاہیے کہ کس نے بھیجی تھیں۔" ماہبیر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"فکر مت کرو۔ میں اس کو بھی دیکھ لوں گا۔ تمہیں شک ہے کسی پر؟" اجلان نے اثبات میں سر ہلایا اور پوچھا۔

"مجھے فکر نہیں ہے، اجلان۔ مجھے بس یہ جاننا ہے کہ کس نے بابا کو مجھ سے بدگمان کرنے کی کوشش کی تھی اور نہیں۔ مجھے کسی پر شک نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے۔میں پتہ کراتا ہوں۔ تم مجھے وہ تصویریں اور وہ لفافہ دو جس میں بھیجی گئی تھیں۔" واپس ٹیک لگا کر اس نے چائے کا گھونٹ بھرا۔

ماہبیر نے اثبات میں سر ہلایا اور اُٹھ کر اندر چلی گئی۔ کچھ دیر بعد جب واپس آئی تو ہاتھ میں خاکی رنگ کا ایک لفافہ تھا۔

"یہ لو۔اس کے اندر میں نے ملازموں کا شناختی کارڈ اور ایڈریس بھی ڈال دیا ہے۔" ماہبیر نے لفافہ اس کی طرف بڑھایا۔ لفافے کے باہر دو سٹیپرز لگی ہوئی تھی۔ اجلان نے اس کی بات سن کر اثبات میں سر ہلایا اور لفافے پر لکھا، بھیجنے والے کا نام اور پتہ پڑھنے لگا۔ پھر وہاں پر درج فون نمبر پر کال ملائی۔

"کیا کر رہے ہو؟" ماہبیر نے بیٹھتے ہوئے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

" بھیجنے والے نے اپنا نمبر ٹھیک تو نہیں لکھا ہو گا مگر پھر بھی ایک دفعہ کال ملا کر دیکھتا ہوں ۔" اجلان نے جواب دیتے ہوئے کال ملائی اور فون کان سے لگایا۔

"نمبر بند ہے۔" اجلان نے فون نیچے کرتے ہوئے کہا۔ "اس پتے پر جا کر دیکھتا ہوں اب۔"


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پانچ سال ہو گئے ہیں اس بات کو۔ کیا پتہ گھر بھی بدل لیا ہو یا پھر پتہ بھی نمبر کی طرح غلط ہو۔" ماہبیر نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے اپنی تفتیش کا اظہار کیا۔

"مل جائے گا، تم فکر نہ کرو۔" اجلان نے تسلی آمیز لہجے میں کہا اور چائے پینے لگا۔ ماہبیر نے بھی اثبات میں سر ہلایا اور نظریں باہر سڑک پر مرکوز کر لیں۔ ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی اور ہوا میں نمی سی تھی۔ ماہبیر نے گہری سانس بھری۔ یکایک گیلی ریت کی خوشبو اور سمندر کی لہروں کی آواز سننے کو دل چاہا۔

"آؤ، ساحل پر چلیں۔ خالہ اور اماں کو بھی لے چلتے ہیں۔" ماہبیر نے اجلان کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"سارے ہفتے کے بعد ایک دن ملا ہے مجھے آرام کرنے کا۔ اس دن بھی سکون نہیں لینے دو گی۔" اجلان نے بے بسی سے کہا۔

"تم مجھے منع کر رہے ہو؟" ماہبیر نے سنجیدگی اور رعب سے پوچھا۔

"تمہیں میں منع کر سکتا ہوں؟" اجلان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ آنکھوں میں چمک تھی اور ہونٹوں پر مسکراہٹ۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں، کر سکتے ہو۔" ماہبیر نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "اگر تمہیں اپنی جان عزیز نہیں ہے تو۔"

اجلان سر جھکا کر ہنس دیا۔

"جان ہی تو عزیز ہے، اس لیے منع نہیں کرتا۔" اس نے سر اٹھایا اور اس کو دیکھتے ہوئے پُر اعتماد لہجے میں جواب دیا۔

"بس پھر چلو۔" ماہبیر نے اتنا کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ دونوں جب لاونج میں آئے تو اماں اور خالہ باتیں کرنے میں مصروف تھیں۔ چائے اپنے اختتام کو پہنچ چکی تھی اور باتوں کا فقط آغاز ہوا جاتا تھا۔

"اماں، خالہ۔ ہم دونوں ساحل ہر جا رہے ہیں۔ آپ بھی چلیں۔" ماہبیر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اپنا پرس کندھے پر لٹکایا۔

"نہیں۔ ہم دونوں گھر پر ہی رہیں گیں۔ تم لوگ جاؤ، مگر دیر نہ کرنا۔" اماں نے ایک نظر ماہبیر اور اس کے ساتھ کھڑے اجلان کو دیکھا اور مسکرا کر بولیں۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ٹھیک ہے۔ چلو، سکندر۔" ماہبیر نے کہا اور اجلان کے پیچھے چل دی۔ دروازہ بند ہونے تک اماں کی نظروں نے دونوں کا تعاقب کیا۔

"آجائیں گے جلدی۔ تم کیوں اتنی پریشان ہو رہی ہو؟" سمینہ خالہ نے ان کی فکر بھانپتے ہوئے کہا۔

"میں ماہبیر کو لے کر پریشان ہوں، آپا۔" اماں نے فکرمندی سے کہا۔

"کیوں؟ کیا ہوا؟" خالہ سمینہ نے پوچھا۔ لہجے میں ذرا سی حیرانی تھی۔

"وہ ارمغان کے قاتلوں کو ڈھونڈنا چاہتی ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ اس سب میں وہ خود کو کوئی نقصان نہ پہنچا لے۔ ارمغان کے قاتل کوئی عام لوگ نہیں ہوں گیں۔"

"تم جانتی ہو ا نہیں؟" سمینہ خالہ نے پوچھا۔ وہ خود حیران نہ ہوئیں کہ انہیں پہلے سے خبر تھی۔ البتہ نا جانے کیوں، انہیں لگا کہ ان کی بہن کچھ جانتیں تھیں مگر چھپا رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں۔وہ مجھ سے کام کے حوالے سے کوئی بات نہیں کرتے تھے۔وہ آخری دنوں میں بہت پریشان رہنے لگے تھے۔پہلے کبھی میں نے انہیں فکرمند نہیں دیکھا۔"اماں نے نفی میں سر ہلایا اور بے بسی بھری سانس خارج کی۔

"تم فکر مت کرو، اسماء۔اللہ سب بہتر کرے گا۔اللہ ہماری ماہبیر کی حفاظت فرمائے۔" سمینہ خالہ نے ان کے ہاتھ تھامتے ہوئے تسلی دی۔

"آمین، آپا۔مگر اب میں چاہتی ہوں کہ اس کی شادی کر دوں۔اس کی عمر ہو چلی ہے۔ اگلے سال ستائیس کی ہو جائے گی۔بڑی عمر کی لڑکیوں کے رشتے بھی نہیں ملتے۔"

"ماہبیر راضی ہے؟"

"بڑی مشکلوں سے کیا تھا راضی۔مگر محترمہ کی بھی اپنی شرائط ہیں۔اُسے یہ سمجھ نہیں آرہی کہ ان دونوں کی حفاظت کے چکر میں، میں نے اپنے شوہر کے قاتل کو تلاش کرنے کی کوشش نہیں کی۔"اماں نے بے بسی اور فکرمندی کے ملے جلے انداز میں کہا۔

"تم فکر نہ کرو، میں بات کروں گی اس سے۔"سمینہ خالہ نے تسلی دیتے ہوئے کہا اور مسکرادیں۔بہن کی تسلی سے کچھ حوصلہ ملا تو اسماء بیگم بھی مسکرادیں۔

---☆---☆---☆---

ای-ڈی کی عمارت میں اس وقت قدم رکھو تو وہ سنسان ہونے کے قریب تھی۔بہت سے لوگ گھروں کو روانہ ہو چکے تھے اور بہت سے نکلنے کی تیاری میں تھے۔ایسے میں احتشام کے آفس میں داخل ہوں تو اس کے ٹیبل پر رکھی احتشام خالد کی نیم پلیٹ چمک رہی تھی۔احتشام سرمئی شرٹ میں ملبوس لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا۔ماتھے پر بلوں کا جال بچھا تھا اور ہاتھ تیزی سے کام میں جتے تھے۔اچانک دروازہ کھلا اور حنا اپنا بیگ تھامے اندر داخل ہوئی۔

"سر، آفس آورز ختم ہو چکے ہیں۔سب جا چکے ہیں۔" حنا نے کہا۔

"تو آپ یہاں پر کیا کر رہی ہیں، مس حنا؟" احتشام نے سکرین سے نظریں ہٹائیں بنا ، سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"آپ ابھی یہی ہیں ؟" حنا نے گڑ بڑا کر پوچھا۔اب اسے کیا بتاتی کہ جتنا خبطی دماغ کا تھا ،اس کے بنا بتائے جانے پر کوئی مسئلہ ہی نہ کھڑا کر دیتا۔

"آپ کو کوئی پرابلم ہے اس سے ؟"

"نہیں سر۔"


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پھر جائیں۔" احتشام نے اتنا کہا اور حنا یوں غائب ہوئی جیسے گدھے کے سر سے سنگھ۔ کچھ دیر گزری اور احتشام نے لیپ ٹاپ سے سر اٹھایا۔ ایک تھکی سانس خارج کی اور سیٹ سے ٹیک لگا گیا۔ ہاتھ میں پہنی قیمتی گھڑی آٹھ بجنے کا عندیہ دے رہی تھی۔ اس نے سامنے ٹیبل پر رکھے اپنے فون کو اٹھایا اور کسی کو کال ملانے لگا۔

"کام ہو گیا، جمیل؟"

"جی باس، آپ کو فائل میل کی ہے۔ اس میں اجلان سکندر اور اس کے خاندان کی ساری معلومات ہیں۔" آگے سے آواز آئی۔ احتشام نے بنا کچھ کہے فون بند کیا اور لیپ ٹاپ پر میل کھولی اور فائل پڑھنی شروع کی۔

"والد کا انتقال چھوٹی عمر میں ہی ہو گیا تھا۔ والدہ سکول میں کام کرتی تھیں۔ پہلے پوسٹنگ میر پور میں تھی۔ حال ہی میں کراچی، ایس پی کی پوسٹ پر ٹرانسفر ہوا ہے۔ ددھیال میں سے کوئی نہیں۔ ننھیال میں محض ایک خالہ ہے جس کی دو بیٹیاں ہیں۔ شوہر، ارمغان جنید پانچ سال پہلے ہارٹ اٹیک سے مر گیا۔ ایک بیٹی یونیورسٹی میں زیرِ تعلیم ہے اور دوسری مشہور ایکٹرریس ماہبیر ارمغان ہے۔"


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آخری جملے پر وہ چونک گیا۔ ماہبیر، اجلان کی کزن ہے، یہ اس کیلیے نئی بات تھی۔ اس نے لیپ ٹاپ کھلا چھوڑا اور سیٹ سے ٹیک لگا کر، سر پیچھے کو ٹکا گیا اور آنکھیں موندلیں۔ یکایک، اس کی آنکھوں کے سامنے ماہبیر کا ہنستا مسکراتا چہرہ چھا گیا۔ اس کی مسکراہٹ بہت حسین تھی یا اُسے لگتی تھی، وہ فیصلہ نہ کر پایا۔ اُس کے انداز سے کسی ملکہ جیسی تمکنت جھلکتی تھی۔ وہ خوبصورت تھی اور اس پر یہ تمکنت جچتی بھی تھی۔ اچانک اس کا دل کیا کہ اس کی آواز سنے اور پھر اگلے کسی خیال کے آنے پہلے اس نے ماہبیر کو کال ملادی۔

ساحل پر چلتی، گیلی ریت پر پاؤں مارتی اور کسی بات پر مسکراتی ماہبیر کے ہاتھ میں موجود فون بجا۔ وہ جو اجلان کی کسی بات پر مسکرا رہی تھی، ایک دم رُکی اور بدمزہ ہو کر فون دیکھا۔ احتشام کالنگ لکھا آیا تو چہرے پر اچنبھے کے تاثرات نمایاں ہوئے۔ اجلان نے ایک نظر اُسے دیکھا اور ایک نظر فون پر آتی کال کو دیکھ کر کہا۔

"اُٹھالو۔" اجلان نے اسے کہا۔

"السلام وعلیکم مس ماہبیر۔ کیسی ہیں آپ؟" فون اُٹھا کر کان سے لگایا تو احتشام کی مسکراتی آواز سنائی دی۔

www.novelsclubb.com

"وعلیکم السلام۔اس وقت کال؟خیریت ہے احتشام صاحب؟"ماہبیر نے گیلی ریت پر چلتے،اجلان کو ساتھ چلنے کا اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"جی،خیریت ہی ہے۔آپ کو ایک چیز کے بارے میں انفارم کرنا تھا۔اُمید ہے میں نے ڈسٹرب نہیں کیا ہوگا۔"احتشام نے اپنی پاور سیٹ پر بیٹھے،ایک کان فون سے لگائے اور ہاتھ میں قلم گھماتے ہوئے،مسکرا کر کہا۔

"کر تو دیا ہے۔خیر بتائیں۔"ماہبیر نے گہری سانس بھرتے ہوئے کہا۔اس وقت،وہ اس انسان کی آواز نہیں سننا چاہتی تھی۔عجیب سی وائبز آتی تھیں اس آدمی سے اسے۔اس نے کبھی اس کے ساتھ بدتمیزی نہیں کی تھی مگر پھر بھی دل کہتا تھا کہ یہ اچھا انسان نہیں ہے۔کبھی اچھا لگتا تھا تو کبھی بُرا۔

"اس کیلیے میں معذرت خواہ ہوں،مس ارمغان مگر آپ کو یہ بتانا تھا کہ اگلے ہفتے ہمیں اسلام آباد جانا ہے شوٹ کیلیے۔"احتشام نے بے ساختہ ہنستے ہوئے جواب دیا۔اس کا یہی دوٹوک انداز تھا جو اسے پسند تھا۔

"کیوں؟مجھے پہلے اس بارے میں انفارم نہیں کیا گیا تھا۔"ماہبیر نے ماتھے پر بل ڈالے پوچھا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی، اسی لیے اس خطا کی معذرت کے طور پر میں خود آپ کو انفارم کر رہا ہوں اور شوٹنگ کیلیے جو سپاٹز ہمیں درکار ہیں وہ اسلام آباد میں بہترین ہیں۔ کراچی میں شوٹنگ اچھی ہو سکتی ہے، بہترین نہیں اور آپ جانتی ہیں کہ کام پر فیکشن تک پہنچنا چاہیے۔" احتشام نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کب جانا ہے ہم نے؟ برائیڈل ڈریسز تو ہو گئے ہیں، آلموسٹ۔" ماہبیر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اس بات پر اجلان نے گردن موڑ کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"بُدھ کو جانا ہے۔ آپ پیکنگ کر لیں۔ ٹکٹ اور ہوٹل کے انتظامات ہم دیکھ لیں گیں۔" احتشام نے ہنوز مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے، احتشام صاحب۔ میں فون رکھتی ہوں۔" ماہبیر نے کہا۔

"ماہبیر، ایک اور بات ہے۔" احتشام نے جلدی سے کہا مبادا کہ وہ فون ہی نہ رکھ دے۔

"جی؟" ماہبیر نے ذرا حیرانی سے پوچھا۔ صرف ماہبیر؟ اس انسان کو کب اجازت دی میں نے؟ وہ یہ سوچ کر رہ گئی۔

"دراصل، بابا چاہ رہے تھے کہ آپ اسلام آباد جانے سے پہلے ہمارے ساتھ کھانا کھائیں۔ امل کی بھی یہی خواہش ہے سو آپ کس دن فری ہیں؟" احتشام نے پوچھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ماہبیر ایک پل کو خاموش ہو گئی۔ یہ بہت غیر متوقع تھا۔ وہ اس بات کی توقع نہیں کر رہی تھی۔

"میں منگل کو فری ہوں۔ دوپہر کے کھانے پر آسکتی ہوں۔" کچھ دیر بعد ماہبیر بولی۔

"پرفیکٹ۔ میں انتظار کروں گا۔" احتشام نے ٹیک چھوڑتے ہوئے، سیدھا بیٹھ کر کہا اور فون بند کر دیا۔

---☆---☆---☆---

احتشام نے فون بند کیا تو ماہبیر نے اچنبھے سے فون کی تاریک سکرین کو دیکھا۔ وہ اُلجھ سی گئی تھی۔ خیر، اس نے ساری سوچوں کو جھٹکتے ہوئے چلنا شروع کیا۔

"احتشام کون ہے؟" اجلان نے اس کو ساتھ چلتے ہوئے پوچھا۔

"ای-ڈی کا سی ای او ہے۔ ان کے ساتھ میرا کنٹریکٹ تھا۔ اسی کی شوٹنگ کیلیے اسلام آباد جانا ہے۔" ماہبیر نے سادہ لہجے میں بتایا۔ اُسے اجلان کا ٹھٹک کر رُکنا اور پھر قدم اٹھانا محسوس نہ ہوا۔ وہ سمندر کی لہروں کو ہی دیکھنے میں اتنی مگن تھی۔

"پورا نام کیا ہے؟" اجلان نے سرسری سا، چلتے ہوئے پوچھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"احتشام خالد۔" ماہبیر نے بتایا۔

"خالد فاروقی کا بیٹا؟" اجلان نے پوچھا۔اس دفعہ لہجے میں آئی حیرت چھپا نہ سکا۔

"ہاں۔تم جانتے ہو؟" ماہبیر نے اس کی حیرت محسوس کرتے پوچھا۔

"ہمم۔تم بتاؤ، کتنے دنوں کیلیے جانا ہے؟" اجلان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ سٹالز پر لگی برقی قمقموں کی روشنی میں اس کا چہرہ خوبصورت لگ رہا تھا۔گہری سیاہ آنکھوں میں قمقموں کی روشنی جیسے قید ہو گئی تھی۔

"کچھ دن تو لگیں گے۔" سادہ لہجے میں کہا گیا۔

"تم لوگوں کے بھی مزے ہیں۔کمپنی کے خرچے پر گھومنے چلے جاتے ہو۔"

"کام کرنے جاتے ہیں۔گھومنے نہیں۔" خفگی کے ساتھ کہا گیا۔

"کیسا کام؟کون سا دماغ لگتا ہے تم لوگوں کا؟کچھ تصویریں ہی کھنچوانی ہوتی ہیں۔" اجلان نے منھ بناتے ہوئے کہا جیسے اگر یہ کام اسے مل جائے تو اس کی آس بر آئے۔

"تمہیں لگتا ہے کہ ہم ایکٹریسز میں دماغ نہیں ہوتا؟"

"ہوتا ہے کیا؟" مصنوعی حیرت سے پوچھا گیا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہمارے اندر دماغ نہیں ہوتا تو کس کے اندر ہوتا ہے؟" ماہبیر نے ہنس کر کہا۔ "دولت اور شہرت کی دوڑ ہے یہ انڈسٹری جس میں ہر کوئی ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے میں لگا ہے۔ کوئی حاسدوں اور نقصان سے خود کو بچانے کی کوشش کرتا ہے تو کوئی اپنے مقابل کو دوڑ سے نکالنے کی تگ ودو میں لگا ہوتا ہے۔ اس سب میں دماغ نہیں چلتا تو کیا چلتا ہے؟"

"تم نے کبھی کسی کی ٹانگ کھینچی؟" اجلان نے مزاحیہ انداز میں پوچھا۔

"میں کسی کی ٹانگ کھینچ کر کیا کروں گی، اجلان سکندر؟ کسی کے منھ سے لقمہ چھین کر نہ میں اپنا رزق بڑھا لوں گی نہ کسی کا کم کر لوں گی۔ میرے حصے کا جتنا رزق لکھا گیا ہے، وہ تو مجھے مل کر رہے گا، پھر دوسرے کا چھین کر کیوں اپنے لیے مشکل پیدا کروں؟ جیسے پہلے میرے اعمال بہت کوئی نیک پروین جیسے ہیں۔" سنجیدہ لہجے میں شروع کی گئی بات کا اختتام تلخ اور طنزیہ انداز میں ہوا تو اجلان کچھ دیر خاموش ہو گیا۔

"سچ بتاؤں تو میں اتنی گہری بات کی توقع نہیں کر رہا تھا تم سے۔" کچھ دیر بعد اجلان بولا۔

"کیوں؟" ماہبیر نے اس کی طرف دیکھ کر سادہ سے لہجے میں پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"پتہ نہیں۔" اجلان نے کندھے اچکا کر کہا۔ ماہیر مسکرا کر چہرہ موڑ گئی اور سامنے دیکھنے لگی۔

"لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم ڈراماز میں کام کرتیں ہیں اور ٹی-وی پر آتی ہیں تو ہمیں دین کا کچھ پتہ نہیں ہوتا۔ یا پھر دین ہمارے لیے اہمیت نہیں رکھتا۔ ایسا نہیں ہوتا، اجلان۔ لوگ بہت جلدی اور بہت غلط جج کر جاتے ہیں۔ دین ہر کسی کی زندگی کا ایک اہم حصہ ہوتا ہے۔ اپنے رب سے، اپنے اللہ سے تعلق مضبوط کرنے کی خواہش ہر ایک کے اندر ہوتی ہے۔ ہمارے اندر بھی ہوتی ہے۔ لیکن ہمارے دل مضبوط نہیں ہوتے۔ ہم اپنے گناہ تسلیم کرتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ اللہ سے تعلق مضبوط کرنے کیلیے اس کے سامنے اپنے گناہوں کو اون کرنا ہوتا ہے۔ انہیں عاجزی سے قبول کرنا ہوتا ہے۔ مگر ہم نہیں کر پاتے۔ یہ بہادر دل لوگ کرتے ہیں۔ ہم لوگ بزدل ہوتے ہیں۔ جانتے ہوتے ہیں کہ اگر یہ کیا تو پھر یہ شہرت، یہ پیسہ، یہ عزت جو کمائی ہے، اس سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ ہمارے لیے یہ چیزیں، اللہ کے احکام ماننے سے زیادہ ضروری ہوتی ہیں۔ لوگ، ان کی تعریف، ان کی ہماری طرف اٹھتی حسرت اور ستائش بھری نظریں ہمارے لیے زیادہ اہم ہوتی ہیں۔ کسی اور سے کیا شکوہ کرنا؟ خود ہمارے دلی سکون کی قیمت یہ چمکتی، دمکتی، بھڑکیلی زندگی ہوتی ہے۔ یہ ایک دلدل ہے، جس میں ہم قدم رکھتیں ہیں۔ جتنا اس سے

www.novelsclubb.com


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

باہر نکلنے کی کوشش کرتی ہیں، اتنی زنجیریں ہمیں اس دھنس دیتی ہیں اور اس میں قصور بھی ہمارا ہی ہوتا ہے۔" ماہبیر یہ کہہ کر خاموش ہو گئی اور سمندر کی گیلی ریت پاؤں تلے محسوس کرنے لگی۔ عجیب طمانیت کا احساس ہوتا تھا اس عمل سے۔

اجلان نے اس کے خاموش ہو جانے پر کچھ بولنا چاہا مگر لب ساتھ دینے سے قاصر تھے۔ اس نے بھی خاموشی ٹھان لی۔ پانچ سال۔ ہاں۔ پانچ سال بعد ماہبیر نے اپنے دل کی بات اس سے کہی تھی۔ پچھلے پانچ سالوں میں حال چال اور ادھر ادھر کی بات کرنے کے علاوہ کوئی اور چیز ان کی گفتگو کا حصہ نہ بنی تھی۔ آج اگر ماہبیر نے کوئی بات کی تو اس نے خاموشی سے سننا مناسب سمجھا۔ وہ جانتا تھا کہ اسے کسی قسم کی کاؤنسلنگ کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ اپنا اچھا، بُرا جانتی ہے۔ سب جانتے ہیں۔ وہ سوچ، سمجھ کر اپنے لیے راستوں کا انتخاب کرتے ہیں۔ پھر جو انسان نقصان کروانے پر بضد رہے، اُسے کون سمجھا سکتا ہے بھلا؟

"بہت سے لوگ اس دلدل میں سے نکلے بھی ہیں۔" اجلان نے محض اتنا کہا۔ دل کی خواہش بتا کر بھی نہ بتائی۔ سمندر کی لہروں میں ذرا سا شور برپا ہوا۔ یوں جیسے اس کی بات پر داد دی گئی ہو یا پھر اس موقع پر، یہ بات کرنے پر ڈانٹ پلائی گئی ہو۔ بتانا مشکل تھا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں، نکلے ہیں۔ کچھ نے کسی انسان کیلیے یہ سب چھوڑا تو کسی نے مجبور کیے جانے پر۔ بہت کم ہیں جنھوں نے اللہ کیلیے چھوڑا۔ مجھے دوسرے قسم کے لوگ پسند ہیں، اجلان اور میں ان میں سے ہونا چاہتی ہوں۔ میں نے کبھی یہ دنیا چھوڑی تو اسے اللہ کیلیے چھوڑوں گی۔ کسی انسان کیلیے نہیں۔ انسان، اس قابل نہیں ہوتے کہ ان کیلیے کوئی چیز چھوڑی جائے۔ وہ آپ کی قدر نہیں کرتے۔ آپ کو بے مول کر دیتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ میرا اللہ مجھے بے مول نہیں کرے گا۔ میری قربانی کی لاج رکھے گا۔ اس کی قدر کرے گا۔ میں کسی اور کیلیے کیوں چھوڑوں یہ دنیا ، اجلان ؟ میں اس کیلیے کیوں نہ چھوڑوں جس نے مجھے تخلیق کیا، میری نافرمانیوں اور سرکشی کے باوجود مجھے رزق دیا۔ میں اس کیلیے کیوں نہ چھوڑوں جس کیلیے یہ دنیا چھوڑے جانے کا حق ہے ؟ "ماہبیر نے کہا۔ اس نے کبھی کسی کے سامنے اپنا یہ روپ ظاہر نہیں ہونے دیا۔ مگر اجلان کسی نہیں تھا۔ وہ دل میں الگ مقام رکھتا تھا۔ وہ محبوب نہیں تھا مگر ایک اچھا دوست تھا۔ وہ سنتا تھا مگر جج نہیں کرتا تھا۔ وہ دوٹوک بات کرتا تھا مگر دل سے اس کی عزت کرتا تھا۔ اس کی موجودگی میں کبھی وہ غیر آرام دہ نہیں ہوئی۔ اس نے کبھی اس سے نامناسب بات نہیں کی۔ کبھی اسے ہاتھ نہیں لگایا۔ ہمیشہ ایک فاصلہ رہا ہے ان کے درمیان اور دونوں نے اس فاصلے کا احترام کیا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دونوں میں ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔اب کے نہ اجلان نے کوئی سوال کیا اور نہ ماہبیر نے کوئی بات کی۔دونوں اپنی اپنی سوچوں میں غلطاں،ارد گرد کے شور سے بے نیاز، گیلی ریت پر ننگے پاؤں چل رہے تھے۔اچانک اجلان کا فون بجا۔اس نے جیب سے نکال کر دیکھا تو امی کالنگ لکھا دکھائی دیا۔

"جی،امی۔"اس نے فون کان سے لگایا۔ماہبیر نے بھی اس کی جانب دیکھا۔

"بیٹا جی، گھر آنے کا ارادہ ہے کہ نہیں تم دونوں کا؟ کہاں چار، پانچ بجے کے نکلے ہوئے ہو۔"سمینہ خالہ کی بات سن کر ماہبیر نے زبان دانتوں تلے دبائی۔اماں کی ڈانٹ آج پکی تھی۔

"جی،اماں۔بس آرہے ہیں گھر۔"اجلان نے مسکراتی نظروں سے ماہبیر کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔نہ جانے کیوں وہ اس پل اتنی حسین لگی؟ مگر خیر۔کب نہیں لگتی تھی؟

"آتے ہوئے کشف کیلیے کچھ کھانے کو لے آنا۔"

"جی ٹھیک ہے۔اللہ حافظ۔"اجلان نے کہا اور فون رکھ دیا۔

"چلیں محترمہ۔گھر یاد کیا جارہا ہے آپ کو۔"اجلان نے مصنوعی رعب کے ساتھ کہا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چلو پھر۔میں بھی تھک گئی ہوں۔اب بس گھر جا کر سونا ہے۔میری جوتیاں کہاں ہے مجھے یہ نہیں پتا۔" ماہبیر نے آس پاس دیکھتے ہوئے کہا جیسے ابھی جوتیاں اتاری ہوں۔

"گاڑی میں اتاری تھیں تم نے۔ کتنی بھلکڑ ہو گئی ہو۔" اجلان نے اس پر چوٹ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہاں، یاد آ گیا۔اور میں بھلکڑ نہیں ہوئی بس ذہن سے پھسل گیا تھا۔" ماہبیر نے خفگی سے کہا۔

"کوئی معجزہ ہی ہو گا جب تم اپنی غلطی مانو گی۔" اجلان نے گہری سانس بھرتے ہوئے ماہبیر کے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔

آگے سے ماہبیر نے بولنے کیلیے لب کھولے مگر دور جاتے اس ٹولے کی باتیں، چاند سننے سے قاصر رہا سو اس نے محض مسکرانے پر اکتفا کیا اور بادلوں کی اوٹ میں روپوش ہو گیا۔

---☆---☆---☆---

صبح صادق کا وقت تھا مگر اس کی خوشگواریت کہیں کھو سی گئی تھی۔ موسم باقی دنوں کی نسبت کچھ گرم تھا اور باہر نکلنے کو جی نہ چاہتا تھا۔ مگر پیٹ کا خالی رہنا وہ مسئلہ ہے جو ہر ایک کو



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بُرے سے بُرے موسم میں بھی باہر نکلنے پر مجبور کر دیتا ہے۔خالد ولا کے مکین،اس وقت ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے،ناشتہ کرنے میں مصروف تھے۔معمول سے ہٹ کر آج،خالد صاحب بھی سربراہی کرسی پر براجمان،اپنا پرہیزی کھانا بے دلی سے کھا رہے تھے۔ان کے دائیں طرف احتشام،ہمیشہ کی طرح نک سک سا تیار بیٹھا،کافی پی رہا تھا۔اس کے ساتھ رف حلیے میں بیٹھا حیدر پورے انہماک سے ناشتہ کر رہا تھا۔سبز رنگ کی ٹی شرٹ اور سیاہ رنگ کا ٹراؤزر پہنے،وہ ارد گرد سے بے نیاز سا نظر آتا تھا۔امل سیاہ رنگ کے لباس میں ملبوس،خالد صاحب کے بائیں جانب بیٹھی کھانے کے ساتھ محض کھیل رہی تھی۔ایک مثالی خاندان کی تصویر لگ رہی تھی۔مگر یہ تصویر میں موجود لوگ ہی جانتے تھے کہ وہ جتنا قریب ہیں،دل اتنے ہی دور ہیں۔یکایک چمچوں کی پلیٹ کے ساتھ ٹکرانے کے علاوہ ایک اور آواز ٹیبل کر سنائی دی۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا واپسی کا کیا ارادہ ہے،حیدر؟"

امل نے آواز پر سر اٹھایا تو احتشام کو گردن موڑے،حیدر سے مسکرا کر سوال کرتے دیکھا۔امل نے بھی جواب طلب نظروں سے حیدر کو دیکھا،جو احتشام کے سوال پر چونک سا گیا تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ایک ہفتہ ادھر ہوں۔ پھر واپس جانا ہے۔اس سے زیادہ چھٹیاں نہیں کر سکتا۔" حیدر نے احتشام کو دیکھتے جواب دیا اور پھر اپنے کپ میں چائے میں ڈالنے لگا۔ جواب پر امل کا دل خراب ہوا۔اس نے سر جھٹکا اور پلیٹ پر نظریں جھکا لیں۔ حیدر نے خاموش نظروں سے اسے دیکھا اور چائے پینے لگا۔

"اور تمہارے ٹرانسفر کا کیا سین ہے؟" احتشام نے پوچھا۔

"فلحال کچھ کنفرم نہیں ہے، احتشام۔ ہو سکتا ہے کہ چھ مہینوں میں ہو جائے، ہو سکتا ہے کہ اگلے سال ہو جائے۔" حیدر نے کندھے اچکا کر کہا۔

"ہمم۔اور رُخصتی کا کیا ارادہ ہے؟ کیوں کہ ہم تو امل کو اگلے سال کے آخر میں رُخصت کرنے کا سوچ رہے ہیں۔ کیوں بابا؟ میں نے ٹھیک کہا نہ؟" احتشام نے ہنوز مسکرا کر کہا اور خالد صاحب کی طرف دیکھ کر بات مکمل کی جو اس بات پر نہایت دقت سے اپنی حیرت چھپائے اور غصہ پیے بیٹھے تھے۔ حیدر کے انداز میں اس دفع واضح حیرت تھی جسے اس نے چھپانے کی کوشش بھی نہ کی۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اچھا؟ مجھے تو چچا نے چھ مہینے بعد کا کہا تھا۔" حیدر نے جواب دیا۔ البتہ، امل کو محسوس ہوا جیسے وہ اس بات سے محظوظ ہوا ہو۔ اس نے حیدر کی جانب دیکھا جس نے ایک پل کو امل کو دیکھا اور پھر خالد صاحب کی طرف اپنی نظریں پھیر لیں۔

"نہیں بیٹا۔ ہم نے سوچا ہے کہ اگلے سال ہی رخصت کریں گیں امل کو۔ تمہیں کوئی اعتراض ہے تو بتادو۔" خالد صاحب نے نہایت سنجیدہ لہجے میں کہا۔ البتہ، غصہ چہرے سے واضع نظر آرہا تھا۔

"نہیں، چچا۔ آپ کی خواہش، سر آنکھوں پر۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ بابا ہوتے تو وہ بھی آپ ہی کی خواہش کو مقدم رکھتے۔" حیدر نے مسکرا کر سادہ سے لہجے میں کہا اور اپنا کپ لبوں سے لگالیا۔ سادہ سے لہجے میں کہی گئی یہ بات، ٹیبل پر بیٹھے دو نفوس کیلیے ہرگز سادہ نہ تھی۔

"بابا، کل ماہبیر کو میں نے کھانے پر مدعو کیا ہے۔ دوپہر میں آپ کی موجودگی لازم چاہیے۔ وہ خاص آپ سے ملنے آرہی ہے۔" احتشام، اپنا کافی کا کپ ٹیبل کر رکھتے ہوئے سنجیدہ اور رعب دار لہجے میں بولا۔ سربراہی کرسی پر بیٹھا بوڑھا وجود اس کے لہجے پر تپ اٹھا۔ اسے اپنا آپ کسی کٹھ پتلی سے زیادہ نہ لگا جسے اس کا بیٹا جب چاہے اور جیسے چاہے نچا رہا تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھ سے پوچھے بنا اس دعوت کی وجہ جان سکتا ہوں؟" خالد صاحب نے ہاتھ کھانے سے پیچھے کھینچتے ہوئے پوچھا۔ بظاہر یہ عام سی بات تھی اور انہیں کوئی اعتراض نہ ہوتا مگر یہ ارمغان کی بیٹی ماہبیر تھی جس کے مہمان ہونے پر انہیں اعتراض تھا۔ وہ اپنے اس دوست کی بیٹی سے ہرگز نہیں ملنا چاہتے تھے جس نے اپنے آخری وقت میں ان کے اعتبار کا خون کیا تھا اور دوستی کو قتل کیا تھا۔ امل اپنے بابا کے ردِ عمل پر کچھ حیران اور کچھ خفا ہوئی۔ اسے سمجھ نہ آئی کہ بابا کو اس کی دوست کے گھر آنے سے کیا مسئلہ ہو سکتا ہے۔

"پرسوں ہم اسلام آباد جا رہے ہیں شوٹ کیلیے۔ وہ کل فری تھیں تو میں نے دعوت دے دی۔" احتشام نے عام سے لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اپنے کوٹ کے بٹن بند کیے، ٹیبل سے اپنا موبائل فون اٹھایا اور جانے سے پہلے بولا۔

www.novelsclubb.com

"امل بیٹا، دعوت کے انتظامات دیکھ لینا۔ کسی قسم کی کمی نہیں رہنی چاہیے۔ آپ کی دوست خالد صاحب کے گھر آرہی ہے نہ۔" مسکرا کر بات ختم کی اور گردن میں سر یہ ڈالے، وہ مڑ گیا۔ امل نے ایک نظر اپنے بھائی کو دیکھا اور پھر اپنے باپ کو، جو کھانا ادھورا چھوڑے جا چکا تھا۔ اس کے تاثرات ناقابلِ فہم تھے۔ جیسے اسے سمجھ ہی نہ آیا کہ وہ کیا تاثر دے۔ وہ بے بسی سے


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مسکرادی اور سر جھکا کر ناشتہ کرنے لگی، اس بات سے باخبر کے حیدر اپنی نظریں اسی پر جمائے ہوئے تھا۔اب کے امل اور حیدر ٹیبل کر اکیلے رہ گئے۔

"تم مجھے بھی کہہ سکتی تھی رُخصتی لیٹ کرانے کیلیے۔یقین مانو، میں بلکل غصہ نہ کرتا۔" حیدر نے امل سے کہا۔

امل نے جھٹکے سے سر اٹھا کر حیدر کو دیکھا جس کے چہرے پر محض مسکراہٹ تھی۔

"تمہیں کیسے پتہ؟" امل حیرانگی سے محض یہی پوچھ سکی۔پھر اپنے اس سوال پر نہایت غصہ آیا۔اسے یہ سوال نہیں پوچھنا چاہیے تھا۔اسے افسوس ہوا۔حیدر اس کی بات پر ہنس دیا۔

"تمہیں مجھ سے بہتر کوئی نہیں جان سکتا، امل۔" حیدر نے مسکرا کر کہا۔

"پھر بھی تم نے ہمارے درمیان اتنے فاصلے پیدا کر دیے ہیں، حیدر۔تم اگر مجھے جانتے ہو تو یہ بھی معلوم ہوگا کہ میں نے کیوں وقت مانگا ہے۔سب جانتے ہوئے بھی تم نے ان فاصلوں کو کم کرنے کی کوشش نہ کی۔پھر میں کیا سمجھوں؟یہی؟ کہ تم فاصلے کم کرنا ہی نہیں چاہتے۔" امل نے تلخی سے کہا۔اس کی آنکھوں میں دُکھ تھا۔حیدر ایک پل کو خاموش ہوا۔پھر اگلے ہی پل اس کے لب ہلے۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا تم نے کبھی مجھ سے بات کرنے کی کوشش کی، امل؟ تمہیں مجھ سے بات کرنی چاہیے۔ فاصلے میں نے پیدا نہیں کیے۔ فاصلے تمہاری خاموشی اور تمہارے خدشے پیدا کر رہے ہیں۔" حیدر نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے، نہایت آرام سے کہا۔

"اور میں کیسے بات کرتی؟ ہاں؟" امل کے تو مانو سر پر لگی، تلووں پر بجھی۔ مطلب اس سب کا الزام بھی یہ آدمی اسے دے گا؟ "کیا تم نے اپنا رویہ نہیں دیکھا؟ ایک ہفتے میں دس منٹ سے زیادہ تم سے بات نہیں ہوتی تھی۔ اس میں بھی لہجہ نہایت روکھا۔ جانے سے پہلے تم خود مجھ سے لڑ کر گئے تھے۔ میری کیا غلطی تھی؟ بتاؤ گے مجھے؟ تمہارا دل کرتا ہے تم مسکرا اٹھتے ہو۔ تمہارا دل کرتا ہے تم بات تک نہیں کرتے۔ اب اگر سالوں بعد واپس آئے ہو تو میرے لیے نہیں آئے۔ مجھے تو یہ بھی نہیں پتہ کہ تم کس لیے واپس آئے ہو؟ ہر وقت مجھے خدشہ رہتا ہے کہ کہیں کچھ غلط نہ کر بیٹھو تم۔ میں کیسے اس شخص کے سامنے اپنا آپ کھولوں جو اپنے عمل سے مجھے یہ احساس ہی نہیں دلا سکتا کہ میں اہم ہوں یا میرے اس کے حوالے سے خدشے اس کیلیے اہمیت رکھتے ہیں؟ میری بھی کوئی عزت نفس ہے۔" امل نے دھیمے مگر تیز لہجے میں کہا۔ اس کی آخری بات پر حیدر نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا جس کی آنکھوں میں آنسو کسی موتی کی

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

طرح چمک رہے تھے۔اس کا دل بے چین ہو گیا۔وہ اتنی تکلیف تو نہ دینا چاہتا تھا اسے۔مگر نہ چاہتے ہوئے بھی دے دیتا تھا۔آہ! یہ کس دوراہے پر لا کھڑا کیا تھا قسمت نے انہیں۔

"تم کیا چاہتی ہو،امل؟"حیدر نے اپنی غلطی تسلیم کرتے ہوئے،شکست خوردہ لہجے میں اس سے پوچھا۔وہ یہی کر سکتا تھا۔

امل کے چہرے کے تاثرات بدلے۔اس نے ہونٹوں کو آپس میں زور سے بھینچ لیا اور آنکھوں میں شدید غصہ لیے اسے دیکھے گئی۔ماتھے پر پھیلا بلوں کا جال گہرا ہوا اور چہرہ غصے سے لال ہوا۔"بیوقوف،بدتمیز انسان کو ابھی بھی سمجھ نہ آیا کہ میں کیا چاہتی ہوں۔ڈفر کہیں کا۔" اس نے من ہی من میں اسے سوصلواتیں سنا ڈالیں۔

"جو دل میں آئے کرو،میری بلا سے۔"غصے سے اتنا کہا اور ہاتھ میں تھامے چمچ اور کانٹے ٹیبل پر آواز کے ساتھ پٹخ کر چل دی۔

حیدر اس کے اس انداز پر بھونچکا گیا۔کچھ پل بے یقینی سے اس جگہ کو تکتا رہا جہاں امل بیٹھی ہوئی تھی۔پھر سر ہاتھوں میں گرا دیا۔"تم عورتوں کو خوش کرنا کیوں اتنا مشکل ہوتا ہے ،یار؟"وہ بے بسی سے زیر لب کراہا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ناشتے کی ٹیبل لوازمات سے بھری اور نفوس سے خالی رہ گئی۔

---☆---☆---☆---

دوپہر کا وقت تھا اور گرمی اپنے عروج پر تھی۔اجلان سکندر، سیاہ شرٹ اور بھوری پینٹ میں ملبوس، تھانے میں بیٹھا، فائلز کی ورق گردانی میں مصروف تھا۔چہرے کے تاثرات نہایت سنجیدہ تھے اور کمرے میں محض صفحے کے پلٹنے کی آواز تھی۔یکایک، اس نے فائل بند کرکے سامنے پھینکی اور پھر ٹیبل کے ایک طرف، ترتیب سے رکھی گئی فائلز کو دیکھ کر ایک تھکی سانس خارج کی۔

"جاوید!" اجلان نے ایک افسر کو آواز دی اور ایک بار پھر، پھینکی گئی فائل کھول کر پڑھنے لگا۔

"جی، سر۔" دروازے میں ایستادہ، ایک پولیس اہلکار نے جواب دیا۔وہ کسی بوتل کے جن کی طرح حاضر ہوا تھا۔گھنی مونچھیں جنہیں بڑے اہتمام سے سیٹ کیا گیا تھا اور چہرے کے کرخت تاثرات لیے، وہ واقعی کسی ڈراؤنے جن سے کم نا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ایک کڑک چائے بھجواؤ۔" سر فائل پر جھکائے اجلان نے کہا۔ جاوید نے اثبات میں سر ہلایا اور بنا کچھ کہے چل دیا۔

کچھ دیر بعد ٹیبل پر کڑک چائے کا ایک کپ لا کر رکھا گیا۔ اجلان نے فائل بند کر کے ایک طرف رکھی اور چائے کا کپ اپنے سامنے کیا۔ کام اور چائے، وہ واحد چیز تھی جس کے دوران، وہ کسی کی دخل اندازی برداشت نہیں کرتا تھا، سوائے دو لوگوں کی۔ ایک اس کی امی تھیں اور دوسری اس کی امی کی بڑی بھانجی، جو اس وقت اسے یاد آ رہی تھی۔

چائے کا کپ ہمیشہ اسے ماہبیر کی یاد دلاتا تھا۔ ان کی پہلی لڑائی چائے پر ہی ہوئی تھی۔ جب وہ آخری دفعہ ایک دوسرے کے روبرو بیٹھے، تو تازہ چائے کی مہک تب بھی ان کے درمیان تھی۔ ماہبیر کو چائے بہت پسند تھی اور اس کی پسند کا ہمیشہ اجلان نے احترام کیا تھا۔ وہ پہلے چائے نہیں پیتا تھا۔ پھر اس کی زندگی میں تین ماہ آئے جنھوں نے اس کو بدل دیا۔ اتنا بدل دیا کہ کب اس کی ناپسند دیدگی، پسند بن گئی، اسے پتہ ہی نہ چلا۔ اس کو چائے اچھی لگنے لگی اور پھر، وہ ہر شام چائے پینے لگا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گرما گرم چائے کے کپ سے اٹھتی بھاپ پر نظریں ٹکائے، وہ اپنی زندگی کے ان تین مہینوں کو یاد کرنے لگا۔اٹھتی ہوئی بھاپ نے فضا میں تحلیل ہونے سے قبل ایک منظر کو جنم دیا۔

گرمیوں کی چھٹیاں تھیں اور امی نے خالہ اسماء کو یہ چھٹیاں اکھٹے گزارنے کو کہا تھا۔خالہ تو خالو ارمغان کو تین ماہ اکیلے چھوڑنے پر راضی نہ تھیں مگر انہوں نے اپنی بیٹیوں کو رہنے کیلیے بھیج دیا تھا۔ گرمی کی چھٹیوں کا صحیح مزہ نانا ابو اور نانی امی کے گھر ہی آتا ہے۔چاہے آپ کتنے ہی بڑے کیوں نہ ہو جائیں، وہ گھر ہمیشہ دل میں رہتا ہے۔شام کا وقت تھا جب وہ پہنچیں تھیں۔دُرِ کشف تب پندرہ سال کی تھی۔سفر سے تھکی ہاری، وہ آتے ساتھ سو گئی۔ماہیر اور سمینہ خالہ کی، آج کی طرح، تب بھی بڑی دوستی تھی، سو وہ دونوں نانی سے ملنے کے بعد، چائے کے بڑے بڑے مگ لے کر صحن میں بیٹھ گئیں تھیں۔ان کے اتنے بڑے مگ دیکھ کر تو اجلان کی آنکھیں باہر کو آگئیں۔

"یہ اتنی ساری چائے آپ اکیلے پیئیں گیں؟" اس نے حد درجہ حیرانی سے پوچھا۔ٹھیک ہے، چائے اچھی لگتی ہے مگر اتنی بھی کیا اچھی لگتی ہے؟


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہیں یہاں پر کوئی اور نظر آرہا ہے؟" امی نے منھ بنا کر پوچھا۔ جب ان کی بھانجی ساتھ ہوتی تھی تو ان کا بیٹا بھی بیٹا نہ رہتا تھا۔

"امی، آپ کو پتہ ہے کہ اس کے اندر کتنی کیفین ہوتی ہے؟ بلڈ پریشر کیلیے یہ اچھی نہیں ہوتی اور اوپر سے آپ نے اسے کالا کر رکھا ہے۔" اجلان نے ان کی چائے کے رنگ پر چوٹ کرتے ہوئے کہا جو گہرے بھورے رنگ کی تھی۔

"کبھی چائے پی ہے، اجلان سکندر؟" ماہبیر نے چائے کا گھونٹ بھرا اور مگ نیچے کرتے ہوئے پوچھا۔ انداز میں طنز سا تھا۔ چائے کی توہین، اس کی برداشت سے باہر تھی۔ اس کے نزدیک جس نے چائے نہیں پی، اس نے زندگی میں کیا کیا؟

"میں ایسے فضول شوق نہیں پالتا، ماہبیر ارمغان۔" اجلان نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔

"دیکھو، سکندرِ اعظم! اپنے مشورے اور اپنی حکیمی، اپنے تک ہی محدود رکھو۔ میری چائے کو کچھ بھی نہیں کہنا تم نے۔" ماہبیر کرسی پر ذرا آگے ہو کر بیٹھی اور انگلی اٹھا کر، تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہیں تو میں نے کچھ کہا ہی نہیں۔ خوامخواہ ڈرامہ کیوں کر رہی ہو۔" اجلان نے ماتھے پر بل لاتے ہوئے کہا۔ وہ اس نئے لقب پر چڑا تھا اور اسے ماہبیر کا اس انداز میں بات کرنا بھی پسند نہ آیا۔ چھوٹی جو تھی اس سے۔

"خالہ، اپنے بیٹے کو کہیں کہ میری محبت کو کچھ نہ بولے ورنہ میں نے اس کا حشر بُرا کر دینا ہے۔" ماہبیر نے سمینہ خالہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، جو ان کی نوک جھونک سے محظوظ ہوتے ہوئے اپنی چائے پی رہیں تھیں۔

"امی، اپنی بھانجی کو بولیں کہ زیادہ ڈرامے نہ کرے۔" اجلان نے بھی لہجے میں خفگی لیے کہا۔

"اچھا بس کرو۔ کیا تم لوگ بچوں کی طرح لڑنے لگ گئے ہو۔" سمینہ خالہ نے اپنی مسکراہٹ دباتے، مصنوعی غصے سے کہا۔

"میں نہیں لڑ رہا ہوں۔ یہ آپ کی ڈرامہ کوئین لڑ رہی ہے۔" اجلان نے خفا ہوتے ہوئے کہا۔ امی کو اپنی بھانجی کے آگے اپنا بیٹا نظر ہی نہیں آتا۔ سمینہ خالہ کچھ حیرت سے اسے دیکھنے لگیں۔ اس وقت وہ کہیں سے بائیس سال کا ایک یونیورسٹی جانے والا لڑکا نہیں لگ رہا تھا اور وہ جو

www.novelsclubb.com


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اپنی عمر کے لڑکوں سے زیادہ میچور تھا۔اس وقت وہ ایک پندرہ سالہ بچے کی طرح بول رہا تھا جو اپنے حصے کی توجہ کسی اور کو ملنے پر خفا تھا۔

"اب اگر میں نے تمہیں چائے پر نہ لگایا، تو میرا نام بھی ماہبیر ارمغان نہیں، سکندرِ اعظم!" ماہبیر نے چائے کا مگ ٹیبل سے اٹھایا اور ٹانگیں اوپر کر کے، کرسی کے ساتھ ٹیک لگاتے ہوئے چیلنج کیا۔یہ اس کا انداز تھا۔

"میں نے تمہارا نام بدل بھی دیا ہے۔" اجلان نے ناک چڑھاتے ہوئے کہا۔ماہبیر نے بھی اُسے چڑایا اور چائے کا مگ لبوں کے ساتھ لگایا۔

حال کے اجلان کی لبوں پر مسکراہٹ کھل رہی تھی۔یہ لڑائی اس کی اور ماہبیر کی پہلی لڑائی تھی۔اس سے پہلے ان کی بات چیت تھی مگر لڑائی نہ ہوتی تھی۔ہاں، یہ ان کی آخری لڑائی نہیں تھی۔اس لڑائی کے بعد ماہبیر نے سب کے سامنے اسے چائے دی تھی۔وہ ٹھہری نانا ابو اور نانی امی کی فیورٹ۔ان کے سامنے اسے منع بھی نہیں کر سکتا تھا اور لڑ بھی نہیں سکتا تھا۔سو، چپ چاپ، کپ پکڑا، چائے کا رنگ دیکھ کر منھ کے زاویے بگڑے مگر پھر اس نے کپ لبوں سے لگا لیا۔الائچی اور دار چینی کا ملا جلا ذائقہ، طبیعت پر گراں گزرا مگر زبردستی مسکرا کر پیتا رہا اور پھر اس کے بعد ماہبیر باقاعدگی سے چائے بناتی اور سب کے ساتھ زبردستی اسے بھی پلاتی۔تین ماہ


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گزر گئے اور بچے اپنے اپنے گھروں کو چل دیے۔ کسی اور کا تو پتہ نہیں لیکن اجلان بدل گیا تھا۔ جہاں مختلف سوچیں اور پولیس میں جانے کا جنون اس پر سوار تھا، وہی اب ماہبیر کا خیال بھی اس کے دل میں گھر کر گیا۔ کسی کو یاد نہ کرنے والا اجلان سکندر اب ماہبیر ارمغان کو یاد کرنے لگا۔ چائے کو ناپسند کرنے والا اجلان سکندر اب شوق سے ہر سہ پہر چائے پینے لگا۔

اسے ماہبیر پسند تھی اور اس پسندیدگی کو آٹھ سال ہو گئے تھے۔ اس نے اس کا اعتراف بھی کیا ماہبیر کے سامنے۔ الگ بات ہے کہ ماہبیر اس بات کو سمجھ نہ سکی۔ اجلان کا ارادہ تھا کہ ایک دفعہ وہ سیٹل ہو جائے، پھر امی کے ہاتھ رشتہ بھجوائے گا۔ اس سے پہلے کہ وہ رشتے کی بات کر پاتا، ایک دن آیا اور پھر اس کا فیصلہ لمحوں میں بدل گیا۔ فیصلہ دل پر بہت گراں گزرا تھا۔ مگر حقیقت پسندی سے دیکھا جائے تو یہی بہتر تھا۔ محبوب کے نرم گرم خیالوں میں گھرے محب کو جب حقیقت کے سرد اور جما دینے والے تھپیڑے پڑتے ہیں تو دل تکلیف سے بلبلا اٹھتا ہے۔ بھلا بہار کی روشن صبح کے عادی لوگوں کو خزاں کی یخ بستہ شامیں کہاں اچھی لگتی ہیں؟ اجلان کیلیے بھی وہ دن، وہ لمحہ ایسا ہی تھا۔

ان دنوں اس کی پولیس میں نئی نئی بھرتی ہوئی تھی۔ ارمغان صاحب کی موت کو ایک مہینے سے زیادہ ہونے کو آ گیا تھا۔ میرپور میں بڑھتے ہوئے جرائم کا سدِباب کرتے ہوئے بھی، وہ

اسماء بیگم اور ماہبیر کی فکر اور ار مغان صاحب کی رپورٹ میں آئے جھول کو اپنے ذہن سے نہ نکال سکا۔ایک دن،اپنے آفس کی کرسی پر بیٹھے، سر پیچھے کو ٹکائے، وہ انہی چیزوں کے بارے میں سوچ رہا تھا۔آنکھوں کے سامنے ماہبیر کی سیاہ، بھیگی آنکھوں کا منظر چھایا تو دل گھبرا اٹھا۔اس کے دل میں ماہبیر سے بات کرنے کی خواہش جاگی۔ہفتہ بھر ہو گیا اور وہ بات نہ کر سکا تھا۔اس نے ابھی فون کی طرف ہاتھ بڑھانے کا سوچا ہی تھا کہ ماہبیر کی ہنستی مسکراتی آواز کمرے میں گونج اٹھی۔حیرت کی زیادتی سے اجلان کے بڑھتے ہاتھ ادھر ہی رک گئے۔کسی خیال کے تحت کمرے میں نظریں دوڑائیں تو اپنے سوا کسی اور وجود کو نہ پایا۔اپنا وہم سمجھ کر اس نے مسکرا کر سر جھٹکنا چاہا مگر ایسا کرنے سے پہلے ہی اس کی نظر سامنے کے منظر پر جا ٹکیں۔یکبارگی، چہرہ سپاٹ ہو گیا اور آنکھوں میں شاک و حیرت کا ایک جہاں آباد ہوا۔

www.novelsclubb.com

سامنے ماہبیر ہی تھی۔فقط،وہ ماہبیر ہو کر بھی اس جیسی نہ لگتی تھی۔اس کی ماہبیر تو ہمیشہ سر پر دوپٹہ لیے رکھتی تھی۔سامنے ٹی-وی پر آتی، بنا دوپٹے کے اور سیاہ رنگ کا سلیولیس فراک پہنے، ٹوتھ پیسٹ کی خصوصیات بتاتی، وہ کوئی بھی ہو سکتی تھی مگر اس کی ماہبیر نہیں ہو سکتی تھی۔اس نے تو ماہبیر کو کبھی کھلے سر نہیں دیکھا تھا، پھر اب کیسے دیکھ سکتا تھا؟بے یقینی کی کیفیت سے نکلتے ہی اس نے سرعت سے نظریں جھکائیں اور ریموٹ پکڑ کر ٹی-وی بند کر دیا۔ہاتھ مٹھیوں

کی صورت بندھ گئے اور تنفس تیز ہو گیا۔ جو اس نے کچھ پل پہلے دیکھا تھا، کیا وہ سب سچ تھا؟ بے یقینی کی سی کیفیت تھی۔ آہستہ آہستہ یقین کی منزل تک پہنچا تو اسے غصہ اور تکلیف محسوس ہوئی۔ اس نے نظریں اٹھا کر ٹی۔وی کی جانب کیں تو ان میں سرخ ڈوریاں تھیں۔ ان بھیگی ہوئی سیاہ آنکھوں کی تکلیف اگر کوئی اس وقت دیکھ لیتا تو ہاتھ دل پر رکھ لیتا۔

اجلان کو تکلیف ہوئی۔ حد درجہ تکلیف۔ وہ عورت جسے وہ کسی ملکہ کی صورت اپنے ساتھ رکھنا چاہتا تھا، وہ کیسے خود کو بے مول کر سکتی تھی؟ کیسے؟ کیا اسے معلوم نہیں کہ وہ کتنی قیمتی ہے ؟ کیا وہ نہیں جانتی کہ اس کے چہرے کی چمک ہیروں کو مات دے دیتی ہے۔ اُسے کیوں اپنے انمول ہونے کی خبر نہیں تھی؟ وہ کیوں اسے تکلیف دے رہی تھی؟ اس کا دل کیا کہ وہ ابھی اس کے سامنے ہوتی اور وہ چیخ کر اس سے پوچھتا۔

www.novelsclubb.com

اُس نے غصے اور تکلیف کے زیرِ اثر اپنا فون اٹھایا اور ماہبیر کو کال ملائی۔ بیل جاتی رہی اور اجلان بے صبری سے اپنی ٹانگ ہلاتا، انتظار کرتا رہا۔ ماتھے کے بل گہرے ہوتے رہے اور آنکھیں غصے اور تکلیف کی زیادتی سے سُرخ ہوئیں۔ ان میں موجود آنسو، اس کی بے چینی کا منھ بولتا ثبوت تھے۔

"السلام و علیکم، اجلان۔ کیسے ہو؟" آگے سے ماہبیر کی مسکراتی آواز سنائی دی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ٹھیک ہوں۔ تم کہاں ہو؟" اجلان نے سیدھا سوال داغا۔ میلوں دور بیٹھی ماہبیر کو معلوم ہوا کہ اجلان اس کے بارے میں جان چکا ہے۔ محض چند لمحوں کی نامحسوس خاموشی کے بعد وہ بولی۔

"سیٹ پر ہوں۔ شوٹ شروع ہونے والا ہے۔ تمہیں کوئی کام تھا؟" ماہبیر نے بھی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔ اور اس پل، اس سے میلوں دور، اپنے آفس میں بیٹھا اجلان سکندر بھی جان گیا تھا کہ ماہبیر اس کی نہیں سنے گی۔ جو بغیر کسی خوف اور ہچکچاہٹ کے، اعتراف کر رہی تھی، وہ کس لیے اس کی سنے گی؟ وہ اس کیلیے ابھی اتنا اہم تو نہیں تھا۔ تکلیف کی ایک اور لہر دل میں اٹھتی محسوس ہوئی۔ محب اگر محبوب کیلیے اہم نہ ہو تو تکلیف تو ہوتی ہی ہے۔ یہ تکلیف بہت تکلیف دہ ہوتی ہے۔

www.novelsclubb.com

"نہیں، کام تو کوئی نہیں ہے۔ بس پوچھنا چاہ رہا تھا کہ تم کیسی ہو؟ کافی دن ہو گئے، بات نہیں ہوئی۔" اجلان نے ایک بے بسی بھری سانس خارج کی اور بمشکل اپنے لہجے کو عام رکھتے ہوئے پوچھا۔ لمحوں میں اپنے لہجے کو اس نے کیسے قابو کیا تھا یہ وہ بھی نہیں جانتا تھا۔

"ٹھیک ہوں۔ تم کیسے ہو؟" ماہبیر نے ہنوز سنجیدگی قائم رکھتے ہوئے پوچھا۔

"کیسا ہو سکتا ہوں؟" جتاتے ہوئے لہجے میں پوچھا گیا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا مطلب؟"

"خالو کی یاد آرہی تھی بس۔" اجلان نے ٹی-وی کی سیاہ سکرین کو تکتے ہوئے کہا۔ لہجہ عجیب سا ہو گیا تھا۔ اُسے واقعی میں اس وقت خالو یاد آئے تھے۔ وہ دوست تھے اس کے۔ ماہبیر کو کچھ سمجھ نہ آئی، سو خاموش رہی۔ اس بات پر وہ کہہ بھی کیا سکتی تھی، بھلا؟ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد بولی۔

"میں ابھی مصروف ہوں، اجلان۔ بعد میں بات کرتے ہیں۔" ماہبیر نے عجلت میں کہا اور فون رکھ دیا۔ ہنوز، ٹی-وی کی سیاہ سکرین پر ابھرتے اپنے عکس پر نظریں ٹکائے، اس نے فون آہستگی سے نیچے رکھا تھا۔ اب اس کا وہاں بیٹھنا محال ہو گیا تھا۔ ایک اُبال سا تھا جو اُسے اپنے اندر محسوس ہوا تھا۔ بے چینی اور تکلیف حد سے سوا ہوئی تو اس نے اپنا فون اور والٹ اٹھایا اور باہر نکل گیا۔ باہر نکلتے ساتھ، جو منظر نظروں نے دیکھا تھا، اُسے یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے بھرے بازار میں اُسے منہ پر جوتا دے مارا ہو۔

باہر دو کانسٹبلز بیٹھے چائے پیتے ہوئے، سامنے ٹی-وی پر چلتے منظر کو آنکھیں پھاڑ کر دیکھ رہے تھے۔ فیس واش کی خصوصیات بتاتی ماہبیر، فیروزی رنگ کا نہایت خوبصورت لباس پہنے،

www.novelsclubb.com


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

منظر پر چھائی ہوئی تھی۔ سفید سراپا بہت چمک دمک لیے ہوئے تھا۔ نظریں ہٹانا واقعی مشکل تھا۔

"دانیال! برہان!" اجلان ان پر دھاڑا تھا اور پورا تھانہ لرز اٹھا۔ لیڈی کانسٹیبلز سمیت سب کے سب چوکنا ہو گئے۔ انھوں نے تو اسے کبھی غصے میں نہ دیکھا تھا کجا یہ کہ اس کی ڈانٹ سننا۔ وہ اپنی بات حد درجہ سنجیدگی سے کہنے کا عادی تھا۔ وہ دونوں، اس کی دھاڑ پر ہڑبڑا کر اٹھے۔

"تم لوگ تنخواہ فارغ بیٹھ کر، گپے ہانکنے کی لیتے ہو؟" اجلان غضبناک لہجے میں بولا۔
دانیال اور برہان، دونوں ہی خاموش رہے، جیسے انہیں ابھی بھی یقین نہ آرہا ہو کہ اجلان اس لہجے میں بات کر رہا تھا۔

"میں نے پوچھا ہے کچھ تم دونوں سے! زبان کو تالے لگ گئے ہیں یا کاٹ کر پھینک آئے ہو؟!"

"نہ نہیں سر۔" دانیال نے سر جھکائے، ہکلا کر جواب دیا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آئندہ اگر کوئی مجھے تھانے میں ٹی-وی دیکھتا نظر آیا، تو پھر اس کی ماں اس کو روئے گی!"

اجلان نے تیش میں آتے ہوئے اتنا کہا اور ٹیبل پر رکھے ٹی-وی کو زور سے ٹھوکر مار کر چلا گیا۔ وہ سیاہ ڈبہ ٹھوکر کھا کر نیچے گرا اور ٹوٹ گیا۔ اس میں سے دھواں اٹھنے لگا اور پلاسٹک کے پگھلنے کی مدھم سی مہک ہر سُو پھیلنے لگی۔ ٹی-وی سے اٹھتا دھواں ہوا میں تحلیل ہوتے ہوتے حال میں پہنچ گیا۔

دروازے پر دستک ہوئی اور اجلان اس دستک کے ساتھ ماضی کے خیالوں سے نکل کر حال میں پہنچا۔ اس نے گلا کھنکھارا اور اندر آنے کی اجازت دی۔ جاوید اپنی پولیس وردی میں ملبوس اندر داخل ہوا۔

"سر، ہم نے ریڈ کیلیے کب نکلنا ہے؟ آج ہم نے دو تین دوکانوں پر چھاپہ مارنا تھا۔" جاوید نے جیسے اس کو یاد دہانی کراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے، چلو۔" اجلان نے محض اتنا کہا اور باہر نکل گیا۔ ٹیبل پر، مختلف رنگ کی فائلوں کے درمیان رکھی چائے ٹھنڈی تھی۔ خزاں کی شاموں جیسی۔ سرد اور اداس۔

---☆---☆---☆---



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ دوکان میں داخل ہوا تو نتھنوں سے ایک مخصوص خوشبو ٹکرائی۔اس نے اپنی سیاہ آنکھیں آس پاس دوڑائیں تو کتابوں کا ایک سیلاب تھا جو نظر آیا۔یہ دوکان اچھی خاصی بڑی تھی۔شیلفز میں سلیقے سے رکھی گئیں کتابیں آنکھوں کو بھلی معلوم ہو رہی تھیں۔یکا یک ان آنکھوں میں افسوس در آیا۔اس نے اپنا سر جھٹکا اور چلتا ہوا کاؤنٹر تک آیا جو داخلی دروازے کے عین سامنے تھا۔کاؤنٹر پر بیٹھے شخص نے اسے اندر آتے دیکھا تو ایک لمحے کو گڑبڑا گیا مگر پھر مسکرا کر اس کا استقبال کیا۔

"میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں، سر؟" دوکاندار کاؤنٹر کے پیچھے سے نکل کر آگے آیا اور خوشامدی لہجے میں گویا ہوا۔

"فلحال آپ انسانوں کی طرح خاموشی سے ایک طرف کھڑے ہو جائیں، یہی کافی ہے۔ جاوید، اچھی طرح سے پوری دوکان چیک کرو۔ پیچھے گودام میں بھی جا کر دیکھو۔ایک ایک کتاب کا معائنہ کرو۔کوئی بھی کتاب ان چھوئی نہیں رہنی چاہیے۔" اجلان نے حد درجہ سنجیدگی سے کہا۔مسکراہٹ ہونٹوں اور آنکھوں دونوں سے رخصت ہو گئی اور اب کے سنجیدگی کا راج ہوا۔گہری سنجیدگی۔جاوید نے اثبات میں سر ہلایا اور کچھ اہلکاروں کے ساتھ کتابوں کا معائنہ


WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کرنے لگا۔ دوکاندار بے بسی سے انہیں اپنی کتابوں کی بے حرمتی کرتے دیکھا گیا۔ جب برداشت نہ ہوا تو بول اٹھا۔

"صاحب، آپ کو کچھ چاہیے یا کچھ پوچھنا ہے تو مجھے بتا دیں۔ میں آپ کی مدد کر دیتا ہوں مگر اس طرح پوری دوکان نہ الٹائیں۔ ہمارے گاہک خراب ہوتے ہیں۔" درمیانی عمر کے اس دوکاندار نے ملتجی لہجے میں کہا۔ اجلان نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر مسکرا دیا۔ طنز سے بھرپور مسکراہٹ۔

"یہی تو مسئلہ ہے دوکاندار صاحب۔ آپ لوگ مدد کرنے لگ جائیں تو ہمارا کام آسان نہ ہو جائے؟ لیکن آپ لوگ خاموش رہنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ بدلے میں ہمیں آپ کے گاہک خراب کرنے ہوتے ہیں۔ کیا کریں؟ مجبوری ہے۔" اجلان نے طنز سے بھرپور لہجے میں کہا۔

ایک گھنٹے بعد جاوید، اجلان کے سامنے کھڑا، باقی اہلکاروں سے اس کے سامنے کارٹن رکھوا رہا تھا۔ کتابوں سے بھرے ان کارٹنز کو دیکھ کر دوکاندار کی ہوائیاں اڑ گئیں۔ اس نے ہراساں نظروں سے جاوید کو دیکھا اور پھر اجلان کو۔ خود کو بے بس پا کر اس نے سر جھکا دیا۔

"سر، یہ گودام میں رکھی ہوئی کتابیں ہیں۔ ان کے کور اور بائنڈنگ میں ہیروئین ملی ہے۔" جاوید نے سفید سفوف سے بھرے چھوٹے چھوٹے پیکٹ ایک کتاب کی بائنڈنگ سے


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نکال کر دکھائے۔کارٹن میں رکھی دوسری کتابوں کا بھی یہی حال تھا۔اجلان نے جاوید سے ایک پیکٹ لیا اور پھر اپنے ساتھ کھڑے دوکاندار کو دیکھا۔

"ٹھیک ہے۔اس دوکان کو سیل کرو۔یہاں پر موجود ہر ملازم کو گرفتار کرو۔ان سے تو تھانے چل کر ہی بات ہو گی۔" اجلان نے کہا اور پھر دوکان سے باہر نکل گیا۔گاڑی میں بیٹھ کر اس نے ایک گہری سانس لی۔چہرے پر چھائی سنجیدگی ہوا ہوئی اور اس کی جگہ افسوس اور غصے نے لے لی۔اس کی سیاہ آنکھوں میں جھانکو تو تکلیف کا ایک سمندر دکھائی دیتا تھا۔ماضی کی تکلیف دہ یادوں میں سے ایک یاد نے ذہن کے دریچے پر دستک دی۔اس نے سر جھٹک کر ان یادوں کو تخلیہ کہا اور گاڑی کو ایک معلوم راستے پر چلا دیا۔

---☆---☆---☆---

www.novelsclubb.com

ڈائننگ ہال میں اس وقت پُر تکلف لہجوں کا سماں تھا۔سربراہی کرسی پر بیٹھے خالد صاحب اپنی ازلی سنجیدگی سے کھانا کھا رہے تھے۔ان کے دائیں طرف احتشام بیٹھا کسی بات پر مسکرا رہا تھا۔بائیں جانب تیار سی امل بیٹھی ہوئی تھی۔چہرے پر مسکراہٹ تھی جو آنکھوں میں بھی جھلکتی تھی۔اس کے ساتھ ماہبیر بیٹھی ہوئی تھی۔بالوں کو اوپر سے باندھ کر نیچے سے کھلا چھوڑا ہوا تھا۔گہرے سبز رنگ کا لباس پہنے وہ سنجیدہ سی نظر آتی تھی۔اس کے ساتھ،سیاہ رنگ کے جوڑے


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں ملبوس کشف بیٹھی ہوئی تھی اور مسکرا کر احتشام سے بات کر رہی تھی۔لوازمات سے سجا دستر خوان کسی کی بھی بھوک چمکا سکتا تھا۔ مگر ماہبیر کی پلیٹ میں کھانا نہ ہونے کے برابر تھا۔

احتشام نے اس کی پلیٹ دیکھی اور پھر اس سے گویا ہوا۔

"ماہبیر، کیا آپ کو کھانا پسند نہیں آیا؟" احتشام نے اس کے چہرے پر نظریں جمائے کہا۔ ہلکے سے میک اپ میں وہ چہرہ اس کو مسکرانے پر مجبور کرتا تھا۔دل سے مسکرانے پر۔اور ایسا کب سے ہونے لگا تھا، یہ اسے خود بھی نہیں معلوم تھا۔

"نہیں، احتشام صاحب۔ کھانا بہت اچھا ہے مگر میں اتنا ہی لوں گی۔" ماہبیر نے اس کے سوال پر ایک پر تکلف مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔

"وہ سب تو ٹھیک ہے مگر یہ صاحب والا تکلف رہنے دیں۔آپ مجھے میرے نام سے پکاریں گیں تو مجھے اچھا لگے گا۔" نرم لہجے اور نرم سی مسکراہٹ کے ساتھ کہی گئی بات ٹیبل پر بیٹھے دو نفوس کو چونکا گئی۔ماہبیر مسکرائی اور محض اثبات میں سر ہلا دیا۔

"بھا بھی نہیں آئیں، بیٹا؟ انہیں بھی لے آتی، اچھا ہو جاتا۔" خالد صاحب نے گفتگو میں حصہ لینا ضروری سمجھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی انکل، اب وہ کم ہی کسی کے گھر جاتی ہیں۔" ماہبیر نے جواب دیا۔ وہی رسمی سا انداز، رسمی سی مسکراہٹ۔

"بہت زندہ دل تھیں وہ بھی۔ عندلیپ اور ان کی اچھی دوستی تھی۔" خالد صاحب نے مسکرانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"عندلیپ؟" ماہبیر نے سوالیہ نظروں سے امل کو دیکھا۔

"ماما کی بات کر رہے ہیں۔ ان کی ڈیتھ ہو گئی ہے۔" امل نے سادہ سے لہجے میں جواب دیا۔ اس کا یہ بولنا تھا کہ جو مسکراہٹ خالد صاحب بڑی دقتوں سے چہرے پر لائے تھے، پل میں ہوا ہوئی اور اس کی جگہ ازلی سنجیدگی نے لے لی۔ البتہ آنکھیں غمگیں تھیں۔

"اوہ! میری معزرت قبول کریں، انکل۔ میں نہیں جانتی تھی۔" ماہبیر نے معزرت کی۔ اسے حقیقتاً دکھ ہوا تھا۔

"معزرت کی کوئی بات نہیں بیٹا۔ بس یہ دستورِ دنیا ہے۔ سیڑھیوں سے گر گئی تھی وہ۔ کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ ایسا ہو گا۔ وہ ہوا کی طرح آئی تھی زندگی میں۔ ٹھنڈی اور پُر مسرت۔ ہوا کی طرح ہی چلی گئی۔ اچانک اور بنا بتائے۔" خالد صاحب نے اپنی پلیٹ میں موجود پتلی سی


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

روٹی کو دیکھتے ہوئے، کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔ڈاکٹر نے انہیں زیادہ کھانے سے منع کیا تھا۔نہ بھی کیا ہوتا تب بھی ان کی بھوک کو مرے کئی سال گزر گئے تھے۔یہی روٹی اگر عندلیپ بناتی، تو وہ تین چار کھا چکے ہوتے۔وہ روٹی بہت اچھی بناتی تھی۔بے ساختہ،ایک خیال آیا۔

امل حیرانی سے اپنے باپ کو دیکھے گئی۔اس نے کبھی اپنے بابا کے منھ سے اپنی ماما کا ذکر نہیں سنا تھا۔ان کی موت کے بعد تو جیسے چپ سی لگ گئی تھی انہیں۔اس کے برعکس،احتشام نے ایک طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ اپنا سر جھٹکا اور کھانا کھانے میں مشغول ہو گیا۔ماہبیر نے بغور اسے دیکھا۔

"ارمغان بھی اچانک چلا گیا۔وہ ایک بہترین دوست تھا۔" خالد صاحب نے سر اٹھایا اور ان دونوں کو دیکھ کر ایک اداس مسکراہٹ ک ساتھ کہا۔

"بابا بھی آپ کا بہت ذکر کرتے تھے،انکل۔" کشف نے پہلی مرتبہ اس گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے کہا۔

"افسوس تو اس بات کا ہے کہ میں اس کے جنازے پر بھی شرکت نہ کر سکا۔کیا کسی آپریشن کے دوران وہ زخمی ہوا تھا؟"

"نہیں انکل۔ہارٹ اٹیک تھا۔" ماہبیر محض اتنا بولی اور پھر ٹیبل پر ایک گہری خاموشی طاری ہو گئی، جیسے ہر کوئی اپنے پیاروں کے خیال میں کھو گیا ہو۔احتشام نے گلا کھنکھارا اور اس خاموشی کو توڑتے ہوئے، کشف سے سوال کیا۔

"آپ کی ڈگری بھی مکمل ہونے والی ہے۔پھر آپ نے بھی ماہبیر کی طرح انڈسٹری جوائن کرنے کا سوچا ہے؟"

"کشف کو اس سب میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔وہ بزنس کرے گی۔" ماہبیر نے کشف کے بولنے سے پہلے جواب دیا اور احتشام کو دیکھ کر مسکرا دی۔البتہ، انداز میں قطعیت سی تھی۔ کشف کے جواب دیتے لب بند ہوئے۔

اسی لمحے، بھورے رنگ کی شرٹ اور سفید رنگ کی جینز پہنے، اپنی دھن میں مگن، حیدر داخل ہوا۔ماہبیر اور کشف کو دیکھ کر ذرا سنبھلا، مسکرا کر سلام کیا اور وہی احتشام کے ساتھ کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔ماہبیر نے سوالیہ نظروں سے امل کو دیکھا۔

"یہ حیدر ہیں۔تایا محمود کے بیٹے۔" امل نے اس کی سوالیہ نظریں محسوس کرتے ہوئے کہا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اور امل فاروقی کا شوہر بھی۔" نا مکمل تعارف کو مکمل کرتے ہوئے، حیدر نے مسکرا کر کہا۔ امل نے اس کو آنکھیں دکھائیں جب کہ ماہبیر حیران ہوئی۔

"آپ امل کے شوہر ہیں؟" ماہبیر نے حیرانی سے سوال کیا۔

"آپ کی حیرت دیکھتے ہوئے اندازہ ہوتا ہے کہ امل نے آپ کو نہیں بتایا؟" حیدر نے کہا۔ محظوظ سی مسکراہٹ کے ساتھ۔

"نہیں، اس نے نہیں بتایا۔ کب ہوا آپ کا نکاح؟" ماہبیر ہنوز حیرت زدہ سی، بولی۔ ساتھ ہی امل پر ایک پُر شکوہ نگاہ ڈالی۔

"چھ، سات سال ہو گئے ہیں۔" حیدر نے جواب دیا۔ حیرت کا ایک اور جھٹکا تھا جو ماہبیر کو لگا۔ چھ، سات سال؟ اس نے آنکھوں میں حد درجہ خفگی لیے امل کو دیکھا۔

"تم نے کبھی پوچھا ہی نہیں تو میں نے بھی بتانا ضروری نہیں سمجھا۔" امل نے اس کی خفا نظروں کے زیر اثر، منمناتے ہوئے جواب دیا اور اس بات پر ماہبیر کی خفگی غصے میں بدلی۔

دوست اگر آپ کو زندگی کے ان اہم حصوں کے بارے میں نہ بتائے، تو اس کو کان کے نیچے دو، تین لگانی چاہیے اور ماہبیر اس بات سے پوری طرح سمت تھی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"فکر نہ کریں، ماہبیر۔ امل کی پرانی عادت ہے۔ باتیں چھپاتی ہے اور پھر موردِ الزام بھی دوسروں کو ٹھہراتی ہے۔" حیدر نے اس پر چوٹ کرتے ہوئے کہا۔

آپ بس اپنی خیر منائیں، امل آپی۔ اس کا غصہ بہت تیز ہے۔ اس کے غصے سے تو اجلان بھائی بھی پناہ مانگتے ہیں۔" کشف نے مزے لیتے ہوئے کہا۔

"اجلان ؟" احتشام نے سوالیہ نظروں سے کشف کو دیکھا۔

"کزن ہیں۔ ان کی اور ماہبیر کی بہت دوستی ہے اور اس دوستی کے چکر میں وہ اکثر اس کے عتاب کا شکار رہتے ہیں۔" کشف نے مزے لے کر جواب دیا مگر پھر ماہبیر کی نظریں محسوس کرتے ہوئے خاموش ہو گئی اور سر جھکا کر کھانا کھانے لگی۔ احتشام بھی پھیکا سا مسکرا دیا۔ کچھ تھا جو اسے اچھا نہیں لگا تھا۔ مگر خیر۔ وہ دیکھ لے گا اسے بھی۔

"آپ سے محض یہ درخواست ہے کہ اپنا ہاتھ ذرا ہلکا رکھیے گا۔ میری ایک ہی ایک بیوی ہے اور وہ بھی پسند کی۔ اسے بُرا لگتا ہے تو مجھے بھی بُرا لگے گا۔" نظریں امل پر ٹکائے، اس نے ایک گزارش کرتے ہوئے کہا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ فکر مت کریں، حیدر بھائی۔ میں دیکھ لوں گی اسے۔" ماہبیر نے حیدر کو دیکھا اور پھر امل کو دیکھ کر اپنی بات مکمل کی۔ حیدر نے کچھ اور بولنے کیلیے لب کھولے ہی تھے کہ امل بول اٹھی۔

"حیدر، کھانا کھالیں۔ ٹھنڈا ہو جائے گا۔" دانت پر دانت جمائے اور زبردستی کی مسکراہٹ کے ساتھ امل نے کہا۔

"ٹھیک، ٹھیک کہہ رہی ہو۔" حیدر کچھ اور بولنے ہی لگا تھا کہ امل کے ہاتھ میں بٹر نائف دیکھ کر بات بدل دی اور کسی تابعدار شاگرد کی طرح سر جھکا کر کھانا کھانے لگا۔ تنگ کرتے شوہر ،جب بیوی کے ہاتھ میں کوئی ہتھیار دیکھیں تو انہیں چاہیے کہ محتاط ہو جائیں۔ کیا معلوم، وہ بے ضرر سا ہتھیار، انہیں ہسپتال کے بیڈ پر لے جائے۔ صحت ایک نعمت ہے اور شوہروں کو چاہیے کہ اس نعمت کی قدر کریں۔

کھانے کا دور ختم ہوا تو ملازمین برتن سمیٹنے لگے۔ خالد صاحب اپنے کمرے میں چل دیے، ماہبیر ایک کال سننے باہر چل دی اور باقی تمام لوگ لاونج میں بیٹھ گئے۔ کچھ دیر بعد ماہبیر لاونج میں داخل ہوئی تو انداز میں ہلکی سی عجلت تھی۔ اس نے کھڑے کھڑے ہی کہا۔

"اب ہم چلتے ہیں، احتشام۔ اماں گھر پر اکیلی ہیں۔"



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مگر ابھی تو آپ نے چائے بھی نہیں پی۔" ہلکے سے افسردہ لہجے میں احتشام نے کہا۔ اسے اتنی جلدی نہیں جانا چاہیے۔ ابھی دیر ہی کتنی ہوئی تھی اسے آئے ہوئے۔

"پھر کبھی، احتشام مگر ابھی جانا ضروری ہے۔ اماں کی کال آئی ہے۔" ماہبیر نے مسکرا کر کہا اور کشف کو اٹھنے کا اشارہ کیا۔

"چلیں، ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کی مرضی۔" احتشام نے کہا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ امل بھی پہلے کشف کے گلے ملی اور پھر ماہبیر کے۔

"تمہیں تو میں بعد میں پوچھتی ہوں، امل فاروقی۔" ماہبیر نے اس کے گلے ملتے ہلکی سی آواز میں کہا۔ امل بھی ہلکا سا ہنس دی۔ وہ اس کی خفگی پر اسی طرح ہنس دیا کرتی تھی۔ اسے ہنسنے کی عادت جو تھی۔

www.novelsclubb.com

---☆---☆---☆---

سیاہ رنگ کی سیوک سڑک پر رواں دواں تھیں۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ہلکے سبز رنگ کا جوڑا پہنے، ایک خوبصورت لڑکی بیٹھی تھی جب کے اس کے ساتھ سیاہ رنگ کے لباس میں

ملبوس، ہلکی سانولی رنگت والی، معصوم سی لڑکی تھی۔ گاڑی میں مدھم سی موسیقی کا راج تھا۔

یکایک، سیاہ لباس والی لڑکی بول اٹھی۔

"ہم اتنی جلدی کیوں جا رہے ہیں، ماہبیر؟ اتنا مزہ آ رہا تھا وہاں۔ وہ حیدر اور احتشام بھائی، دونوں ہی بہت اچھے تھے۔" اس نے کسی چھوٹے بچے کی طرح کہا۔

"بتایا تو ہے کہ اماں کی کال آئی تھی۔" ماہبیر نے نظریں سڑک پر جمائے جواب دیا۔

"جیسے مجھے پتہ نہیں کہ تم وہاں سے نکلنا چاہ رہی تھی اور اماں کا محض ایک بہانہ تھا۔" کشف نے کہا۔

"تمہیں کیسے پتہ؟" ماہبیر نے حیرت زدہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ اسے اچھا لگا تھا کشف کا یوں بُوجھ لینا۔

"بہن ہوں تمہاری۔ انداز پہچان جاتی ہوں۔ مجھے پتہ چل جاتا ہے کہ کب تم پریشان ہوتی ہو اور کب ڈرامہ کرتی ہو۔ صحیح کہتے ہیں اجلان بھائی۔ ڈرامہ کوئین نہ ہو تو۔" کشف نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ انداز ایسا تھا کہ، لو بھلا؟ یہ کون سی بڑی بات ہے۔

www.novelsclubb.com

"کبھی بھی کسی کے پہلے تاثر پر بھروسہ مت کرنا، کشف۔ اور نہ ہی پہلی ملاقات میں کسی کے سامنے اپنا آپ کھول کر رکھنا۔ لوگ جو خود کو دکھاتے ہیں، وہ ہوتے نہیں اور جو ہوتے ہیں، وہ دکھاتے نہیں۔" ماہبیر نے اب کے سنجیدگی سے کہا۔

"تمہیں ان کے بارے میں کچھ معلوم ہوا ہے؟" کشف نے پوچھا۔

"مجھے بہت سو کے بارے میں بہت ساری معلومات ملتی رہتی ہیں، کشف۔" کندھے بے نیازی سے اچکائے گئے۔

"ضروری تو نہیں کہ ہر خبر سچی ہو۔" ذرا سی صفائی دی گئی۔

"اور یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر اچھی چیز ہمارے لیے اچھی ثابت ہو۔" سامنے دیکھ کر کندھے اور بھنویں اچکا کر، اس کی بات کو رد کیا گیا۔

"میں تم سے باتوں میں نہیں جیت سکتی۔" ہلکی سی بے بسی کے ساتھ، کشف نے سیٹ کے ساتھ ٹیک لگائی۔

"جاب کیسی جا رہی ہے تمہاری؟ سنا ہے کہ آج کل کے بچے بھی اساتذہ کو کچھ اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔" ماہبیر نے بات بدلتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"آج کل کے اساتذہ بھی ویسے نہیں رہے، ماہبیر۔" لہجہ ہنوز بے بسی لیے ہوئے تھا۔ اب کے ذرا سا افسوس بھی اپنا رنگ دکھا گیا۔

"کیا مطلب؟"

"اساتذہ کا کام بچوں کو محض تعلیم دینا نہیں ہوتا۔ ان کی تربیت کرنا بھی ہوتا ہے۔ بچوں کی نفسیات سمجھنا اور انہیں اچھے بُرے کی تمیز سکھانا والدین اور اساتذہ دونوں کا کام ہوتا ہے۔ بد قسمتی سے دونوں ہی اپنی ذمہ داری نہیں سمجھتے۔ اور اگر سمجھتے ہیں تو اسے پورا نہیں کرتے۔ والدین بچوں کو سکول بھیج کر ان کی تربیت سے خود کو بری الذمہ سمجھتے ہیں اور اساتذہ کورس کی کتابیں پڑھا کر بس کر دیتے ہیں۔ نتیجے کے طور بچے کسی ایسے درخت کی مانند بڑھنے لگتے ہیں جس کی دیکھ بھال نہیں کی جاتی، کانٹ چھانٹ نہیں کی جاتی۔ ایسا درخت کب کسی کو پسند آتا ہے؟"

"اور اس مسئلے کو کیسے ٹھیک کیا جا سکتا ہے؟" ماہبیر نے سوال کیا تو کشف اس کی بات پر کھل کر ہنس دی۔ ایسے جیسے چھوٹے بچے کے بچگانہ سوال پر ہنسا جاتا ہے۔

"تمہیں کیا لگتا ہے، ماہبیر؟ یہ کوئی چھوٹا سا مسئلہ ہے جسے ایک دن یا ایک ہفتے میں حل کیا جا سکتا ہے؟ بلکل بھی نہیں۔ یہ بظاہر سادہ سا نظر آنے والا مسئلہ بہت پیچیدہ ہے۔ ہم نے بچوں کے رویے کی وجہ تو معلوم کر لی مگر وہ وجہ پیدا کیسے اور کیوں کر ہوئی، یہ معلوم نہیں کیا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

والدین اور ساتذہ کے اس رویے یا عمل کی کیا وجہ ہے؟اس کو معلوم کیے بغیر یا حل کیے بغیر یہ مسئلہ بھی حل نہیں ہو سکتا۔"مسکراہٹ دباتے،دُرِ کشف نے بڑے رسان سے اپنا تجزیہ پیش کیا۔ماہبیر ایک گہری سانس لے کر رہ گئی۔مایوسی کہیں سے اپنی جھلک دکھا گئی تھی۔

"کیا ہوا؟یہ اتنی بڑی آہ کس لیے تھی؟"کشف نے اس کی جانب حیرت سے دیکھا۔

"کبھی کبھی لگتا ہے کہ یہ مسئلے کبھی حل نہیں ہوں گیں۔اگر انہوں نے حل ہونا ہوتا تو اب تک ہو نہ جاتے؟ہمارے حکمران آخر کر کیا رہے ہیں؟فلسطین اور دیگر ممالک میں ہوتا ظلم ،خواتین کے ساتھ ہوتا تشدد،بچوں کی ابتر ذہنی حالت،پورن اور LGBTQ جیسے فتنے اور اوپر سے ہمارے کچھ نامور اور جانے پہچانے لوگوں کا اس کی حمایت کرنا۔ہم کس طرف جا رہے ہیں؟"ماہبیر بول پڑی۔اس کی آواز اونچی نہ ہوئی تھی مگر لہجہ مایوسی سے پُر تھا۔پچھلے دس ماہ سے جاری ظلم و بربریت کی داستان اس کے دل میں کھب گئی تھیں۔والدین کو کھونے والے بچوں کی آہیں اس کے کانوں میں گونجتی تھیں۔درد سے کراہتے لوگوں کی آواز،اس کے دل میں مقید تھیں۔

"یہ سب ہمارے ہی اعمال کا نتیجہ ہے،ماہبیر۔ہم نے اللہ اور اس کے رسولؐ کے احکامات بھلا کر اپنے نفس کی پیروی شروع کر دی ہے۔ہم نے اپنی آرزوؤں کو اپنا کعبہ بنا کر اس کے گرد


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

طواف شروع کر دیا ہے۔ ہم اپنی خواہشات کے حصول میں اس قدر اندھے ہو گئے ہیں کہ اللہ کی کھینچی گئی حدود بھی نظروں سے اوجھل ہو گئی ہیں۔ ہم مسلمان عیش و عشرت کے نشے میں دھت ہو گئے ہیں۔ ہم نے اپنے بڑوں کی قربانیاں، ان کے اقدار فراموش کر دیے ہیں۔ ہم نے قبر کی منزل اور آخرت کی عدالت کو فراموش کر دیا ہے۔ اگر ہمیں یہ یاد ہوتا تو ہم اس حال میں نہ ہوتے۔ ہم نے سب کچھ بھلا دیا ہے۔ اپنا اللہ، اپنا نبی، اپنا قرآن، اپنا مقصد، سب کچھ۔ پھر بھولنے والے تو بھٹکتے رہتے ہیں۔ بھولنے والوں کا دیس بھی اپنا نہیں رہتا۔ ان کی شناخت بھی کھو جاتی ہے۔ اور وقت گواہ ہے کہ جس کی شناخت نہیں ہوتی، وہ اس دھول میں مٹ کر رہ جاتا ہے۔"

گھر آ چکا تھا۔ مزید ایک بھی لفظ کہے بنا، کشف نے دروازہ کھولا اور باہر نکل گئی۔ ماہبیر نے گردن موڑ کر شیشے سے باہر کو دیکھا تو سورج غروب ہونے کی تیاری میں مصروف نظر آیا۔ یکبارگی، ایک سوال اس کے ذہن میں ابھرا۔ "اس کی شناخت کیا تھی؟" جواب موصول ہوا تو ایک بہت بڑا تضاد اسے نظر آیا۔ اس نے اپنا دل بوجھل محسوس کیا۔ بہت سارا بوجھ تھا جو اس کے کندھوں اور سینے پر لدا ہوا تھا۔ اس بوجھ سے جان چھڑانے کی ابھی اس میں ہمت نہ آئی

www.novelsclubb.com


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھی۔ایسے جیسے یہ بوجھ غیر ضروری ہو کر بھی اس کیلیے ضروری تھا۔یا پھر اس نے ضروری بنالیا تھا؟

اس نے گاڑی سڑک پر ڈالی اور پھر اپنی جائے پناہ کی جانب چل دی۔

---☆---☆---☆---

رات اتر چکی تھی اور آسمان صاف تھا۔چاند اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔وہ اپنی بالکنی میں کھڑی چاند کو تک رہی تھی۔ایک مدھم سی مسکراہٹ لبوں پر رقصاں تھی۔آج کا دن اچھا گزرا تھا۔کتنے عرصے بعد سب لوگ ایک میز پر جمع ہوئے تھے۔اسے اچھا لگا تھا۔وہ اپنے خیالات میں کھوئی،جان ہی نہ پائی کہ کوئی اُسے دیکھنے میں محو تھا۔اس کی مسکراہٹ دیکھ کر وہ بھی مسکرا اٹھا۔کچھ سوچ کر وہ وجود اپنی جگہ سے ہٹا اور کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

ہلکی ہلکی ہوا کے دوش پر،اپنے اڑتے بالوں کو سنبھالتے اور کان کے پیچھے اڑستے،اس نے ہوا میں کافی کی بھینی بھینی مہک محسوس کی۔پیچھے مڑ کر دیکھا تو حیدر کو ہاتھ میں کافی کے دو کپ لیے،اپنی جانب بڑھتے پایا۔دل ایک دم سکڑ کر پھیلا۔اس نے چہرہ واپس موڑ لیا اور دھڑکنیں سنبھالنے لگی۔اُسے یہ ملاقات خوش آئند محسوس نہ ہوئی۔کافی کی تیز ہوتی مہک،اس کے خدشات کو بھی ہوا دے رہی تھی۔حیدر سے ملاقات اور ایک پہر گزارنے کی خواہش بھی



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

عجیب تھی۔اس کا دل کرتا کہ ماضی کے اوراق پلٹے بنا، حال اور مستقبل کی بات کی جائے۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس کا ماضی ہی اس کے مستقبل کا فیصلہ کرنے والا تھا۔ماضی بھی ایسا جس میں اس کا نہ کوئی عمل تھا نہ قصور۔اس نے گہرا سانس لے کر خود کو پر سکون کیا۔حیدر اس کے ساتھ آکر کھڑا ہوا تو اس نے اسے مسکرا کر دیکھا۔حیدر بھی مسکرا دیا اور کافی کا ایک کپ اس کی جانب بڑھایا۔

"آج یہ مہربانی کس لیے؟"کافی کا گرما گرم مگ پکڑتے ہوئے، امل نے ابرو اچکا کر ، مسکراہٹ کے ساتھ سوال کیا۔

"کل میں جا رہا ہوں۔اس دفعہ تمہیں وقت نہیں دے سکا تھا۔معزرت قبول کر لیں، محترمہ۔"حیدر نے مسکرا کر کہا تو امل کچھ پل اسے دیکھے گئی۔اس کے چہرے سے نہیں لگتا تھا کہ وہ اداکاری کر رہا ہے۔یا پھر وہ محسوس نہیں کرنا چاہ رہی تھی۔مگر وہ کب تک خود کو دلاسہ دیے رکھے گی؟ وہ کب تک خود کو "سب ٹھیک ہے" کا فریب دے گی؟ اُسے خود کو اتنا ازاں نہیں کرنا چاہیے۔اُسے صاف صاف بات کر لینی چاہیے۔

"تم کون ہو، حیدر؟ میں تمہارے کس روپ پر یقین کروں؟ وہ جو پچھلے چند سالوں سے دیکھتی آ رہی ہوں یا پھر وہ جو پچھلے چند دنوں سے دیکھ رہی ہوں؟"امل نے ہمت کر کے سوال


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا۔وہ واقعی الجھن کا شکار تھی۔حیدر جب سے یہاں آیا تھا، گو کہ چند ایک بار ہی بات ہوئی تھی مگر اس کا رویہ خشک نہیں تھا۔پچھلے کئی سالوں سے جو رویہ رکھتا آیا تھا،اس سے مختلف تھا۔

"دونوں پر۔کیوں کہ کوئی بھی جھوٹا نہیں ہے۔" حیدر نے اس کے سوال کی نوعیت سمجھتے ہوئے،اطمینان سے جواب دیا اور کافی کا گھونٹ بھرا۔

"دھوپ چھاؤں جیسے انسان ہو تم،حیدر۔میں نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ تم ایسے شوہر ثابت ہو گے۔جب دل کیا اچھے سے بات کر لی اور جب دل کیا رویہ خشک کر لیا۔زندگی اس طرح مشکل ہو جائے گی۔میں اس طرح کی زندگی نہیں گزارنا چاہتی،حیدر۔" امل نے سادہ سے لہجے میں کہا اور سامنے دیکھنے لگی۔اس کے انداز میں غصہ نہیں تھا مگر ایک عجیب سی سرد مہری تھی۔حیدر نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔کندھے سے زرا نیچے آتے سیاہ بال، خوبصورت چہرے کے اطراف میں بکھرے تھے۔امل بہت کم اپنے بال کھولا کرتی تھی۔اب کے حیدر نے سرعت سے نظریں پھیریں اور کافی کے مگ پر نظریں جمائی۔وقت تھا کہ صاف بات کی جائے۔باتیں دل میں رکھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔کسی بھی رشتے کو بچانے کیلیے،غلط فہمیوں اور خدشات کا مخاطب کیے جانا ضروری ہوتا ہے۔اس کے بغیر،رشتے کمزور ہوتے جاتے ہیں۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میرے لیے بھی مشکل ہے، امل۔ میرا ذہن اور میرا دل دو حصوں میں بٹا ہوا ہے۔ جو کچھ بھی میرے ساتھ ہوا، اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے۔ جنہوں نے میرے ساتھ یہ سب کیا، ان سے تمہارا تعلق ہے، اس میں بھی تمہارا کوئی قصور نہیں ہے۔ مجھے ان لوگوں سے تعلق رکھنے والی ہر چیز سے نفرت ہے، اس میں بھی میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ میرے لیے بعض اوقات فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔" لہجے میں بے بسی اور تکلیف عیاں تھی۔ کہیں نہ کہیں افسوس بھی شامل تھا۔

"میں جانتا ہوں یا میرا اللہ جانتا ہے کہ یہ چند دن میں نے اس گھر میں کیسے گزارے ہیں۔ میرے ماں، باپ کے خون میں غرق جسم ہر وقت میری آنکھوں کے سامنے رہے ہیں، امل۔ میں نے ان کی آنکھوں میں خود سے شکوہ محسوس کیا ہے۔ میں کیسے ان کے قاتلوں کے درمیان ہنسی خوشی رہ سکتا ہوں؟ میں جب بھی اپنا بدلہ لینے کی کوشش کرتا ہوں، تمہارا خیال میرے ارادے کمزور کر دیتا ہے، امل۔ یہ خیال کہ تم بھی اسی تکلیف سے گزرو گی جس میں گزرا ہوں، مجھے روک دیتا ہے۔ میں تمہیں اپنی وجہ سے تکلیف نہیں دینا چاہتا مگر میں مجبور ہوں۔ ایک طرف میرے ماں باپ کا قصاص ہے تو دوسری طرف میری بیوی، میری محبت کے پیارے ہیں۔ مجھے کسی ایک کا انتخاب کرنا ہے۔" حیدر بول کر خاموش ہوا تو ہر سو ایک سکوت سا چھا گیا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہوا ساکت ہو گئی تھی اور چاند نے اپنی چمک کم کر دی تھی۔ یہ کیسا انکشاف تھا جو حیدر نے کیا تھا؟ یہ کیسی مجبوری تھی جو حیدر نے بتائی تھی؟ یہ کیسا اعتراف تھا جو اس نے کیا تھا؟ یہ کیسا کھیل تھا جس کیلیے قدرت نے انہیں چنا تھا؟

امل اس کی بات سن کر خاموش رہی۔ دونوں خاموش رہے۔ دونوں کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا یا شاید بہت کچھ تھا کہنے کو۔ مگر زبان نے ساتھ دینے سے انکار کیا۔ کافی کے ادھ پیے مگ ٹھنڈے ہو گئے۔ خوشبو ہوا میں تحلیل ہو گئی اور دونوں اپنے خیالات کی رو میں بہہ گئے۔ کچھ پل گزرے اور پھر امل بولی۔

"تمہیں پتہ ہے حیدر، جب ماما نے مجھے تمہارے رشتے کا بتایا تھا تو میں نے سوچنے کیلیے وقت نہیں مانگا تھا۔ میں نے ہاں کر دی تھی۔ تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو میں اتنی جلدی جواب نہ دیتی۔ ہم ساتھ کھیلے اور ساتھ بڑے ہوئے ہیں۔ چاہے کزنز اور دوست کے رشتے سے ہی سہی، مگر میں جانتی تھی کہ جو لڑکی تمہاری زندگی میں آئے گی، وہ خوش قسمت ہو گی۔ کیوں کہ تم سمجھتے ہو، تم اسپیس دینا جانتے ہو، تم عزت کرنا جانتے ہو اور سب سے بڑھ کر تم دل نہیں دکھاتے ہو۔ رشتے کی بات ہوئی اور پھر نکاح کی تاریخ رکھ دی گئی۔ تم نے بات کرنا چھوڑ دیا اور میں بھی خاموش ہو گئی۔ ایسے حالات میں لڑکیاں ڈر جاتی ہیں۔ میں نہیں ڈری تھی۔ پھر ہمارا


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نکاح ہو گیا۔ نکاح کے بعد جب تم نے مجھے پہلا تحفہ دیا تھا، تب مجھے اپنی قسمت پر، اپنے انتخاب پر اور اپنے شوہر پر فخر محسوس ہوا تھا۔ میں خوش تھی اور میں نے شکرادا کیا۔" یہ کہتے اس کا ایک ہاتھ گلے میں پہنے لاکٹ کی طرف گیا۔ یاسمین کا وہ پھول بہت خوبصورت تھا۔ گزرتے سالوں میں بھی اپنی چمک برقرار رکھے ہوئے تھا۔ اب کے جب بولی تو لہجے میں خزاں کی شاموں جیسی اداسی تھی۔

"مگر پھر تائی امی اور تایا ابو کی ڈیتھ ہو گئی۔ تمہارا بہت بڑا نقصان ہوا تھا اور میں نے ہر ممکن طور پر تمہارا ساتھ دینے کی کوشش کی تھی۔ مگر پھر، تمہارا رویہ بدل گیا۔ تم مجھ سے منہ پھیرنے لگے، مجھ پر غصہ کرنے لگے۔ تمہارا رویہ خراب ہو گیا تھا میرے ساتھ۔ مجھے بُرا لگتا تھا، تکلیف ہوتی تھی مگر تمہاری تکلیف بڑی تھی سو میں شکایت نہ کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

ایک دن میں تم سے ملنے آئی تھی۔ بہت مان سے میں تمہارے لیے کھانا بنا کر لائی تھی۔ میں جانتی تھی کہ تم نے کچھ نہیں کھایا ہو گا۔ میں نے سوچا تھا کہ ہم دونوں مل کر کھانا کھائے گیں، واک پر چلیں گیں، باتیں کریں گیں۔ تمہارا دل بھی بہل جائے گا مگر تم نے تو کھانا کھایا ہی نہیں تھا، حیدر۔ تم نے وہ کھانا اٹھا کر پھینک دیا تھا۔ تم نے بہت زیادہ بدتمیزی کی تھی میرے ساتھ۔ پھر تم باہر چلے گئے۔ میں کئی ہفتے سوچتی رہی کہ آخر ایسا کیا ہوا تھا کہ تم نے یہ سلوک



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا؟میں تو تمہاری فکر میں کھانا لے کر گئی تھی۔ پھر۔۔ پھر۔۔ کیا ہوا تھا؟"امل اتنا کہہ کر خاموش ہو گئی۔ گلے میں آنسوؤں کا ایک گولا تھا، جو اس نے بڑی دقتوں سے نگلا تھا۔اس کے ہاتھ کانپنے لگے تو مگ پر اپنی گرفت مضبوط کرلی۔آنکھیں بھیگ گئی تھیں۔وہ خاموش ہو گئی۔ اس سے آگے بولا نہیں گیا۔حیدر بھی خاموش رہا۔اس نے اسے آگے بولنے کو نہیں کہا۔آواز کی کپکپاہٹ قابو میں آئی تو امل پھر سے بولی۔اسے آج بولنا تھا۔سالوں کا بوجھ، سالوں کے خدشات، سالوں کی تکلیف سے جان چھڑانی تھی آج۔

"پھر مجھے بابا کے بارے میں معلوم ہوا۔وہ۔۔ڈرگز میں ڈیل کرتے تھے اور یہ کہ۔۔کہ ۔تایا،تائی کا، تمہارے والدین کا قتل انہوں نے کیا تھا۔وہ دن بہت بھیانک تھا،حیدر۔میں نے کئی ہفتے بابا کا چہرہ نہیں دیکھا تھا۔میں بھائی کے پاس اٹلی چلی گئی۔میں نے تمہیں اس دن تمہارے ہر رویے کیلیے معاف کر دیا تھا۔میں تمہیں سمجھتی ہوں،حیدر۔تمہارے لیے زندگی کے وہ چند سال بہت مشکل رہے ہیں۔ابھی بھی مشکل ہیں۔تمہارے والدین کے قاتل کی بیٹی تمہاری بیوی ہے، یہ بہت کڑوا اور تکلیف دہ سچ ہے۔

اگر تم ان سے بدلہ لینا چاہتے ہو، تو لو۔میں تمہیں نہیں روکوں گی۔یہ تمہارا حق ہے۔مگر میرے ساتھ اپنا رویہ ٹھیک رکھو۔اگر تم اس رشتے کو نبھانا چاہتے ہو تو پھر صحیح سے نبھاؤ۔میں تم

www.novelsclubb.com


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے بابا کے بارے میں کوئی پوچھ گچھ نہیں کروں گی۔ کر ہی نہیں سکتی۔ مگر کیا یہ کافی نہیں ہے؟ اور اگر تم اس رشتے کو نہیں نبھانا چاہتے، تو بھی مجھے بتا دو۔ میں نے اپنی زندگی کے بہت سارے سال بابا اور بھائی کی توجہ حاصل کرنے میں ضائع کیے ہیں۔ زندگی کے باقی سال میں اب اپنے شوہر کی توجہ یا اس کے غلط رویے کو برداشت کرتے نہیں گزاروں گی۔ مجھے خود کو اتنا ارزاں نہیں کرنا چاہیے۔ میں خود کو اتنا ارزاں نہیں کروں گی۔ امل بے مول نہیں ہے۔" اور یہاں دو دل بہت زور سے ٹوٹے تھے۔ ان کے دلوں کی ٹوٹنے کی بازگشت کسی کو بھی نہ سنائی دی۔ کرچیاں بکھر گئیں اور کسی نے انہیں سمیٹنے کی کوشش بھی نہ کی۔ سمیٹنے کی حالت میں تھے ہی کہاں وہ؟ وہ تو اب تک بے یقین تھے۔ یہ کیا کہا تھا امل نے؟ یہ کیا سن رہا تھا حیدر؟

حیدر کے ذہن میں اس پل بہت سے سوالات ابھرے، بہت سے شکوے کرنے کو دل چاہا مگر وہ اس سے کچھ بھی کرنے کی حالت میں نہیں تھا۔ وہ افسردہ دکھائی دیتا تھا۔ اس نے محض اثبات میں سر ہلایا اور پھر کافی سے آدھا بھرا مگ وہی ٹیبل پر رکھ کر چل دیا۔ امل نے اسے نہیں روکا۔ اس نے جواب دینے کو نہیں کہا۔ وہ ابھی خود کو تسلی دینا چاہتی تھی۔ خود کو سنبھالنا چاہتی تھی۔ اپنے منھ سے اپنی تکلیف اور بربادی کا ساماں جو کر بیٹھی تھی۔ مگر اسے پچھتاوا نہیں تھا۔ تکلیف تھی، دکھ تھا، افسوس تھا مگر وہ پچھتائی نہ تھی۔ اپنے باپ کے گناہ کے طعنے وہ نہیں سننا

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چاہتی تھی، وہ بھی اپنے شوہر کے منھ سے۔ بعد کی تکلیف زیادہ تھی۔ فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا تھا۔ یہ تکلیف بھی کم نہ تھی۔ فیصلہ یہ بھی آسان نہ تھا۔ مگر اسے کرنا تھا۔ دونوں تکلیفوں میں سے ایک منتخب کرنا تھا۔ اس نے پہلی والی کو چنا۔

چاند نے چمکنا چھوڑ دیا تھا۔ ہوا ساکت ہو گئی۔ حبس بڑھ گئی تھی اور گھٹن کا احساس حد سے سوا تھا۔

---☆---☆---☆---

شہرِ اسلام آباد میں رات اتر چکی تھی۔ جہاں آسمان سیاہ رنگ کی چادر اوڑھ چکا تھا، وہی اس چادر پر نقطوں کی صورت ستارے اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہے تھے۔ کراچی کے مقابلے میں اسلام آباد کا موسم قدرے ٹھنڈا اور خوشگوار تھا۔ مارچ رخصت ہونے کو تھا اور اپریل کی آمد آمد تھی۔ وہ صبح کے وقت اسلام آباد پہنچے۔ پوری ٹیم کو ایک ہوٹل میں ٹھہرایا گیا تھا۔ دوپہر آرام کرنے میں گزر گئی اور اٹھتے اٹھتے رات ہو چکی تھی۔ کھانا کھانے کے بعد وہ ہوٹل کے باغ میں ٹہل رہی تھی۔ ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا، اسے بھلی معلوم ہو رہی تھی۔ سفید رنگ کی لمبی قمیض اور ہم رنگ پاجامے میں ملبوس، ڈوپٹے سے بے نیاز، وہ ننگے پیر ٹھنڈی گھاس پر چلتی دکھائی دی۔ سیاہ لمبے بال کھلے چھوڑے، نظریں اپنے سفید پیروں پر جمائے ہوئے



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھی۔ سنبل کو وہ جان بوجھ کر اپنے ساتھ نہیں لائی تھی۔اس وقت وہ تنہا رہنا چاہتی تھی۔ سارا دن لوگوں کا ہجوم اس کے گرد جمع رہتا اور وہ اس سب سے تھک جاتی۔یوں جیسے کوئی اس کے اندر سے ساری طاقت چوس رہا ہو۔تنہائی میں وہ آرام چاہتی تھی۔الگ بات ہے کہ وہ سکون تنہائی میں بھی میسر نہ تھا۔

جب انسان اپنی فطرت اور قدرت کے اصولوں کے خلاف چلنے لگ جائیں تو ذہنی سکون ایک خواب کی صورت اختیار کر جاتا ہے۔چاہے تم مانو یا نہ مانو، مگر کچھ اصول ہمارے لیے متعین کر دیے گئے ہیں۔ان پر چلنا ہم پر فرض ہے۔یہ کوئی کھانے کا مینیو نہیں ہے جس میں ہمیں جو پسند ہے ہم لے لیتے ہیں اور جو پسند نہیں ہے، اسے ہم چھوڑ دیتے ہیں۔یہ چوائس نہیں ہے۔یہ لازم ہے۔ان کو ماننا، ان کے مطابق چلنا ہم پر فرض ہے۔الگ بات ہے کہ ہم انسان اس بات کو اپنی توہین سمجھتے ہیں۔ہماری سو کالڈ انا کو ٹھیس پہنچتی ہے جب ہم پر کوئی پابندی لگائی جاتی ہے۔ اس پابندی کو ہم کسی خوبصورت پہاڑی کے دامن پر لگے سائن بورڈ کی طرح نظر انداز کر دیتے ہیں۔ تمسخر اڑاتے ہیں۔یہ جانے بنا کہ اس خوبصورت وادی میں چیر پھاڑ کر دینے والے بھیڑیے ہیں۔خوفناک، گہری کھائیاں ہیں جن میں گر کر ہم جان سے ہاتھ دو بیٹھتے ہیں۔ ہماری عقلیں، ان اصولوں کو سمجھنے سے قاصر ہوتی ہیں۔ سمجھتی بھی ہیں تو ان پر چلنا ہماری توہین

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہوتی ہے۔ ہمیں بغاوت کرنا پسند ہے۔ ہم مسلمان یہ سمجھ بیٹھتے ہیں کہ زندگی میں ایک دفعہ کلمہ پڑھ لینے سے جنت مل جائے گی۔ ہم بھول گئے ہیں کہ عزازیل ساری عمر عبادت کرتا آیا تھا۔ مگر پھر اس نے آدم کو سجدہ کرنا اپنی توہین سمجھی اور اللہ کے حکم کے خلاف بغاوت کی۔ پھر کیا ہوا؟ وہ بلندی سے پستی کی طرف گر گیا۔ وہ عزازیل سے ابلیس بن گیا۔

چاند کی چاندنی تلے کی گئیں اماں کی نصیحتیں، ساحلِ سمندر کی گیلی ریت پر ننگے پاؤں چلتے کی گئیں اجلان کی باتیں اور بابا کی باتیں۔ کل اسے یوں لگا جیسے بابا نے اس سے بات کی ہو، سمجھایا ہو۔ دُرِ کشف بہت حد تک بابا سے ملتی تھی۔ اس کے نین نقش، بولنے کا طریقہ سب بہت ملتا تھا۔ یادوں کے ریلے میں بہتے بہتے، خیالات کا بہاؤ اس کی جانب آنے کو تھا ہی کہ کسی کی آواز اس کے عقب سے سنائی دی۔

"آپ واقعی اتنی خاموش اور تنہائی پسند ہیں یا پھر یہ محض میری ایک غلط فہمی ہے؟" ماہبیر نے آواز کا تعاقب کیا تو ہوٹل کے برآمدے میں، ستونوں میں سے ایک کے ساتھ ٹیک لگائے، وہ کھڑا مسکرا رہا تھا۔ سفید رنگ کی ٹی شرٹ اور سیاہ ٹراؤزر میں ملبوس یہ عام سالباس بھی دور سے دیکھنے پر بھی اپنا قیمتی ہونا خود بتاتا تھا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا مطلب؟" ماہبیر نے سوال کیا۔ وہ اس کے آنے سے بدمزہ نہیں ہوئی۔ احتشام قدم قدم چلتا اس کے قریب آیا اور پھر کندھے اچکا کر کہا۔

"مطلب میں نے آپ کو سیٹ پر بھی ہمیشہ خاموش اور ریزورڈ پایا ہے اور کل لنچ پر بھی آپ ایسی ہی خاموش سی تھیں۔ سو، پوچھ لیا۔ میرا جہاں تک خیال ہے تو ایکٹرس اتنی خاموش اور ریزورڈ نہیں رہتیں۔"

"اپنی اپنی نیچر کی بات ہے، احتشام۔ مجھے لوگوں کے ہجوم میں رہنا نہیں پسند اگر وہ میرے اپنے نہیں ہیں، تو۔ جن لوگوں سے میں پہلی بار ملتی ہوں، ان کے ساتھ میں ایسی ہی رہتی ہوں۔ سیٹ پر تو ہمیشہ نئے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے، سو انہیں ٹھیک ہی لگتا ہے۔" ماہبیر نے عام سے انداز میں کہا اور چلنے لگی۔ احتشام بھی اس کے ساتھ ہی چلنے لگا۔

"انڈسٹری میں پھر آپ خوامخواہ نکچری اور انا والی مشہور ہیں۔" احتشام مسکرا کر بولا۔

"جیسے میں جانتی نہیں۔ یہ انڈسٹری تو ایسے جیسے تاک میں رہتی ہے لوگوں کی خامیوں کی۔" ماہبیر نے کندھے اچکا دیئے اور مسکرا کر جواب دیا۔

"انڈسٹری سے خاصی خار کھاتی ہیں آپ۔" احتشام نے جیسے اسے مطلع کیا ہو۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیونکہ میں جانتی ہوں کہ ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہوتی۔"

"اکیلے کیوں واک کر رہیں تھیں؟"احتشام نے پوچھا۔

"یاد کرنے کا حق ادا کر رہی تھی۔"عام سے لہجے میں جواب دیا گیا۔

"مطلب؟"

"جب میں کسی اپنے کو یاد کر رہی ہوں تو مداخلت مجھے برداشت نہیں ہوتی۔میرے نزدیک یہ اس کے حق میں کمی کی بات ہوتی ہے۔اپنے پیاروں کو اپنی تنہائیوں کے ایک حصے میں یاد کرتے رہنا چاہیے۔اس طرح ہمیں ان کے ساتھ گزارے گئے وقت کی قدر ہوتی ہے۔ان کی قدر ہوتی ہے۔وگرنہ، مصروف زندگی کے رش میں گم ہو کر رہ جاتے ہیں۔ہم بھی اور ہمارے پیارے بھی۔"نظریں کسی غیر مرئی نقطے پر جمائے،ماہیر نے جواب دیا۔اپنے پیارے اس وقت یاد آئے تھے۔اس نے سر جھٹکا اور پھر احتشام کو دیکھ کر مسکرائی۔رسمی سی مسکراہٹ۔کسی بھی جزبے سے عاری۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بہت خاص ہو گا وہ کوئی جسے آپ یاد کر رہی ہیں۔" احتشام نے گردن موڑ کر اس دیکھا۔ سیاہ بال، رات سے زیادہ سیاہ دکھائی دیے۔ وہ ان کی سیاہی میں کھونے سا لگا تھا۔ وہ ان میں کھو جانا چاہتا تھا۔

"دنیا کیلیے؟ چند افراد ہیں۔ میرے لیے؟ لوگوں کی بھیڑ میں دنیا ہیں وہ۔" ماہبیر نے ایک اداس مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ وہ لوگوں سے چڑتی تھی۔ وہ اپنی دنیا سے محبت کرتی تھی۔ مگر وہ ہی اپنی دنیا کو چھوڑے، لوگوں کے ساتھ رہ رہی تھی۔

"کیا آپ کی دنیا میں میں بھی ہوں؟" احتشام نے سامنے دیکھتے ہوئے، دلچسپی سے سوال کیا۔ ماہبیر نے اس کی طرف چہرہ موڑا۔ ہلکے سانولے چہرے پر سفید رنگ جچ رہا تھا۔ بال ہلکے سے بکھرے ہوئے تھے۔ اس سے آتی کلون کی مہک طبیعت کو بھلی معلوم ہوتی تھی۔ وہ کسی کی بھی دنیا کا باسی ہونے کا حق رکھتا تھا۔ مگر نجانے کیوں، ماہبیر کو وہ کچھ خاص نہ لگا۔ ایسے لوگوں سے وہ آئے روز ملتی تھی اور کام کرتی تھی۔ سب کا ظاہر، ان کے باطن سے میل نہ کھاتا تھا۔ نہ جانے کیوں، ذہن کے پردوں میں ایک گہری سانولی رنگت والا مگر خوبصورت بولنے والا چہرہ لہرایا۔ اس نے ایک بار پھر سر جھٹکا۔

"آپ کی بہن ہے۔" ماہبیر نے اس کو دیکھتے محض اتنا کہا۔ احتشام ہنس دیا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ ہمیشہ سے اتنی بلنٹ رہی ہیں؟" تعجب سے پوچھا گیا۔

"رہنا پڑتا ہے۔" اب کے نظریں سامنے نصب فوارے پر تھیں۔ باتیں کس سمت جا رہی تھیں، وہ سمجھ رہی تھی۔ اسے پسند نہ آیا۔

"وجہ جان سکتا ہوں کہ میری بہن ہی آپ کی دنیا میں کیوں ہے؟"

"کوئی خاص وجہ نہیں ہے۔"

"میری خواہش ہے کہ میں بھی آپ کی دنیا کا باسی کہلایا جاؤں۔" احتشام نے محض اتنا کہا پھر کچھ توقف کے بعد اس کی طرف ہلکا سا جھک کر آہستہ آواز میں بولا۔ "اور میں کبھی اپنی خواہش سے کم پر راضی نہیں ہوا۔"

ماہبیر نے اس کی طرف دیکھا اور مسکرا دی۔ یہ آنکھیں بھی سیاہ تھیں۔ مگر ان آنکھوں میں گرمائش ان آنکھوں جیسی نہ تھی جن کی وہ عادی تھی۔ یہ آنکھیں ٹھنڈی تھیں۔ برف جیسی۔ آخری جملے نے ماہبیر کو نہایت غیر آرام دہ کر دیا۔ مگر ہر چیز سے بے نیاز، وہ مسکرا دی۔ وہ ماہبیر تھی۔ جزبات کو چہرے پر عیاں نہیں ہونے دیتی تھی۔ وہ اپنے تاثرات چھپانے میں ماہر تھی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کوشش کریں پھر۔ خواہش کے حصول کیلیے کوشش ضروری ہے۔" ماہبیر نے کندھے اچکائے۔ احتشام سیدھا ہوا اور ایک محظوظ سی مسکراہٹ کے ساتھ، اثبات میں سر ہلایا۔

اور پھر کچھ دیر بعد، اس ہرے بھرے سے باغ میں، محض ایک شخص چہل قدمی میں مصروف نظر آیا۔ وہ، جس نے کچھ دیر پہلے اپنی خواہش کا اظہار کیا تھا۔

---☆---☆---☆---

دوپہر کا وقت تھا اور تھانے میں آگ برس رہی تھی۔ ہر کوئی اپنے اپنے کام میں مصروف نظر آرہا تھا۔ آج تو جیسے موسم نے بھی کسی قسم کی راحت کا سامان کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ وقفے وقفے سے گونجتی چیخوں سے بے نیاز، ہر کوئی مطلوبہ کام سرانجام دے رہا تھا۔ یہ تو جیسے آئے دن کا قصہ تھا۔ چیخوں کا تعاقب کرتے ایک کمرے میں داخل ہونے پر چند افراد دکھائی دیے۔ دو اہلکار مؤدب سے انداز میں دیوار کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے۔ ان کے بلکل سامنے ایک آدمی کے ہاتھ رسیوں کی مدد سے چھت کے ساتھ باندھے ہوئ تھے۔ یہ وہی شخص تھا جس کی کتابوں کی دوکان سے ہیروئن ملی تھی۔ وردی کی آستینیں کہنیوں تک چڑھائے، ہاتھ میں ایک موٹی سلاخ لیے، وہ پوری قوت سے اس کی خاطر تواضع کر رہا تھا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بول! کس کے ساتھ کر رہا ہے یہ نشے کا کاروبار؟؟" جاوید نے بھرپور غصے کے ساتھ پوچھا اور ایک سلاخ داغ دی۔ وہ آدمی درد سے بلبلا اٹھا۔

"صاحب، مجھے نہیں پتا، صاحب۔ مجھے معاف کر دو۔ مجھے نہیں معلوم وہ کہاں سے آئی ۔۔" اس نے تکلیف کے زیرِ اثر، روتے ہوئے کہا۔

"تیرے تو اچھے اچھے بھی بتائیں گیں۔ بتاتا ہے کہ ایک ہڈی توڑوں؟ یقین جان، میں نے ابھی تجھ پر ہاتھ ہولا (ہلکا) رکھا ہوا ہے۔" جاوید نے ایک اور بار سلاخ ماری۔

"آہ! صاحب مجھے نہیں معلوم!"

"ٹھیک ہے۔ تو جا اور کوڑا لے کر آ۔ جب تک یہ زبان نہ کھولے، تیرے ہاتھ نہیں رُکنے چاہیے۔" جاوید نے سلاخ ایک طرف کو پھینکی اور آستینیں برابر کرتے ہوئے پیچھے کھڑے اہلکار سے کہا۔ اس سے پہلے کہ وہ نکل پاتا، دوکاندار بول اٹھا۔

"صاحب، صاحب۔ میں بتاتا ہوں۔ میں بتاتا ہوں۔" دوکاندار کی ہمت جواب دے دی تو اس نے رٹے رٹائے طوطے ی طرح سب کچھ اگل دیا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"عا۔۔عاکف نام کا ایک آدمی ہے۔اس سے ہم یہ ڈرگز لیتے ہیں۔ باہر سے جو ک ۔۔کتابیں آتی ہیں، پاکستان میں لانے سے پہلے ان کی بائنڈنگ کھول کر،ان میں یہ پیکٹ چھپا دیے جاتے ہیں۔کتابوں پر کسی کو شک نہیں گزرتا۔اس لیے یہ پکڑیں۔۔پکڑیں نہیں جاتی ہیں۔"درد سے کراہتے ہوئے،اس نے جواب دیا۔سفید قمیض پر اب کے لال رنگ سے مختلف نقش و نگار بن چکے تھے۔

"کتنے سالوں سے یہ دھندا چل رہا ہے؟"ماتھے پر بل لیے،جاوید بولا۔ایک تو اس کے تاثرات اوپر سے گھنی مونچھیں جنہیں تاؤ دیا گیا تھا،اسے ضرورت سے زیادہ خوفناک بناتے تھے۔

"دس سال ہو گئے ہیں جی۔کالج اور یونیورسٹی کے لڑکے کتابوں کے بہانے آ۔۔آسانی سے ہمارے ڈرگز خرید لیتے ہیں۔اب تو بڑے بڑے گھروں کی لڑکیاں بھی آتی ہیں نشہ لینے۔"

"اس عاکف سے کبھی ملے ہو؟"کسی نے اس کے پاس کرسی لا کر رکھی اور ساتھ ہی ایک کڑک چائے کا کپ دیا۔فرصت سے کرسی پر بیٹھے اور چائے کا کپ لبوں سے لگاتے،وہ سوال کرنے لگا۔اگلے کئی لمحے اسی سوال و جواب کی نظر ہو گئے اور کئی تھے جو ہونے والے تھے۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

---☆---☆---☆---

دوپہر کا وقت تھا اور اسلام آباد کا آسمان سرمئی بادلوں کی چادر بڑے شان سے اوڑھے ہوئے تھا۔ ٹھنڈی ہوائیں ایک بار پھر فضا میں رقصاں تھیں۔ فیروزی رنگ کی لمبی سلیو لیس شرٹ اور سفید رنگ کا پلازو پہنے، بالوں کو اونچی پونی میں نفاست سے باندھے اور کانوں میں نارنجی رنگ کے گولائی کی صورت آویزے پہنے، ماہبیر شوٹ کرا رہی تھی۔ ہر کلک کے ساتھ اس کا پوز اپنے آپ بدل جاتا۔ ہوا کے باعث کپڑے بار بار ٹھیک کرنے پڑتے جس کی وجہ سے شوٹ معمول سے زیادہ وقت لے رہا تھا۔ اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھا احتشام بھی بڑی فرصت سے ماہبیر کو دیکھ رہا تھا۔ سفید رنگ کا تھری پیس پہنے، وہ ہر روز کی طرح آج بھی توجہ کھینچ رہا تھا۔

ابھی وہ شوٹ کے دوران تھی کہ سنبل بھاگتی ہوئی اس کے پاس آئی۔ ماہبیر نے ماتھے پر بل ڈالے اسے دیکھا۔

"سنبل، میرا شوٹ ہو رہا ہے ابھی۔ کیا ہوا ہے؟ تم اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہو؟" ماہبیر نے اس کی طرف دیکھا۔ چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئیں تھیں۔ فوٹو گرافر اور اس کے ساتھ اسسٹ کرنے والے، سب کوفت سے سنبل کو دیکھے گئے۔ پہلے ہی کام وقت پر نہیں ہو رہا تھا۔ اوپر سے یہ درمیان میں آ گئی تھی۔ احتشام بھی اپنی جگہ سے اٹھا اور ذرا قریب جا کھڑا ہوا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سنبل نے جلدی سے فون اس کی طرف بڑھایا اور فکر مندی بھرے لہجے میں اس سے کہا۔

"ماہبیر، تمہاری بہن کی کال آ رہی تھی بار بار۔ وہ تم سے بات کرنا چاہ رہی ہے۔ کوئی ایمرجنسی ہو گئی ہے۔" انداز میں عجلت تھی۔

ماہبیر نے ایک نظر اسے دیکھا اور اگلی نظر بڑھائے گئے فون پر ڈالی۔ اس کا دل ڈوب کر ابھرا تھا۔ دھڑکن پل میں تیز ہوئی اور آنکھوں میں خوف اتر آیا۔ سب کچھ پانچ سال پہلے کی طرح ہو رہا تھا۔ پانچ سال پہلے بھی اُسے ایسی ہی ایک فون کال آئی تھی۔ تب اُسے پتہ چلا کہ اس نے بابا کو کھو دیا تھا۔ اب پھر کال آئی ہے۔ اس کا دل کیا کہ وہ فون اٹھا کر پھینک دے۔

"ماہبیر، کال آ رہی ہے۔" سنبل نے ہنوز فون اس کی طرف بڑھائے فکر مندی سے کہا۔ ایسا تو اس نے کبھی نہیں دیکھا تھا ماہبیر کو۔ کانپتے ہاتھوں سے فون تھاما اور آہستگی سے کان کے ساتھ لگایا۔ گلے کی گلٹی اُبھر کر معدوم ہوئی۔

"ہیل۔۔۔ ہیلو؟" اس کی آواز بھی کانپنے لگ گئی تھی۔ خوف تھا یا کیا۔ آج اس کے تاثرات بھی چھپائے نہ چھپتے تھے۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آگے سے نجانے کیا کہا گیا تھا۔ماہبیر کا چہرہ پل میں سفید ہوا۔ہاتھوں کی کپکپاہٹ میں تیزی آگئی اور فون زمین پر جا گرا۔اس نے گردن پر ہاتھ پھیرا۔سانس لینے میں دشواری محسوس ہونے لگی۔ سنبل اور باقی سب حیران پریشان ماہبیر کو دیکھ رہے تھے۔ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ ماہبیر کی حالت خراب ہوئی ہو۔ورنہ وہ سیٹ پر سب سے زیادہ کمپوزڈ رہنے والی اداکارہ تھی۔احتشام کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔وہ آگے بڑھا اور ماہبیر کے قریب جا کھڑا ہوا۔

"Is everything alright, Mahbeer?"فکرمندی سے سوال کیا گیا

۔ماہبیر کی آنکھیں بھر آئیں۔اس نے تیزی کے ساتھ نفی میں سر ہلایا۔ٹانگیں بھی جب کپکپاہٹ کا شکار ہوئیں تو وہ بے جان سی نیچے جا گری۔اس سے پہلے کہ وہ نیچے گرتی،احتشام نے اس کو بازوؤں سے تھاما اور پاس پڑی کرسی پر بٹھاتے ہوئے اونچی آواز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"پیک اپ کرو،سب۔"آواز سنجیدگی سے پُر تھی۔لہجہ اٹل تھا۔

"مگر سر ابھی بہت کام۔۔"اس سے پہلے کے فوٹو گرافر کچھ کہتا،احتشام ماتھے پر بل لیے اٹھا اور اس کے گریبان کو قوت سے پکڑ کر کہا۔

"میں نے کہا، پیک اپ!" غصے میں، ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کیا گیا تھا۔ یہ غصہ تب چڑھتا جب کوئی اس کے حکم کے آگے تاویلیں دیتا تھا۔ فوٹو گرافر نے بنا کچھ کہے اثبات میں سر ہلایا۔

ماہبیر اس سب سے بے خبر، اپنا چہرہ ہاتھوں میں دیے رونے لگی۔ ہچکیوں کے ساتھ۔ سسکیوں کے ساتھ۔ احتشام نے اس کی آواز سنی تو فوٹو گرافر کے گریبان کو ایک جھٹکے سے چھوڑا اور اس کے قریب جا کر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ آنکھوں میں حد درجہ تکلیف اور فکر مندی تھی۔ کچھ دیر پہلے والا غصہ کہیں نظر نہ آتا تھا۔

"ماہبیر، کیا ہوا ہے؟ مجھے بتاؤ۔ میں سب ٹھیک کر دوں گا۔" ایک گھٹنا زمین کے ساتھ ٹکائے اور دوسرے پر بازو رکھے اس نے پوچھا۔

"ک کشف کی کال آئی تھی۔ اماں بے ہوش ہو گئی ہیں۔ ان کو سانس نہیں آ رہی تھی۔ وہ ۔۔وہ۔۔۔بے ہوش ہو گئی ہیں۔ وہ ہسپتال میں ہیں۔ میں انہیں نہیں کھونا چاہتی۔ مجھ میں ہمت نہیں ہے۔ مجھ سے برداشت نہیں ہو گا، اجلان۔ بابا بھی اسی طرح چلے گئے تھے۔ اماں بھی چلی گئی تو میں کیا کروں گی؟ میں کس کے پاس جاؤں گی؟ میں کس کی گود میں سر رکھ روؤں گی؟ مجھے میری اماں چاہیے، اجلان۔ مجھے ان کے پاس جانا ہے۔" ماہبیر ہچکیوں اور سسکیوں کے درمیان



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کہہ رہی تھی۔ کانپتے ہاتھ، اڑی ہوئی رنگت، آنکھوں سے بہتے آنسوں اور جملوں کی بے ربطگی۔ احتشام سے اور نہ دیکھا گیا۔

"مس حنا، ہماری کراچی کی فلائیٹ بک کرائیں۔ اگلی فلائیٹ ہی۔ جو کرنا ہے کریں مگر فلائٹ نا ملی تو آپ مجھے جانتی ہی ہیں۔" نظریں ماہبیر پر جمائے، اس نے اپنے پیچھے کھڑی حنا سے کہا۔ حنا کو کچھ بولنے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی۔ اس نے اثبات میں سر ہلایا اور وہاں سے چل دی۔

احتشام کی نظریں، اپنے ہاتھوں میں چہرہ چھپائے روتی ہوئی ماہبیر پر ٹک گئیں۔ دو دفعہ۔ دو دفعہ اس نے اجلان کو پکارا تھا۔ اس کے ہوتے ہوئے، ماہبیر نے اجلان کو پکارا تھا۔ احتشام کو تکلیف ہوئی۔ اس نے زخمی نظروں سے ماہبیر کو دیکھا اور اس کے ہاتھ چہرے سے ہٹائے۔

"ماہبیر، دیکھو۔ میں ہوں۔ احتشام خالد ادھر ہے۔ تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہاری اماں صحتیاب ہو جائیں گیں۔" احتشام نے اس کا ہاتھ تھپتپاتے ہوئے کہا۔ ماہبیر نے دو ایک پل اسے نا سمجھی سے دیکھا۔ پھر شعور کی منزل طے کرتے ہی اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے کھینچا اور جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ آنسوں صاف کیے اور چہرہ تھپتپایا۔ پھر گہری سانسیں

www.novelsclubb.com

بھر کر خود کو پُر سکون کیا۔ احتشام زمین پر بیٹھا اپنا خالی ہاتھ تکتا رہ گیا۔ پھر اٹھا اور ماہبیر کے ساتھ ہی کھڑا ہو گیا۔

"سنبل، میری سیٹ بُک کرا دو کراچی کی۔" اس نے متوازن لہجے میں کہا اور پھر اپنے ساتھ کھڑے احتشام سے مخاطب ہوئی۔

"میرا جانا ضروری ہے، احتشام۔ میری اماں ہسپتال میں ہیں۔ انہیں اس وقت میری ضرورت ہے۔" ماہبیر نے پریشانی سے کہا تو احتشام مسکرا اٹھا۔

"یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو ماہبیر۔ میں نے کراچی کی فلائیٹ بک کرا دی ہے۔ اور پلیز منع مت کیجئے گا۔ آپ کی والدہ میرے لیے بھی قابل احترام ہیں۔" وہ کچھ حیران سی، احتشام کو دیکھے گئی۔

"تھینک یو، احتشام۔" لہجے میں تشکر تھا۔ ماہبیر مسکرا دی تو احتشام نے سر کو ذرا سا خم دیا۔ اسی لمحے حنا آئی۔

"سر، دو سیٹز بُک ہو گئیں ہیں۔ دو گھنٹے میں فلائٹ ہے۔" حنا نے کہا تو ماہبیر نے احتشام کی جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"گارڈز سے کہو، گاڑی نکالیں۔ ہمیں ایئر پورٹ پہنچنا ہے۔ مس حنا، مس ماہبیر کا سارا سامان آپ کی ذمہ داری ہے۔" احتشام نے سنجیدگی سے کہا اور پارکنگ لاٹ کی طرف چل دیا۔

## چند گھنٹوں بعد:

وہ ہسپتال میں داخل ہوئی تو بہت سی نظریں اس پر ٹک گئیں۔ کسی کی بھی پرواہ کیے بغیر وہ سیدھا لفٹ کی جانب بڑھی۔ دوسرے فلور پر پہنچتے ہی دائیں جانب موجود راہداری کی طرف قدم تیزی سے بڑھائے۔ ان میں بے قراری اور بے چینی واضح تھی۔ کمرہ نمبر پچاس کے سامنے وہ رُکی۔ اس کے پیچھے ہی احتشام بھی رُک گیا۔

"تم کہاں رہ گئی تھی، ماہبیر؟ میرا فون کیوں نہیں اٹھا رہی تھی؟ میں نے تمہیں اتنی کالز کی تھیں۔" وہ دونوں، کشف اور خالہ سمینہ، کمرے کے آگے رکھے بینچ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اجلان دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ کشف نے اس کو آتے دیکھ کر سوال کیے۔ لہجے میں فکرمندی اور بے چینی تھی۔ اس نے کسی بھی سوال کا جواب دیے بنا پوچھا۔

"اماں کیسی ہیں، کشف؟ وہ ٹھیک ہو جائیں گیں نہ؟ ڈاکٹر نے کیا کہا ہے؟ وہ۔۔ وہ ٹھیک ہیں نہ؟" بے چینی، تکلیف، خوف، آنسوں۔ کیا نہ تھا اس کی آنکھوں میں۔ کشف گنگ رہ گئی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے کبھی ماہبیر کو یوں نہ دیکھا تھا۔ وہ تو اس گھر کا مرد تھی۔ ایک مضبوط ستون تھی۔ بھلا، ستون بھی کمزور ہوتے ہیں کیا؟ وہ کمزور ہونے لگ جائیں تو گھر توڑھے جائیں۔

"فکر مت کرو، بیٹا۔ تمہاری اماں بلکل ٹھیک ہو جائیں گیں۔ ڈاکٹرز اندر علاج کر رہے ہیں ۔" سمینہ خالہ نے آگے بڑھتے ہوئے اسے حوصلہ دیا تو وہ سر اثبات میں ہلا گئی۔ کسی نے بھی اس سے احتشام کے بارے میں نہ پوچھا۔

ماہبیر کی نظریں خالہ سے ہوتی ہوئیں اجلان کی طرف کی گئیں۔ وہ ایک جانب کھڑا، اس کے پیچھے ایستادہ احتشام کو چبھتی ہوئی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ سمینہ خالہ اور کشف واپس بینچ پر بیٹھ گئے۔ ماہبیر بھی خاموشی سے ایک جانب کھڑی ہو گئی۔ اس سے بیٹھا نہ گیا۔ کچھ دیر بعد، اس نے اجلان کو اپنی طرف بڑھتے دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں فکر ہلکورے لے رہی تھی۔

چند قدم بعد، اس کے سامنے رُکتے، اجلان نے ایک سیاہ چادر اس کے گرد لپیٹی۔ اس کے برہنہ بازو، سیاہ چادر میں چھپ گئے۔ ماہبیر نے چادر کو آگے سے تھاما اور اجلان کو دیکھا جو اسی کو دیکھ رہا تھا۔ آنکھوں میں حقارت نہیں تھی۔ محض، فکر مندی تھی اس کیلیے۔ اور پریشانی بھی۔ ماہبیر کو یکبارگی، تحفظ کا احساس ہوا۔ بے قرار دل کو کچھ راحت ملی۔ وہ تھا تو لگتا تھا کہ سب کچھ


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ٹھیک ہو جائے گا۔وہ زبان سے کچھ نہیں کہتا تھا مگر اس کی سیاہ آنکھیں اُمید کی زبان بولتیں تھیں۔

"ماہبیر ارمغان مضبوط ہے۔ہے نہ؟"اس کی آنکھوں میں دیکھتے،اجلان نے مضبوط لہجے میں کہا۔ماہبیر کا دل چاہا،وہ نفی میں سر ہلا دے۔مگر پھر،ان سیاہ آنکھوں کی خاطر،اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔اجلان سیدھا ہوا اور ایک مدہم سی مسکراہٹ نے اس کے لبوں چھوا۔دو آنکھیں ایسی تھیں جنہیں یہ منظر بہت بھایا اور دو آنکھیں ایسی تھیں جنہیں یہ منظر نہایت ناگوار گزرا۔اسی پل،احتشام نے اپنا فون کان سے لگایا اور کچھ ہدایات دینے کے بعد فون ہٹا دیا۔نظریں ہنوز ماہبیر اور اجلان پر جمی ہوئیں تھیں جو ایک ساتھ کھڑے ہوئے تھے۔احتشام نامحسوس انداز میں ایک طرف ہو گیا تھا۔یا شائد کر دیا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسی پل،دروازہ کھلا اور ڈاکٹر باہر نکلا۔غمگیں چہرہ لیے،وہ ان سب سے گویا ہوا۔

"I am sorry ۔ہم انہیں نہیں بچا سکے۔"

ہسپتال کی راہداریوں میں ہولناک چیخ گونجی۔

فقط۔

ہر کوئی یہ چیخ سننے سے قاصر رہا۔

۔۔۔☆۔۔۔☆۔۔۔☆۔۔۔

(باقی اگلے ماہ، انشاءاللہ۔)

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842